اشاعت کا ۴۱ واں سال

روزنامہ آفاق سرینگر

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us at: www.dailyafaaq.com

3 ہم دنیا میں آٹو موبائل سیکٹر میں نمبرون بن سکتے ہیں

7 جنوبی افریقہ نے انگلینڈ کو 14 رنوں شکست دی

8 نیتن یاہو کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہوگا

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq

RNI NO: 43732/85 Friday 12 September 2025

ESTABLISHED IN 1985

12 ستمبر 2025، بمطابق 18 ربیع الاول 1447، بروز جمعۃ المبارک، جلد نمبر 46، شمارہ نمبر 215، صفحات 8، قیمت 3 روپے

قومی شاہراہ کی بندش کے درمیان مرکزی حکومت کا میوہ صنعت سے وابستہ کسانوں کیلئے غیر معمولی اقدام

13 ستمبر سے خصوصی مال برداری سروس متعارف ہوگی: ریلوے وزیر اشونی ویشنو

اس سہولیت سے کشمیر کے سیب سے وابستہ لوگ با اختیار بن جائیں گے، مرکزی وزیر ریلوے

سری نگر/۱۱ ستمبر (یو این آئی/ جے کے این ایس) باغبانی شعبے سے وابستہ لوگوں کے لئے ایک نئی امید کی کرن اور بڑی راحت کے طور ریلوے حکام نے بڈگام ریلوے اسٹیشن سے سیزن کے بہترین سیبوں سے لدی دو وقف شدہ پارسل وین، ایک دہلی کے لئے اور دوسری جموں کے لئے، روانہ کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ سیزن کے بہترین سیبوں سے لدی یہ وقف شدہ وینوں کی لوڈنگ جمعرات سے ہو رہی ہے اور یہ ہفتے کو مقررہ منزلوں کی طرف روانہ ہوں گی۔ ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے بڈگام سے دہلی تک (بقیہ ۶ پر)

بڈگام سے نئی دہلی روزانہ پارسل ٹرین سیب کے کاشتکاروں کے لئے بڑی راحت: منوج سنہا

عمر عبداللہ کا بڈگام سے دہلی پارسل ٹرین شروع کرنے پر اشونی ویشنو کا شکریہ

سرینگر/۱۱ ستمبر/ (ایجنسیز) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے بڈگام سے نئی دہلی روزانہ بنیادوں پر سیبوں سے لدی پارسل ٹرین شروع کرنے پر وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر برائے ریلوے اشونی ویشنو کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڈگام سے نئی دہلی روزانہ پارسل ٹرین سیب کے کاشتکاروں کو بڑی راحت دے گی۔ واضح رہے کہ ریلوے حکام نے بڈگام ریلوے اسٹیشن سے سیزن کے بہترین سیبوں سے لدی دو وقف شدہ پارسل وین، ایک دہلی کے لئے اور دوسری جموں کے لئے، روانہ کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ سیزن کے بہترین سیبوں سے لدی یہ وقف شدہ وینوں کی لوڈنگ جمعرات سے ہو رہی ہے اور یہ ہفتے کو مقررہ (بقیہ ۶ پر)

نئے فوجداری قوانین انصاف کے ملک کے اجتماعی وژن کے عکاس: منوج سنہا

آزادی کے بعد پہلی بار دہشت گردی کو فوجداری انصاف کے نظام میں باقاعدہ طور پر متعین کیا گیا ہے

انصاف کے نظام میں کمزور طبقات، خواتین اور بچوں کو ترجیح دینے کیلئے خصوصی خیال رکھا گیا ہے

سری نگر/۱۱ ستمبر (یو این آئی/ ڈی آئی پی آر) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ نئے فوجداری قوانین انصاف کے ہندوستان کے اجتماعی وژن کی عکاسی کرتے ہیں جو رسائی، متاثرین کے حقوق، بروقت انصاف اور سماجی ضروریات پر مرکوز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک نے نوآبادیاتی دور کے فوجداری قوانین کو بدل کر ایک اہم قدم آگے بڑھایا ہے۔ موصوف لیفٹیننٹ گورنر نے جمعرات کو طلباء، والدین اور عام لوگوں میں بیداری اور آگاہی کے لیے 'نئے فوجداری قوانین' پر پولیس پبلک سکول بمنہ میں ایک نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے خطاب میں کہا: "ملک نے نوآبادیاتی دور (بقیہ ۶ پر)

آفاتِ سماوی اور آپریشن سندور کے دوران متاثرہ کنبوں کی فلاح کیلئے لیفٹیننٹ گورنر کا اہم اقدام

آپریشن سندور، حالیہ سیلاب اور دہشت گردی کے متاثرین کنبوں کیلئے مفت گھر

ایچ آر ڈی ایس انڈیا نے صوبائی کمشنر جموں اور صوبائی کمشنر کشمیر کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر دستخط کئے

سری نگر/۱۱ ستمبر/ (ڈی آئی پی آر) ہائی رینج رورل ڈیولپمنٹ سوسائٹی (ایچ آر ڈی ایس) انڈیا نے آج صوبائی کمشنر جموں اور صوبائی کمشنر کشمیر کے ساتھ جموں و کشمیر آپریشن سندور اور حالیہ سیلاب میں (بقیہ ۶ پر)

سری نگر-جموں قومی شاہراہ پر یک طرفہ ٹریفک کی نقل و حمل جاری

صرف چھوٹی گاڑیوں کو چلنے کی اجازت دی گئی

سری نگر/۱۱ ستمبر (یو این آئی) وادی کشمیر کو ملک کے باقی حصوں کے ساتھ جوڑنے والی 270 کلومیٹر طویل سری نگر-جموں قومی شاہراہ پر یک طرفہ ٹریفک کی نقل و حمل بحال ہے تاہم جمعرات کو چھوٹی گاڑیوں کو جموں سے سری نگر جانے کی اجازت دی گئی۔ واضح رہے کہ قومی شاہراہ پر گذشتہ روز دو ہفتوں کے بعد ٹریفک کی جزوی نقل و حمل بحال کر دی گئی۔ ٹریفک حکام نے جمعرات کی صبح بتایا کہ قومی شاہراہ کو تھاڈ کے مقام پر مکمل طور پر بحال نہیں کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے جمعرات کو قومی شاہراہ یک طرفہ ٹریفک کے لئے کھلی رہی اور چھوٹی گاڑیوں کو جموں سے سری نگر جانے کی اجازت ہوگی۔ انہوں نے قومی شاہراہ پر سفر کرنے (بقیہ ۶ پر)

نومنتخب نائب صدر رادھا کرشنن جمعہ کے روز عہدے کا حلف لیں گے

نئی دہلی/ ۱۱ ستمبر (یو این آئی) شری چندر پورم پونوسامی رادھا کرشنن (68) جمعہ کے روز نائب صدر کے عہدے کا حلف لیں گے۔ ذرائع نے جمعرات کے روز یہ اطلاع دی۔ ذرائع نے بتایا، 'شری رادھا کرشنن کل حلف لیں گے۔' انہوں نے مزید کوئی تفصیل فراہم نہیں کی۔ آئین کے مطابق (بقیہ ۶ پر)

متعدد اراکینِ اسمبلی نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات

عوامی مسائل اُجاگر کئے

سری نگر/ ۱۱ ستمبر/ (ڈی آئی پی آر) متعدد اراکین اسمبلی جن میں رکن اسمبلی بانپور جسٹس (ر) حسنین مسعودی، ممبر قانون ساز اسمبلی کرناہ جاوید احمد مرچال اور ممبر اسمبلی راجوری افتخار احمد شامل تھے، نے آج 'رابطہ عوامی رسائی' آفس میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی۔ ارکان قانون ساز نے وزیر اعلیٰ کو اپنی اپنی حلقوں میں جاری ترقیاتی مسائل اور حالیہ سیلاب کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا۔ میٹنگ میں ارکان مختلف مسائل اُٹھائے جن میں بنیادی شہری سہولیات کی بہتری، سڑکوں کی حالت اور رابطہ سڑکوں کی تعمیر، صحت سہولیات (بقیہ ۶ پر)

ڈی جی پولیس نے اعلیٰ سطحی میٹنگ میں سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا

ملک دشمن عناصر پر نگرانی اور جرائم کی روک تھام کیلئے مزید اقدامات اٹھانے کی ہدایت

سرینگر/ ۱۱ ستمبر/ (آفاق نیوز ڈیسک) ڈائریکٹر جنرل آف پولیس جے اینڈ کے، نلین پربھات نے آج پولیس کنٹرول روم کشمیر کے کانفرنس ہال میں ایک سیکورٹی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی، جس میں جموں و کشمیر یوٹی میں سیکورٹی کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور سیکورٹی فریم ورک کو مزید مضبوط بنانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس میں ڈی جی کوآرڈینیشن جے اینڈ کے ایس جے ایم گیلانی؛ اے ڈی جی پی ہیڈکوارٹر پی ایچ کیو جے اینڈ کے ایم کے سنہا؛ اے ڈی جی پی سیکورٹی جموں و کشمیر آنند جین (بقیہ ۶ پر)

چنار کور کمانڈر کا دورہ جنوبی کشمیر، سیکورٹی صورتحال کا لیا جائزہ

چنار کور کشمیر کو دہشت گردی سے پاک رکھنے کے اپنے عزم پر قائم، جنرل پرشانت

سری نگر/ ۱۱ ستمبر (یو این آئی) سری نگر میں تعینات فوج کی چنار کور کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل پرشانت سری واستو نے سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے جنوبی کشمیر میں انسداد دہشت گردی گرڈ میں تعینات راشٹریہ رائفلز بٹالین کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے فوجی جوانوں کی استقامت، عزم، مہارت اور کامیاب آپریشنز کو انجام دینے میں سخت محنت کے ساتھ ساتھ حالیہ سیلاب کے دوران فراہم کی جانے والی مدد کی سراہنا کی۔ موصوف لیفٹیننٹ جنرل نے تمام رینک کو توجہ اور لگن کے ساتھ کام جاری رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ چنار کور کشمیر کو دہشت گردی سے پاک رکھنے کے اپنے عزم پر قائم ہے۔ یہ جانکاری چنار کور نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعے فراہم کی۔ واضح رہے (بقیہ ۶ پر)

چیف سیکرٹری نے جموں و کشمیر سائبر سیکورٹی ایکشن پلان کی عمل آوری کا جائزہ لیا

اِی۔ایس اے ایم پورٹل کی فوری عمل آوری، ویب آڈِٹ اور سائبر سیکورٹی کے فروغ پر زور

سری نگر/ ۱۱ ستمبر/ (ڈی آئی پی آر) چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے آج ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں جموں و کشمیر میں سائبر سیکورٹی ایکشن پلان کی عمل آوری کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں تمام محکموں کے انتظامی سیکرٹریوں، انسپکٹر جنرل (کرائم)، کمشنر جموں اور سری نگر میونسپل کارپوریشن، سی ای او جے اے کے ای جی اے، ایس آئی او، این آئی سی اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے شروعات میں چیف سیکرٹری نے یونین ٹیریٹری میں سائبر سیکورٹی فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لئے اُٹھائے گئے اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اُنہوں نے مختلف سرکاری ویب سائٹس کے سیکورٹی آڈِٹ، سول (بقیہ ۶ پر)

ڈوڈہ کے ٹھوکر محلہ میں دھماکہ،

پولیس نے تحقیقات شروع کی، دو افراد گرفتار

جموں/ ۱۱ ستمبر/ (ایجنسیز) جموں و کشمیر کے ضلع ڈوڈہ کے ٹھوکر محلہ علاقے میں جمعرات کو کم شدت کا دھماکہ ہوا جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ تاہم حکام نے تصدیق کی ہے کہ واقعے میں کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق دھماکے کے فوراً بعد پولیس اور 'ایف ایس ایل (بقیہ ۶ پر)

پی ایس اے کا غلط استعمال ہو رہا ہے یہ لکڑی سمگلروں کے لئے تھا: آغا روح اللہ

این سی نے اپنے منشور میں ریاستی حیثیت بحال

اور پی ایس اے کو منسوخ کرنے کا وعدہ کیا

سرینگر/ ۱۱ ستمبر/ (کے این ایس) نیشنل کانفرنس کے رکن پارلیمنٹ آغا روح اللہ نے جمعرات کو کہا کہ پبلک سیفٹی ایکٹ جو اصل میں لکڑی کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا، اب لوگوں کے خلاف غلط استعمال کا آلہ بن گیا ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این (بقیہ ۶ پر)

ڈوڈہ میں دوسرے روز بھی بندشیں جاری

انٹرنیٹ اور براڈ بینڈ خدمات معطل

جموں/ ۱۱ ستمبر (یو این آئی) جموں و کشمیر کے ضلع ڈوڈہ اور ملحقہ علاقوں میں عام آدمی پارٹی کے ایم ایل اے معراج ملک کی پبلک سیفٹی ایکٹ (پی ایس اے) کے تحت گرفتاری کے بعد صورتحال مسلسل کشیدہ بنی ہوئی ہے۔ بدھ کے روز مظاہرین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپوں کے بعد جمعرات کو بھی سخت پابندیاں عائد رہیں۔ ضلع انتظامیہ نے بدھ کے روز 'بی این ایس ایس' ایکٹ کی دفعہ 163 نافذ کرتے ہوئے عوامی نقل و حرکت پر قدغن لگائی تھی۔ حکام کے مطابق گزشتہ شب صورتحال نسبتاً پرامن رہی تاہم کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے ڈوڈہ ٹاؤن، بھدرواہ، گندوہ اور ٹھاٹھری میں بڑی تعداد میں سیکورٹی فورسز تعینات رہیں۔ اہم سرکاری دفاتر کے اردگرد خاردار تاریں لگائی گئیں جبکہ پولیس گاڑیاں مسلسل گشت کرتی (بقیہ ۶ پر)

پہلگام حملے کے ملزمان کے پولی گراف اور نارکو تجزیہ

جموں و کشمیر کی عدالت نے این آئی اے کی درخواست مسترد کر دی

سرینگر/ ۱۱ ستمبر/ (کے این ایس) جموں و کشمیر کی ایک خصوصی عدالت نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے سلسلے میں گرفتار کیے گئے دو افراد کے پولی گراف ٹیسٹ اور نارکو تجزیہ کے لیے این آئی اے کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے، اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ "سائنسی تکنیک" خود کو جرم کے خلاف حق کی خلاف ورزی کرے (بقیہ ۶ پر)

مجھے سری نگر میں نظر بند کیا گیا، سنجے سنگھ کا دعویٰ

فاروق عبداللہ سے بھی ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی

سنجے سنگھ کی نظر بندی غیر قانونی اور غیر آئینی، عمر عبداللہ

سری نگر/ ۱۱ ستمبر (یو این آئی) عام آدمی پارٹی کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے الزام عائد کیا ہے کہ انہیں سری نگر کے گیسٹ ہاؤس میں پولیس نے نظر بند کر دیا ہے اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو بھی ان سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سنجے سنگھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا: "تاناشاہی اپنی انتہا پر ہے۔ میں اس وقت سری نگر میں ہوں۔ جمہوریت میں اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنا اور احتجاج کرنا ہمارا آئینی حق ہے۔ آج معراج ملک کی غیر قانونی گرفتاری کے خلاف پریس کانفرنس اور دھرنا تھا، لیکن سرکاری (بقیہ ۶ پر)

بارہمولہ میں یو اے پی اے کے تحت اشتہاری مجرموں کی جائیدادیں منسلک

دونوں اس وقت پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں ہیں

سرینگر/ ۱۱ ستمبر/ پولیس ترجمان کے مطابق غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ UAPA کے تحت نامزد معزز خصوصی عدالت کے ذریعے پاس کردہ احکامات کے مطابق، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بارہمولہ، آرڈر نمبر ASJ / 122 / UAPA/BLA / مورخہ 2025/09/02 کے تحت، تھانہ پٹن کی ایف آئی آر نمبر 2008/03 میں ملزم افراد، سیکشن 3/2 EIMCO ایکٹ، (بقیہ ۶ پر)

موسلا دار بارشوں کے بعد رام بن میں زمین کھسک گئی

4 کلومیٹر زمینی حصہ دھنسنے سے دو درجن مکانات میں دراڑیں پڑ گئیں

مقامی لوگوں میں خوف و دہشت کا ماحول

سرینگر/ ۱۱ ستمبر/ سی این آئی/ حالیہ موسلا دار بارشوں کے بعد جموں کے رام بن ضلع میں زمین کھسک جانے کا واقعہ پیش آیا جس دوران درجن مکانات میں دراڑیں پڑ گئیں۔ مکانوں کو نقصان پہنچ جانے کے بعد لوگوں میں تشویش کی لہر پائی جا رہی ہے۔ سی این آئی کے مطابق حالیہ بارشوں کے بعد جموں کے رام بن ضلع کے ٹینگر علاقے میں زمین کھسک جانے کا واقعہ پیش آیا جس دوران تقریباً چار کلومیٹر زمین دھنسنے لگی ہے، جس سے مقامی آبادی میں تشویش پھیل گئی ہے۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ دو درجن کے قریب رہائشی مکانوں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زمین کھسک جانے کا واقعہ رونما ہوتے ہی مقامی لوگوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی جس دوران مکینوں نے جانوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے محفوظ مقامات کا رخ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زمین کھسک جانے کا واقعہ پیش آتے ہی وہاں لوگ خوفزدہ ہو گئے جس کے بعد حکام علاقے میں پہنچ گئے ہیں اور نقصان کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ حکام نے کہا کہ ٹیمیں زمین پر موجود ہیں تاکہ صورتحال (بقیہ ۶ پر)

سری نگر جموں قومی شاہراہ کی طویل بندش، کسان اور ڈرائیور بوسیدہ سیبوں کو پھینکنے پر مجبور

شعبہ باغبانی کو بحران، 700 کروڑ روپے کے نقصان کا اندیشہ

مغل روڈ سے سیبوں کی ترسیل، مال برداری کے

اخراجات میں اضافہ، 60 روپے کے بجائے فی ڈبہ 200 روپے

سری نگر/ ۱۱ ستمبر/ جے کے این ایس/ سری نگر جموں قومی شاہراہ کی طویل بندش نے کشمیر کے باغبانی کے شعبے کو بحران میں ڈال دیا ہے، کشمیر ویلی فروٹ گروورز کم ڈیلرز یونین نے اس سیزن میں تقریباً 700 کروڑ روپے کے نقصان کا تخمینہ لگایا ہے۔ باغ مالکان، پھل تاجروں اور ٹرک چلانے والوں کا کہنا ہے کہ شٹ ڈاون نے پھلوں سے لدے ہزاروں ٹرک پھنسے ہوئے ہیں، (بقیہ ۶ پر)

لیفٹیننٹ گورنر نے جموں وکشمیر میں 'سیوا پرو' تقریبات کی تیاریوں کا جائزہ لیا

ہماری توجہ صرف نمائشی سرگرمیوں پر نہیں بلکہ ٹھوس نتائج پر ہونی چاہیے، منوج سنہا

سری نگر/ 11 ستمبر/ (ڈی آئی پی آر) لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے آج ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں 17 ستمبر سے 2 اکتوبر 2025 تک یونین ٹیریٹری میں منعقد ہونے والے 'سیوا پرو' کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں چیف سیکرٹری اٹل ڈولو، ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ شانت منو، ایڈیشنل چیف سیکرٹری ایگری کلچر پروڈکشن ڈیپارٹمنٹ شیلندر کمار، لیفٹیننٹ گورنر کے پرنسپل سیکرٹری ڈاکٹر مندیپ کے بھنڈاری، مختلف محکموں کے انتظامی سیکرٹریوں، صوبائی کمشنروں، ضلع ترقیاتی کمشنروں اور دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے تمام محکموں اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے عوامی خدمت، کمیونٹی کی شراکت اور شمولیتی طرز حکمرانی کو فروغ دینے کے لئے تیار کردہ سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ 'سیوا پرو' کی تقریبات وکست بھارت اور وکست جموں وکشمیر کے تئیں عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ ہماری توجہ صرف نمائشی سرگرمیوں پر نہیں بلکہ ٹھوس نتائج پر ہونی چاہیے۔ سینئر افسران کو رول ماڈل بن کر ان کوششوں کی قیادت کرنی ہوگی۔ ہر محکمہ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کی سرگرمیاں ترقیاتی ترجیحات سے ہم آہنگ ہوں۔ انہوں نے محکموں کو ہدایت دی کہ تمام محکمے فلیگ شپ سکیموں کی کوریج میں موجود خلا کی نشاندہی کریں اور ان کے مکمل عمل آوری کے لئے مخصوص کوششیں کی جائیں۔ انہوں نے مزید ہدایت دی کہ ضلعی، صوبائی اور محکماتی سطح پر روزانہ کی بنیاد پر نگرانی کا ایک مؤثر نظام بھی قائم کیا جائے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے منشیات کی لت سے نجات، آفات سماوی سے متعلق بیداری مہمات اور عوامی شکایات کے ازالے کے لئے خصوصی کیمپوں کو 'سیوا پرو' کی سرگرمیوں میں شامل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ محکمے اپنی منتخب کردہ سرگرمیوں کے لئے حقیقت پسندانہ اہداف مقرر کریں اور ڈیجیٹل پورٹل کے ذریعے اُن کی نگرانی کی جائے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے طلبا کو شہری ذمہ داریوں اور اہم قومی وسماجی امور سے آگاہ کرنے کے لئے یوتھ پارلیمنٹ جیسے پلیٹ فارموں کے استعمال پر (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ نے ریلیف فنڈ میں تعاون کیلئے وِجے چوپڑا کا شکریہ اَدا کیا

وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں 11 لاکھ روپے کا فراخدلی عطیہ دیا

سری نگر/11 ستمبر/ (ڈی آئی پی آر) وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج پدما شری ایوارڈ یافتہ اور پنجاب کیسری، ہند سماچار گروپ کے ایڈیٹر وِجے چوپڑا کا شکریہ اَدا کیا جنہوں نے سیلاب سے متاثرہ کنبوں کی مدد کے لئے وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں 11 لاکھ روپے کا فراخدلی عطیہ دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، "ایسے عطیات بحران کے وقت یکجہتی اور ہمدردی کے جذبے کی عکاسی کرتے ہیں جو نہایت اہم اور ضروری ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "میں وِجے چوپڑا کا تہہ دل سے شکریہ اَدا کرتا ہوں۔ اُن کا یہ تعاون ہمارے ان کوششوں کو مزید تقویت بخشے گا جن کا مقصد سیلاب سے متاثرہ کنبوں کو راحت اور باز آبادکاری فراہم کرنا ہے۔ یہ اجتماعی کوششیں ہی اُمید اور سہارا بن سکتی ہیں اُن لوگوں کے لئے جو مشکل وقت سے گزر رہے ہیں۔" وزیر اعلیٰ نے یقین دِلایا کہ حکومت اس بات کے لئے پُرعزم ہے کہ ہر عطیہ متاثرہ کنبوں کی حقیقی مدد کے لئے بروئے کار لایا جائے گا۔

سونا 113100 روپے فی 10 گرام کے نئے ریکارڈ پر

سرینگر// 11 ستمبر/ ٹی ای این / جمعرات کو قومی راجدھانی میں سونے کی قیمتیں 113100 روپے فی 10 گرام کی تازہ ترین زندگی کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں، اسٹاکسٹس کی مسلسل خریداری سے 100 روپے کا اضافہ ہوا۔ اس سال سونے کی قیمتوں میں تیزی رہی، 31 دسمبر 2024 کو 78950 روپے فی 10 گرام سے 34150 روپے یا 43.25 فیصد تک آسمان چھو رہا ہے۔ 99.5 فیصد خالصتا کی قیمتی دھات بھی 100 روپے بڑھ کر 1,12,600 روپے فی 10 گرام (تمام ٹیکسوں سمیت) کی تازہ ترین چوٹی کو چھو گئی۔ سونے کی قیمتیں اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہیں کیونکہ مارکیٹ کے خطرات بڑھ گئے ہیں، جیسے کہ افراط زر کے خدشات، بڑھتے ہوئے عوامی قرضے، اور امریکی نمو میں کمی۔ ایکسچینج ٹریڈڈ فنڈ کا بہاؤ، خاص طور پر ایشیا میں، سونے کی قیمتوں کے لیے ایک جھول کا عنصر رہا ہے۔ سندیپ رائچورا، سی ای او۔ ریٹیل بروکنگ اینڈ ڈسٹری بیوشن اور پی ایل کیپٹل کے (بقیہ ۶ پر)

معراج ملک کی گستاخی قابلِ مذمت، مگر 'پی ایس اے' عائد

کرنا غیر قانونی اور غیر جمہوری اقدام: فاروق عبداللہ

سری نگر/11 ستمبر (یو این آئی) جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے جمعرات کو کہا ہے کہ عام آدمی پارٹی کے ایم ایل اے معراج ملک کے خلاف پبلک سیفٹی ایکٹ (پی ایس اے) کا نفاذ غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ سری نگر میں نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا، 'ہم معراج ملک کی گستاخی کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، لیکن اس پر پبلک سیفٹی ایکٹ عائد کرنا کسی صورت درست اقدام نہیں ہے۔' انہوں نے کہا کہ ڈوڈہ اس وقت دوہری مصیبت کا شکار ہے۔ 'ایک طرف سیلاب کی صورتحال نے عوام کو مشکلات میں ڈال دیا ہے، اور دوسری طرف (بقیہ ۶ پر)

پولیس نے شوپیاں میں سم فروشوں کا ضلع بھر میں معائنہ کیا

سرینگر/11 ستمبر/ (آفاق نیوز ڈیسک) سم کارڈ کے غلط استعمال کو روکنے اور عوام کی حفاظت کو بڑھانے کے لیے ایک اہم اقدام میں، شوپیاں میں پولیس نے سم کارڈ فروشوں کا ضلع بھر میں ایک جامع معائنہ کیا۔ اس اقدام کا مقصد قانون نافذ کرنے والی کوششوں کی حمایت کرتے ہوئے سم کارڈ کی فروخت اور ایکٹیویشن کے لیے رہنما اصولوں کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانا ہے۔ اس معائنہ میں اپنے کسٹمر کو جانیں (KYC) کے اصولوں کی پابندی کی تصدیق، مناسب دستاویزات، اور سم کارڈ کے غیر مجاز اجراء کو روکنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دکانداروں کی نگرانی کی گئی تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کے کام تمام قانونی اور ریگولیٹری تقاضوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ تصدیقی مہم علاقے کے متعلقہ دائرہ اختیار کے افسران نے چلائی۔ پولیس نے مواصلاتی نظام کی حفاظت میں سم فروشوں کی اہمیت پر زور دیا اور انہیں KYC کے (بقیہ ۶ پر)

بڈگام میں پولیس کی بڑی کارروائی

منشیات فروش کی پچاس لاکھ روپیہ مالیت کی جائیداد قرق

سری نگر/11 ستمبر (آفاق نیوز ڈیسک) منشیات کے خلاف جاری مہم کے تحت جموں وکشمیر پولیس نے جمعرات کو ضلع بڈگام کے ہمہامہ علاقے میں ایک بدنام زمانہ منشیات فروش کی جائیداد ضبط کر لی۔ پولیس ترجمان کے مطابق ضبط کی گئی جائیداد میں ساحل یوسف بٹ ولد محمد یوسف بٹ ساکن ہمہامہ کا دو منزلہ رہائشی مکان شامل ہے، جس کی مالیت 50 لاکھ روپے بتائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پیش رفت جموں و کشمیر پولیس کی اس وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے جس کا مقصد منشیات کے نیٹ ورکس کے مالی ڈھانچے کو ختم کرنا ہے۔ پولیس نے عوام سے ایک بار پھر اپیل کی کہ وہ منشیات فروشی اور سمگلنگ سے متعلق کسی بھی اطلاع کو فوراً قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ شیئر کریں تاکہ معاشرے کو منشیات کی لعنت سے پاک بنایا جا سکے۔

نیشنل فاریسٹ مارٹرز ڈے 2025

جنگلات کے وزیر نے شہداء کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا

سرینگر/11 ستمبر/ (ڈی آئی پی آر) وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات مسٹر جاوید احمد رانا نے آج ان جنگلاتی محکمہ کے شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے جموں و کشمیر کی سبز دولت کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کیں۔ سرینگر کے ٹیگور ہال میں قومی جنگل شہداء دن 2025 کی تقریب کی صدارت کرتے ہوئے، بطور مہمان خصوصی وزیر نے جنگلاتی عملے کی غیر متزلزل وابستگی اور خطے کے قیمتی قدرتی وسائل کی حفاظت میں ان کی عظیم قربانیوں کو سراہا۔ یہ تقریب جموں و کشمیر جنگلاتی محکمہ نے قومی جنگل شہداء دن منانے اور جنگلات و جنگلی حیات کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانی دینے والے جنگلاتی افسران اور فرنٹ لائن عملے کی بہادری اور لگن کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے منعقد کی تھی۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے مسٹر رانا نے کہا کہ ان شہداء کی قربانی ان کی فطرت کے تحفظ کیلئے لگن کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے (بقیہ ۶ پر)

ادھم پور میں ٹیمپو الٹ جانے کے بعد مسافر لقمہ اجل، متعدد زخمی

ٹنگمرگ میں درخت سے گرنے سے بزرگ شہری شدید زخمی

حاجن میں غرقاب نوجوان کی نعش نکالنے کیلئے آپریشن چھٹے روز میں داخل

سرینگر/11 ستمبر/ سی این آئی / سرینگر جموں شاہراہ پر ادھم پور میں سڑک کے ایک حادثے میں مسافر جاں بحق ہو گیا جبکہ کئی دیگر زخمی ہو گئے۔ اسی دوران ٹنگمرگ میں درخت سے گرنے کے بعد ایک بزرگ شہری زخمی ہو گیا۔ دریں اثنا حاجن بانڈی پورہ میں دریائے جہلم میں ڈوب جانے والے نوجوان کی تلاش چھٹے روز بھی جاری رہی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے ادھم پور ضلع میں ایک المناک سڑک حادثہ رونما ہوا جس دوران ایک شہری کی موت واقع ہوئی ہے۔ نمائندے نے پولیس کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک ٹیمپو الٹ گئی۔ انہوں نے کہا کہ سیلبریشن ہال بل بالیاں کے قریب ٹیمپو الٹ گئی جس کے نتیجے میں اس میں سوار کئی مسافر زخمی ہو گئے جن کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا۔ نمائندے کے مطابق یہ حادثہ صبح اس وقت پیش آیا جب گاڑی جموں سے ادھم پور کی طرف جا رہی تھی اور شاہراہ کے مصروف حصے پر بے قابو ہو کر پلٹ گئی۔ حادثے میں ٹیمپو میں سوار مسافر زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ تمام زخمیوں کو گورنمنٹ میڈیکل کالج ادھم پور پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے متاثرین میں سے ایک کی موت کی تصدیق کی۔ متوفی کی شناخت 40 سالہ شکیل ولد ارشاد کے طور پر ہوئی ہے جو بہار کے پونیا کا رہنے والا ہے۔ پولیس نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ ادھر ٹنگمرگ بارہمولہ کا 60 سالہ شہری جمعرات کو گھر کے قریب درخت سے گرنے سے شدید زخمی ہو گیا۔ زخمی کی (بقیہ ۶ پر)

اونتی پورہ میں منشیات فروش گرفتار

ممنوعہ مادہ برآمد

سرینگر/11 ستمبر/ سماج سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، اونتی پورہ پولیس کھریو میں 01 منشیات فروش کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا۔ ایس ایچ او تھانہ کھریو انسپکٹر نعیم رشید کی سربراہی میں باباپورہ کھریو میں ناکے کی چیکنگ کے دوران ایک شخص کو مشکوک حالت میں روکنے کا اشارہ کیا تو اس نے موقع سے فرار ہونے کی کوشش کی تاہم پولیس پارٹی نے بڑی تدبیر سے اسے پکڑ لیا۔ دوران تلاشی اس کے قبضے سے 01 گرام ہیروئن برآمد ہوئی۔ گرفتار منشیات فروش کی شناخت رئیس احمد حجام ولد محمد حجام ساکنہ شار شالی کھریو کے نام سے ہوئی ہے۔ اسلسلے میں مقدمہ ایف آئی آر نمبر 67/2025 این ڈی پی ایس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت پولس اسٹیشن کھریو میں درج ہے اور تحقیقات شروع کی گئی ہے۔ پولیس نے عام لوگوں سے انسداد منشیات کی جاری مہم میں اپنا تعاون بڑھانے کی اپیل کی ہے۔

چیف سیکرٹری نے محکمہ قانون کی 'سٹیزن سینٹرک سروسز' کا جائزہ لیا

شراکت داروں کی آرا شامل کرنے کے بعد جلد شروع کرنے پر زور

سری نگر/11 ستمبر/ (ڈی آئی آر) چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے آج محکمہ قانون، انصاف و پارلیمانی امور کے 'سٹیزن سینٹرک سروسز' کے منصوبے پر ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ کا مقصد اب تک کی پیش رفت کا جائزہ لینا اور جموں و کشمیر کے عوام کے فائدے کے لئے اس منصوبے کا بروقت آغاز یقینی بنانا تھا۔ سیکرٹری قانون، انصاف و پارلیمانی امور اچل سیٹھی نے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی ترقی کے بارے میں ایک تفصیلی پیش رفت پیش کی، جو کہ ایک ویب پورٹل اور موبائل ایپلی کیشن پر مشتمل ہے۔ میٹنگ میں سیکرٹری آئی ٹی ڈاکٹر پیوش سنگلا، سی ای او جے اے کے آئی جی اے مہمادن، محکمہ قانون کے سینئر افسران اور بی آئی ایس اے جی۔ این کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ چیف سیکرٹری نے جاری کام پر اطمینان کا اظہار کیا اور مقررہ وقت میں خدمات کے جلد آغاز کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ شفافیت، رسائی اور قانونی خدمات کی فراہمی میں بہتری لانے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے جبکہ شہریوں کے لئے قانونی امداد اور مشورہ جیسی اہم خدمات تک رسائی کو آسان بناتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پلیٹ فارم حکومت کے قانونی اختیار بنانے، جامع طرز حکمرانی اور شہریوں پر مبنی خدمات کی فراہمی کے (بقیہ ۶ پر)

درگاہ حضرت بل معاملہ

نیشنل کانفرنس کا بے گناہوں کی فوری رہائی کا مطالبہ

سری نگر، 11 ستمبر (یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس نے درگاہ حضرت بل میں نیشنل ایمبلم (اشوک چکر) کے مبینہ غلط استعمال پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاملے میں بے گناہ اور عام شہریوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے جبکہ اصل قصوروار اب تک کارروائی سے بچے ہوئے ہیں۔ پارٹی کی خواتین ونگ صدر اور ایم ایل اے حبہ کدل ایڈووکیٹ شمیمہ فردوس کی صدارت میں جمعرات کو ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں ایم ایل اے لال چوک احسان پردیسی، ایم ایل اے حضرتبل سلمان علی ساگر، ریاستی ترجمان عمران نبی ڈار، خواتین ونگ صوبائی صدر انجینئر صبیہ قادری سمیت متعدد عہدیداران اور مقامی شہری شریک ہوئے۔ درجنوں افراد کو حراست میں لیا گیا ہے اور متعدد کو مسلسل پولیس تھانوں میں حاضر ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ نیشنل کانفرنس نے واضح کیا کہ وقف چیئرمین اور متعلقہ عہدیداران کے خلاف قانون کے تحت کارروائی ہونی چاہیے تاکہ قانون کی بالادستی پر عوام کا اعتماد بحال ہو۔

ہائی سکورٹی زون ضلع جیل راجوری کے اندر تلاشی مہم

بغیر سم کارڈس کے 3 موبائل فون برآمد، پولیس نے تحقیقات شروع کر دی

سرینگر/11 ستمبر/ سی این آئی / راجوری ضلع میں انتہائی حفاظتی حصار والی ضلع جیل کے اندر تلاشی مہم کے دوران تین موبائل فون برآمد کیے گئے۔ سی این آئی کے مطابق راجوری میں ہائی سکورٹی جیل سے تین موبائل فون برآمد ہونے کے بعد کیس درج کر لی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق اطلاعات پر کارروائی کرتے ہوئے، جیل انتظامیہ کی نگرانی میں مختلف ٹیموں کے ذریعے جیل کے احاطے میں تلاشی لی گئی۔ جس دوران ضبط شدہ موبائل فون میں سم کارڈ نہیں تھے اور جانچ کیلئے فرانزک لیبارٹری بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں ایک کیس درج کر لیا گیا ہے اور یہ معلوم کرنے کے لیے تحقیقات شروع کی گئی ہیں کہ فون جیل تک کیسے پہنچے، جہاں تین درجے کا سکیورٹی موجود ہے۔ خیال رہے کہ جموں وکشمیر کی جیلوں کے احاطے میں موبائل اور سم کارڈ کی برآمدگی کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ 24 جولائی کو جموں شہر کے (بقیہ ۶ پر)

پولیس نے ہندواڑہ میں

ہٹ اینڈ رن کیس میں گاڑی ضبط کی

سرینگر/11 ستمبر/ پولیس کے مطابق ہندواڑہ میں پولیس نے 03/09/2025 کو یارو میں پیش آنے والے ہٹ اینڈ رن کیس میں ملوث ایک گاڑی کو ضبط کیا، جس میں ایک نابالغ بچہ نامعلوم گاڑی کی زد میں آ کر زخمی ہو گیا۔ اس کے مطابق ایف آئی آر نمبر 203/2025 کے تحت قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت پولیس اسٹیشن ہندواڑہ میں ایک کیس درج کیا گیا اور تحقیقات شروع کی گئی۔ تحقیقات (بقیہ ۶ پر)

کاریگروں کیلئے پشمینہ لیب، جدید لومز

کشمیر چیمبر نے شعبے کو فروغ دینے کا خیر مقدم کیا

سرینگر//11 ستمبر/ ٹی ای این / کشمیر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے سکاسٹ کشمیر کی فیکلٹی آف ویٹرنری سائنسز اینڈ اینمل ہسبنڈری، شوہاما میں اینمل فائبر کوالٹی ایشورنس لیبارٹری کے افتتاح کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے وادی کی پشمینہ صنعت کے لیے ایک تاریخی قدم قرار دیا ہے۔ چیمبر نے کہا کہ لیبارٹری پشمینہ کی پاکیزگی اور صداقت کا تحفظ کرے گی، سائنسی جانچ اور سرٹیفکیشن فراہم کرے گی تاکہ کاریگروں اور اسٹیک ہولڈرز کو نقلی مصنوعات سے بچایا جا سکے اور ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں صارفین کا اعتماد مضبوط ہو سکے۔ کے سی سی آئی نے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف کارپٹ ٹیکنالوجی (آئی آئی سی ٹی) کے ذریعہ اننت ناگ، بانڈی پورہ، بارہمولہ، بڈگام، کولگام اور سری نگر کے دستکاروں کے کلسٹروں میں ترمیم شدہ جدید اسکیل کارپٹ لومز کی تقسیم کی بھی تعریف کی۔ اپ گریڈ شدہ لومز سے بنائی کی درستگی میں اضافہ، پیداواری صلاحیت میں اضافہ، اور ان کاریگروں کے لیے کام کرنے کے حالات بہتر ہونے کی توقع ہے جو طویل عرصے سے پرانے آلات استعمال کر رہے ہیں۔ جدید لومز کی پہلے کی تقسیم کو یاد کرتے ہوئے، چیمبر آف کامرس نے کہا کہ اس اقدام سے پہلے ہی کارکردگی میں اضافہ ہوا ہے، جسمانی تناؤ کم ہوا ہے، اور تیار شدہ قالینوں کے معیار میں بہتری آئی ہے۔ چیمبر نے وادی میں مزید کاریگر خاندانوں تک پہنچنے کے لیے اسکیم کو وسعت دینے پر زور دیا۔ مرکزی ٹیکسٹائل سکریٹری نیلما شامی راؤ نے یقین دلایا کہ دستکاری اور ہینڈلوم، کشمیر کے محکمہ کی طرف سے 500 اضافی لومز کی خریداری کی تجویز زیر غور ہے۔ کشمیر چیمبر نے دستکاروں کی آمدنی کو (بقیہ ۶ پر)

ہندواڑہ فروٹ منڈی کو کروڑ روپے سے زائد کا نقصان

نیشنل ہائی وے کی بندش پر فروٹ منڈی میں شدید احتجاج

سرینگر/11 ستمبر/ کشمیر کی معروف ہندواڑہ فروٹ منڈی کو سرینگر جموں قومی شاہراہ کی بندش کے باعث اب تک کروڑ روپے کا نقصان کا اٹھانا پڑا۔ فروٹ منڈی کے صدر محمد امین وانی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے اس صورتحال کو "دل دہلا دینے والا منظر" قرار دیا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق انہوں نے بتایا کہ جب مال سے لدے سینکڑوں ٹرک شاہراہ کی بندش کے باعث قاضی گنڈ سے واپس منڈی لوٹے، تو منڈی میں موجود کسانوں، تاجروں اور مزدوروں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے سرکار کے خلاف نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے "فروٹ انڈسٹری کو بچاؤ"، "ہائی وے کو بحال کرو"، "ایل جی انتظامیہ ہائے ہائے"، "عمر سرکار ہوش میں آؤ" جیسے فلک شگاف نعرے لگائے۔ فیاض احمد کے مطابق اس وقت کشمیر کے تقریباً 18 منڈیوں کے پانچ ہزار سے زائد ٹرک، جن میں سیب لدے ہیں، مختلف مقامات پر درماندہ ہیں اور اگر نیشنل ہائی وے کو فوری طور پر مکمل طور پر بحال نہ کیا گیا، تو نقصان اربوں روپے تک پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل جب شاہراہ کو جزوی طور پر کھولا گیا تو جموں سے سرینگر کی طرف سبزی، مرغی اور لوہے کی گاڑیوں کو ترجیح دی گئی، حالانکہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت فروٹ سے لدی گاڑیوں کو روانہ کرنے کی تھی۔ (بقیہ ۶ پر)

فرضی خبروں اور غلط معلومات کی تشہیر جمہوریت کیلئے سنگین خطرہ

میڈیا اداروں کو حقیقت کی جانچ کا میکانزم رکھنا ہوگا: پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ

سری نگر/11 ستمبر/ جے کے این ایس/ پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی نے فرضی خبروں کے معاملے پر بڑی بات کہی ہے۔ پارلیمانی کمیٹی برائے مواصلات اور انفارمیشن ٹکنالوجی نے فرضی خبروں کو امن عامہ اور جمہوری عمل کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا ہے اور اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے قانون میں ترمیم، جرمانے میں اضافے اور احتساب کا تعین کرنے کی بھی سفارش کی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ایک میڈیا رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ منگل کو منظور کی گئی اپنی مسودہ رپورٹ میں بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کی سربراہی میں مواصلات اور انفارمیشن ٹکنالوجی کی قائمہ کمیٹی نے تمام پرنٹ، ڈیجیٹل اور الیکٹرانک میڈیا اداروں میں فیکٹ چیک یا حقیقت کی جانچ کا میکانزم اور داخلی محتسب کی لازمی تقرری کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ذرائع نے بتایا کہ کمیٹی نے فرضی خبروں کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز بشمول سرکاری، نجی اور آزاد فیکٹ چیکرز کی مشترکہ کوششوں سمیت متعدد تجاویز پیش کی ہیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق مذکورہ قائمہ کمیٹی نے رپورٹ کو متفقہ طور پر قبول کر لیا، جس کی وجہ سے تمام جماعتوں نے بھی فرضی خبروں کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کی حمایت کی ہے۔ پیش کردہ مسودہ رپورٹ میں (بقیہ ۶ پر)

پولیس نے اننت ناگ میں منشیات کے استعمال پر میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا

سرینگر/11 ستمبر/ پولیس ترجمان کے مطابق سوک ایکشن پروگرام-2025 کے تحت اور نشا مکت بھارت ابھیان کے ساتھ مل کر، اننت ناگ میں پولیس نے کھرم سری گفارہ میں منشیات کے استعمال پر ایک جامع میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ اس اقدام کا مقصد منشیات کے استعمال کی بڑھتی ہوئی تشویش کو دور کرنا اور مقامی آبادی میں صحت سے متعلق عمومی آگاہی کو فروغ دینا تھا۔ کیمپ میں مستند ڈاکٹروں، پولیس افسران، اور مقامی کمیونٹی کے ارکان کی فعال شرکت کا مشاہدہ کیا گیا۔ تقریب کے دوران ڈاکٹروں نے منشیات کے عادی افراد کو طبی علاج اور مشاورت فراہم کی۔ اس کے علاوہ، کیمپ نے صحت کی خدمات کو دل کی بیماریوں میں مبتلا مریضوں اور دل کی دوائیں استعمال کرنے والوں (بقیہ ۶ پر)

کٹھوعہ میں شراب فروش گرفتار، غیر قانونی شراب ضبط: پولیس

جموں، 11 ستمبر (یو این آئی) سماجی جرائم کے قلع قمع کے لئے مہم کو وسیع پیمانے پر جاری رکھتے ہوئے جموں و کشمیر پولیس نے ضلع کٹھوعہ میں ایک شراب فروش کو گرفتار کر کے اس تحویل سے غیر قانونی شراب کی 13 بوتلیں برآمد کی ہیں۔ ایک پولیس ترجمان نے بتایا کہ پولیس اسٹیشن بلاور کی ایک پولیس پارٹی نے بچھڑی بس اڈے میں گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے ناکے کے دوران ایک مشکوک شخص جو ننگالہ سے بچھڑی کی طرف آ رہا تھا، کو روکا۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ شخص نے پولیس کو دیکھ کر موقع سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن پولیس نے اس کا تعاقب کر کے اس کو دھر لیا۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ تلاشی کے دوران اس کے بیگ سے غیر قانونی شراب کی 13 بوتلیں برآمد کی گئیں۔ (بقیہ ۶ پر)

علاقائی فوڈر سٹیشن سرینگر نے ''ایک پیڑ ماں کے نام'' کے ساتھ خصوصی پہل 5.0 کا آغاز کیا

سرینگر/11 ستمبر/ (پی آئی بی) ریجنل فوڈر سٹیشن (آر ایف ایس) سرینگر، جو محکمہ امور حیوانات و ڈیری، وزارت ماہی پروری، امور حیوانات و ڈیری (ایم او ایف اے ایچ ڈی)، حکومت ہند کے تحت کام کرتا ہے، نے آج ''ایک پیڑ ماں کے نام'' شجر کاری مہم کے ساتھ خصوصی پہل 5.0 کا آغاز کیا۔ حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق، آر ایف ایس سرینگر نے خصوصی پہل 5.0 شروع کیا ہے جس کا مقصد صفائی (سواچھتا) اور زیر التوا معاملات کے حل پر توجہ دینا ہے۔ افتتاحی تقریب کے حصے کے طور پر، آج آر ایف ایس سرینگر میں ''ایک پیڑ ماں کے نام'' شجر کاری مہم کا آغاز کیا گیا۔ یہ پہل ماحولیاتی ذمہ داری کو تقویت دیتے ہوئے ماں کی پرورش کرنے والے جذبے کے احترام کی علامت ہے۔ اس شجر کاری مہم کا افتتاح جناب وی پی سنگھ، ڈائریکٹر (اینمل ہسبنڈری اسٹیٹسٹکس)، ڈی اے ایچ ڈی، ایم او ایف اے ایچ ڈی، حکومت ہند، نئی دہلی نے کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے جناب سنگھ نے صفائی، پائیداری اور سبز اقدامات کو دیہی ترقی اور مویشیوں کی پیداواری صلاحیت کے وسیع اہداف کے (بقیہ ۶ پر)

امت شاہ نے پانچ ہوائی اڈوں پر فاسٹ ٹریک

امیگریشن-ٹرسٹڈ ٹریولر پروگرام کا افتتاح کیا

نئی دہلی 11 ستمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ و امداد باہمی امت شاہ نے جمعرات کو ویڈیو کانفرنس کے ذریعے لکھنؤ، تروانت پورم، ترچی، کوزی کوڈ اور امرتسر ہوائی اڈوں پر فاسٹ ٹریک امیگریشن - ٹرسٹڈ ٹریولر پروگرام کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مرکزی داخلہ سکریٹری اور انٹیلی جنس بیورو کے ڈائرکٹر سمیت کئی معزز شخصیات موجود تھیں۔ اس موقع پر مسٹر امت شاہ نے کہا کہ اس سے نہ صرف مہاجرین کی سہولت میں اضافہ ہوگا بلکہ وہ ملک میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں بھی جان سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں رفتار، پیمانے اور دائرہ کار" کو شامل کرکے مہاجرین کی سہولت میں اضافہ کرنے کی حکومت کی کوشش کا یہ اگلا قدم ہے۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں مرکزی وزیر داخلہ و امداد باہمی امت شاہ نے کہا کہ یہ سہولت نہ صرف مسافروں کی آسانی کو بڑھائے گی بلکہ انہیں ملک میں ہونے والی تبدیلیوں سے متعارف کرانے کا بھی موقع فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے رفتار، پیمانے اور دائرہ کار کے وژن کے مطابق مسافروں کی سہولت بڑھانے کے اگلے مرحلے کا آغاز آج اس پروگرام کے ذریعے ہو رہا ہے۔ شاہ نے مزید کہا کہ وزیر اعظم مودی ہمیشہ زور دیتے رہے ہیں کہ تکنیکی آلات کے ساتھ ساتھ ہمیں اعتماد بڑھانے والے اقدامات بھی کرنے چاہئیں اور آج کا یہ پروگرام اسی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ فاسٹ ٹریک امیگریشن - ٹرسٹڈ ٹریولر پروگرام کے ذریعے آج سے ہوائی اڈوں پر باآسانی امیگریشن کی سہولیات دستیاب ہو جائیں گی۔ انہوں نے زور دیا کہ صرف سہولت فراہم کرنا کافی نہیں بلکہ یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ مسافر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس مقصد کے لیے پاسپورٹ اور اوورسیز سٹیزن آف انڈیا (او سی آئی) کارڈ جاری کرتے وقت ہی رجسٹریشن کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ اگر ایسا ہو جائے تو مسافروں کو دوبارہ فنگر پرنٹس یا دستاویزات کے لیے واپس آنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور وہ اپنے پاسپورٹ کے ذریعے جب چاہیں سفر کرسکیں گے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس پروگرام کا فائدہ پہنچانے کے لیے تمام تکنیکی امکانات کو تلاش کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اس سہولت سے بھارتی شہری مستفید ہوں گے لیکن اوورسیز سٹیزن آف انڈیا کارڈ ہولڈرز کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ فاسٹ ٹریک امیگریشن-ٹرسٹڈ ٹریولر پروگرام ایک ایسا اقدام ہے جو سہولت کے ساتھ ساتھ قومی سلامتی کو بھی مضبوط بناتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ پروگرام 2024 میں دہلی سے شروع ہوا، اس کے بعد ممبئی، چنئی، کولکاتا، بنگلورو، کوچی اور احمد آباد ہوائی اڈوں پر نافذ کیا گیا، اور آج پانچ مزید ہوائی اڈے اس میں شامل کیے گئے ہیں۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ یہ سہولت اب ایک ساتھ 13 ہوائی اڈوں پر فعال ہے۔ وزارت داخلہ نے اس پروگرام کو آئندہ نوی ممبئی اور جیور ہوائی اڈوں کے ساتھ مربوط کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک اس سہولت سے فائدہ اٹھانے والے تمام مسافروں نے اس کی تعریف کی ہے۔ مسافروں کو اب لمبی قطاروں اور دستی جانچ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور صرف 30 سیکنڈ میں امیگریشن کلیئرنس مل جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 3 لاکھ مسافروں نے اس پورٹل پر رجسٹریشن کرایا ہے، جن میں سے 2.65 لاکھ نے سفر کے دوران اس کا استعمال کیا ہے۔

سپریم کورٹ نے صدارتی ریفرنس پر فیصلہ محفوظ کرلیا

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے صدر اور گورنر کی جانب سے بلوں کو منظوری دینے کی مدت مقرر کرنے سے متعلق تنازع پر صدر کے ریفرنس پر سماعت مکمل ہونے کے بعد جمعرات کو اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا۔ چیف جسٹس بی آر گوائی، جسٹس سوریہ کانت، جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس اے ایس چندر چوڑ کی آئینی بنچ نے متعلقہ فریقین کے دلائل 10 دن تک سننے کے بعد فیصلہ محفوظ کیا۔ غور طلب ہے کہ صدر کے ریفرنس میں آئین کے آرٹیکل 200/201 کے تحت صدر اور گورنر کی جانب سے بلوں کو منظوری دینے کی مدت سے متعلق سوالات اٹھائے گئے تھے۔

ای ڈی کی 650 کروڑ کے جعلی ان پٹ ٹیکس کریڈٹ گھوٹالے پر ملک گیر کارروائی

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے 650 کروڑ روپے کے جعلی ان پٹ ٹیکس کریڈٹ (آئی ٹی سی) گھوٹالے پر بڑی کارروائی کرتے ہوئے ملک بھر میں چھاپے مارنے شروع کر دیے ہیں۔ یہ چھاپے اروناچل پردیش، ہریانہ، دہلی، تمل ناڈو اور تلنگانہ سمیت کئی ریاستوں میں بیک وقت جاری ہیں۔ ای ڈی حکام کے مطابق یہ کارروائی گوہاٹی زونل آفس کی قیادت میں کی جارہی ہے۔ ابتدائی تفتیش میں انکشاف ہوا ہے کہ جعلی کمپنیوں کے نیٹ ورک کے ذریعے بغیر کسی حقیقی تجارتی لین دین کے کروڑوں روپے کا ان پٹ ٹیکس کریڈٹ حاصل کیا گیا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس غیر قانونی سرگرمی سے سرکاری خزانے کو بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ای ڈی نے چھاپوں کے دوران کئی دستاویزات، الیکٹرانک آلات اور مشتبہ لین دین سے متعلق شواہد ضبط کیے ہیں۔ حکام کا ماننا ہے کہ اس نیٹ ورک میں دہلی-این سی آر اور جنوبی ہند کی کئی کمپنیاں شامل ہوسکتی ہیں۔ تفتیشی ایجنسی اب منی لانڈرنگ کے پہلو اور غیر ملکی لین دین کی بھی جانچ کر رہی ہے۔ ای ڈی کی اس کارروائی کو ملک بھر میں جعلی ٹیکس کریڈٹ گھوٹالوں کے خلاف ایک بڑی پیش رفت مانا جارہا ہے۔

سی آر پی ایف کا خط راہل کو دھمکانے کی کوشش: کانگریس

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) کانگریس نے سابق پارٹی صدر راہل گاندھی کی سیکورٹی کو لے کر سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کی طرف سے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کو لکھے گئے خط پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے ڈرانے کی کوشش قرار دیا ہے۔ جمعرات کو اس خط کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ

سی آر پی ایف کی طرف سے خط بھیجنے کا وقت اور اسے فوری طور پر عام کرنے کا ارادہ پریشان کن ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی کے سیکورٹی پروٹوکول سے متعلق لکھے گئے خط کی ٹائمنگ اور اسے عام کرنے سے سوال اٹھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ خط ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب مسٹر گاندھی الیکشن کمیشن کے ساتھ ملی بھگت سے بی جے پی کی طرف سے ووٹ چوری کے خلاف محاذ کھول رہے ہیں۔ کیا یہ اپوزیشن لیڈر کو دھمکانے کی ایک پردہ پوشی کی کوشش ہے، جو پہلے ہی ایک اور انکشاف کر چکے ہیں۔ کیا حکومت ان کے ذریعہ سچائی کے سامنے آنے سے خوفزدہ ہے؟" سی آر پی ایف کے وی وی آئی پی سیکورٹی چیف سنیل جون نے بدھ کو مسٹر کھرگے کو ایک خط لکھا جس میں مسٹر گاندھی پر سیکورٹی پروٹوکول کی پیروی نہ کرنے کا الزام لگایا۔ خط میں کہا گیا ہے کہ مسٹر گاندھی اپنی سیکورٹی کو سنجیدگی سے 'نہیں لے رہے ہیں اور بغیر بتائے غیر ملکی دوروں پر جا رہے ہیں۔ سی آر پی ایف نے خط میں اس سال مسٹر گاندھی کے کچھ غیر ملکی دوروں کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مسٹر گاندھی نے 30 دسمبر سے 9 جنوری تک اٹلی کا دورہ کیا، پھر 12 سے 17 مارچ تک ویتنام، 17 سے 23 اپریل تک دبئی، 11 سے 18 جون تک قطر، 25 جون سے 6 جولائی تک لندن اور حال ہی میں وہ ملائشیا کے چار روزہ دورے پر گئے۔

ہندوستان کا سال 2028 تک

سودیشی شمسی سیل تیار کرنے کا ہدف: مرکزی وزیر پرہلاد جوشی

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) جدید اور قابل تجدید توانائی کے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان 2028 تک مقامی شمسی سیل مینوفیکچرنگ کے ہدف کے ساتھ ایک مکمل سودیشی شمسی ویلیو چین کی تیاری کی سمت میں مضبوطی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ جدید اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کے زیر اہتمام قابل تجدید توانائی سے متعلق ریاستی جائزہ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ ملک اب ویفرز اور انگوٹس کے لیے گھریلو صلاحیت کو فروغ دینے کے لیے ماڈیولز سے آگے بڑھ رہا ہے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ شمسی مینوفیکچرنگ کا پورا ایکو سسٹم ہندوستان کے اندر قائم ہو۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اس قدم سے نہ صرف درآمدی انحصار کم ہوگا بلکہ اس سے روزگار پیدا ہوگا، سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا اور ماحولیات کے لئے سازگار توانائی کی تیاری میں عالمی رہنما کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن بھی مضبوط ہوگی۔ اپنے خطاب میں مسٹر جوشی نے قابل تجدید توانائی کے اقدامات کو آگے بڑھانے میں ریاستوں کی قابل ذکر کوششوں کو سراہا اور کہا کہ یہ تعاون اس شعبے میں عالمی رہنما کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ 500 گیگاواٹ کی غیر فوسل صلاحیت حاصل کرنے کا ہندوستان کا 2030 کا وژن پہلے ہی نصف سے زیادہ حاصل کرلیا گیا ہے، جس میں ملک 251.5 گیگاواٹ غیر فوسل صلاحیت کو عبور کر چکا ہے۔

انہوں نے اس کامیابی کو وزیر اعظم نریندر مودی کی دور اندیش قیادت کا ثبوت قرار دیا، جس نے ہندوستان کی ماحولیات کے لئے سازگار توانائی کی ترقی اور قابل تجدید توانائی سے متعلق شعبے میں گھریلو مینوفیکچرنگ کو یکسر تبدیل کر دیا اور اس سے وکست بھارت کے حصول کی سمت میں تیزی سے پیش قدمی جاری ہے۔ کلیدی اسکیموں پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا کے تحت تقریبا 20 لاکھ گھر پہلے ہی مستفید ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ریاستوں اور ڈسکوم سے زور دے کر کہا کہ وہ معیار کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنائیں، بغیر کسی تاخیر کے معاہدوں کو حتمی شکل دیں اور صارفین کو بہترین ٹیرف کریڈٹ

سپریم کورٹ نے اکولا فسادات کی تحقیقات

کے لیے ایس آئی ٹی کی تشکیل کی ہدایت دی

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعرات کو مہاراشٹر کے اکولا میں 2023 کے فسادات کی تحقیقات کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کی تشکیل کی ہدایت دی۔ اس سلسلے میں حکم جاری کرتے ہوئے جسٹس سنجے کمار اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ نے کہا کہ ایس آئی ٹی میں ہندو اور مسلم دونوں برادریوں کے سینئر افسران کو شامل کیا جائے گا۔ بنچ نے یہ فیصلہ محمد افضل محمد شریف کی اسپیشل لیو پٹیشن پر دیا، جنہوں نے فسادات کے دوران قتل کے ایک مقدمے کے عینی شاہد ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ عدالت عظمیٰ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے

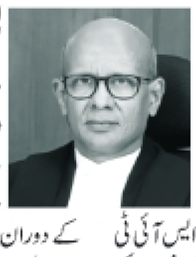

اس بات پر زور دیا کہ ایک بار جب کوئی شخص پولیس کی وردی پہن لیتا ہے تو اسے ہر قسم کے تعصبات (مذہب، ذات پات وغیرہ کی بنیاد پر) سے بالاتر ہو کر قانون کے مطابق اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔ درخواست گزار کا دعویٰ ہے کہ فسادات کے دوران اس پر حملہ بھی ہوا تھا۔ انہوں نے اس معاملے میں خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی تشکیل کے لیے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے عرضی کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ انہوں نے اپنا کیس بیان کرنے کے لیے مناسب وقت کی حد کے اندر پولیس حکام سے رابطہ نہیں کیا۔

پاکستان حمایت یافتہ داعش ماڈیول بے نقاب، پانچ گرفتار

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) دہلی پولیس کی اسپیشل برانچ نے مرکزی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر ایک داعش (آئی ایس آئی ایس) دہشت گرد ماڈیول کا پردہ فاش کیا ہے، جو پاکستان میں مقیم ہینڈلر کی ہدایت پر ہندوستان میں خلافت قائم کرنے اور غزوہ ہند کے تحت جہاد چھیڑنے کی سازش کر رہا تھا۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر پرمود سنگھ کشواہا نے جمعرات کو بتایا کہ دہلی، جھارکھنڈ، تلنگانہ، مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر کے تھانے، نظام آباد اور راج گڑھ میں چھاپے مار کر پانچ اہم مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ان کی شناخت اشہر دانش (رانچی)، آفتاب انصاری (ممبئی)، سفیان ابوبکر خان (جھارکھنڈ)، محمد حذیفہ یمن (تلنگانہ) اور کامران قریشی (مدھیہ پردیش) کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کارروائی میں کل 14 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا، جن میں سے چھ کو راجستھان کے بھیواڑی میں ہتھیاروں کی تربیت لیتے ہوئے پکڑا گیا۔ ماڈیول کا ماسٹر مائنڈ اشہر دانش، جو رانچی سے انگریزی میں پوسٹ گریجویٹ ہے، پاکستانی ہینڈلر کے رابطے میں تھا۔ وہ سی ای او، غزوہ لیڈر اور پروفیسر 'جیسے کوڈ الفاظ استعمال کرتا تھا۔ پولیس نے رانچی کے اسلام نگر کے تبارک لاج سے دانش کو گرفتار کیا، جہاں سے سلفر پاؤڈر، ہائیڈرو کلورک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ، بال بیرنگ، ایک دیسی پستول، کارتوس، لیپ ٹاپ، موبائل فون، نقدی اور دہلی کے کچھ علاقوں کے نقشے برآمد ہوئے۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر نے بتایا کہ یہ ماڈیول ایک سلیپر سیل کی طرح کام کر رہا تھا۔

سونیا گاندھی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست مسترد

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) دہلی کی ایک عدالت نے جمعرات کو کانگریس لیڈر سونیا گاندھی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ یہ عرضی اس الزام سے متعلق ہے کہ محترمہ گاندھی کا نام یہاں کی ووٹر لسٹ میں مبینہ طور پر ہندوستانی شہریت حاصل کرنے سے تقریباً تین سال قبل شامل کیا گیا تھا۔ اس میں ان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایت دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ حکم جاری کرتے ہوئے راؤز ایونیو میں ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ وبھو چورسیا نے درخواست گزار کے وکیل سے کہا کہ "ہم نے شکایت کو مسترد کر دیا ہے۔" عدالت نے وکاس ترپاٹھی کی عرضی پر سماعت کے بعد بدھ کو اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا۔ عدالت نے درخواست گزار کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ پون نارنگ کے دلائل سننے کے بعد یہ فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ مسٹر ترپاٹھی کی درخواست میں محترمہ گاندھی کے خلاف سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔

درخواست میں کہا گیا ہے کہ محترمہ گاندھی کا نام ہندوستانی شہریت حاصل کرنے سے قبل 1980 میں نئی دہلی حلقے کی ووٹر لسٹ میں شامل کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا تھا کہ محترمہ گاندھی نے اپریل 1983 میں ہندوستانی شہریت حاصل کی تھی۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ محترمہ گاندھی کا نام 1980 میں ووٹر لسٹ میں شامل کیا گیا تھا، اسے 1982 میں ہٹا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ان کا نام 1983 میں دوبارہ ووٹر لسٹ میں شامل کیا گیا تھا

ہندوستان میں زیادہ وزن اور موٹاپا ہر عمر کے گروپوں میں بڑھ رہا ہے: یونیسیف

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) یونیسیف نے ہندوستان سمیت دنیا میں چھوٹے بچوں میں موٹاپے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں چھوٹے بچوں سے لے کر نوعمروں اور بڑوں تک تمام عمر کے گروپوں میں زیادہ وزن اور موٹاپا تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ماہرین نے بدھ کو یونیسیف کے زیر اہتمام صحت مند غذا پر قومی میڈیا گول میز بحث کے دوران خبردار کیا۔ یونیسیف کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "غیر صحت بخش غذائیں اب ہندوستان میں بیماریوں کے مجموعی بوجھ میں سب سے بڑا حصہ دار ہیں، ملک میں رہنے والی تقریباً 10 فیصد آبادی موٹاپے کا شکار ہے۔" تقریباً 56 فیصد۔ انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ - نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن۔ یونیسیف کی طرف سے حال ہی میں جاری کی گئی چائلڈ نیوٹریشن گلوبل رپورٹ 2025 کے مطابق، دنیا بھر میں اسکول جانے والے بچوں اور نوعمروں میں موٹاپے نے پہلی بار کم وزن کی شرح کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ آج، دس میں سے ایک بچہ، یا دنیا بھر میں 188 ملین افراد کا وزن کم ہے۔ بچوں میں موٹاپا ہے۔ موٹاپا جو کبھی خوشحالی کی علامت سمجھا جاتا تھا، اب ایک بیماری بن چکا ہے۔ یہ ہندوستان سمیت کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں بھی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ جنوبی ایشیائی ممالک میں 2000 میں زیادہ وزن کی شرح سب سے کم تھی۔ 2022 تک، یہ 5-9 سال، 10-14 سال، اور 15-19 سال کی عمر کے بچوں میں تقریباً پانچ گنا بڑھ گئی۔ نیشنل فیملی ہیلتھ سروے (NFHS) کے اعداد و شمار کے مطابق: پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں زیادہ وزن اور موٹاپے میں 127 فیصد اضافہ ہوا ہے - (NFHS-3) 2005-06 میں 1.5 فیصد سے (NFHS-5) 2019-21 میں 3.4 فیصد تک ہے۔ نوعمر لڑکیوں میں 125 فیصد (2.4 فیصد سے 5.4 فیصد تک) اور نوعمر لڑکوں میں 288 فیصد (1.7 فیصد سے 6.6 فیصد) اضافہ ہوا۔ بالغوں میں، خواتین میں موٹاپے میں 91 فیصد (12.6 فیصد سے 24.0 فیصد تک) اور مردوں میں 146 فیصد (9.3 فیصد سے 22.9 فیصد تک) اضافہ ہوا ہے، جو ملک بھر میں صحت کے بحران کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2030 تک ہندوستان میں 27 ملین سے زیادہ بچے اور نوعمر (5 سے 19 سال) موٹاپے کے ساتھ زندگی گزار رہے ہوں گے اور یہ عالمی بوجھ کا 11 فیصد ہوگا۔ ہندوستان کے اقتصادی سروے 2024-25 سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں الٹرا پروسیسڈ فوڈ - یو پی ایف (جنک فوڈ) کی کھپت 2006 میں 900 ملین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 2019 میں 37.9 بلین امریکی ڈالر ہوگئی۔ یہ اوسط سالانہ شرح نمو (سی اے جی آر) سے 13.217 فیصد کے درمیان بڑھی۔

ہندوستانی شہری روسی فوج میں شمولیت

کے بہکاوے میں نہ آئیں: وزارت خارجہ

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) روسی فوج میں کچھ ہندوستانیوں کے شامل ہونے کی افواہیں میڈیا میں گشت کر رہی ہیں، جس کے حوالے سے وزارت خارجہ نے ہندوستانی شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ روسی فوج میں شامل ہونے کی کسی بھی پیشکش کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے

جمعرات کے روز روسی فوج میں ہندوستانیوں کی تقرری سے متعلق میڈیا کے سوالات کے جواب میں کہا کہ ہندوستانیوں کو ایسی پیشکش سے دور رہنا چاہیے، کیونکہ یہ خطرناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ہم نے حال ہی میں روسی فوج میں ہندوستانی شہریوں کی تقرری کی خبریں دیکھی ہیں۔ حکومت نے گزشتہ ایک سال میں کئی مواقع پر ایسی کارروائیوں میں پوشیدہ خطرات اور خدشات کو اجاگر کیا ہے، اور اسی کے مطابق ہندوستانی شہریوں کو خبردار بھی کیا ہے"۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے ماسکو اور یہاں دونوں جگہوں پر روسی حکام کے ساتھ اس معاملے کو اٹھایا ہے، ساتھ ہی مطالبہ کیا ہے کہ اس روایت کو ختم کیا جائے اور ہمارے شہریوں کو واپس بھیجا جائے۔ ترجمان نے کہا کہ وزارت خارجہ ان متاثرہ ہندوستانی شہریوں کے خاندانوں سے بھی رابطے میں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ تین سال سے یوکرین اور روس کے مابین تنازعہ جاری ہے، جسے دیکھتے ہوئے روسی فوج میں وقتاً فوقتاً ہندوستانیوں کی تقرری کی جاتی رہی ہے۔ روسی فوج میں شامل ہونے والے ہندوستانیوں کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ فوج میں بھرتی کے بعد انہیں واپس آنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

ہم دنیا میں آٹوموبائل سیکٹر میں نمبر ون بن سکتے ہیں: گڈکری

40 فیصد فضائی آلودگی گاڑیوں کی وجہ سے ہوتی ہے

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نتن گڈکری نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستانی آٹوموبائل انڈسٹری کی ملک کی معیشت میں اہم شراکت ہے اور یہ دنیا میں پہلے نمبر پر پہنچنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مسٹر گڈکری نے گھریلو آٹوموبائل مینوفیکچررز کی تنظیم ایس آئی اے ایم کے سالانہ کنونشن میں کہا کہ کچھ سال پہلے ہندوستانی آٹوموبائل انڈسٹری دنیا میں ساتویں نمبر پر تھی، آج ہم جاپان کو پیچھے چھوڑ کر تیسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آپ سب کی صلاحیتوں پر بھروسہ ہے، اگر آپ سب مل کر کام کریں تو ہم دنیا میں آٹوموبائل سیکٹر میں نمبر ون بن سکتے ہیں۔ پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے وزیر اعظم کے خواب میں اس صنعت کا سب سے اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ 40 فیصد فضائی آلودگی گاڑیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حکومت اب آلودگی کو کم کرنے کے لیے بائیو فیول کو فروغ دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ بی ایس سیون معیار لانے پر غور کیا جارہا ہے۔ پٹرول میں ایتھنول کی ملاوٹ کے بارے میں مسٹر گڈکری نے کہا کہ ای20 (20 فیصد مرکب) سے آگے کوئی قدم اٹھاتے ہوئے آٹوموبائل انڈسٹری کے ساتھ بھی بات چیت کی جائے گی۔ سوشل میڈیا پر ای 20 کے خلاف حالیہ مہم کو "پیڈ" قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ مہم ایتھانول کے خلاف تھی لیکن اسے سیاسی طور پر نشانہ بنانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایتھنول پیٹرولیم کی درآمدات کا متبادل ہے، اس سے آلودگی کم ہوتی ہے اور کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

انہوں نے آٹوموبائل انڈسٹری کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ گاڑیوں کی جانچ کے مراکز قائم کریں اور اسکریپنگ کو فروغ دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پرانی گاڑیوں کو ختم کرکے نئی گاڑیاں خریدنے والوں کے لیے گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) میں چھوٹ کے لیے حکومت کے اندر بھی لابنگ کر رہے ہیں۔ ملک میں ہر سال 60 لاکھ ٹن اسکریپ اسٹیل درآمد کیا جاتا ہے جب کہ نئی اسکریپ پالیسی لانے کے بعد اب 3.76 لاکھ ٹن اسکریپ اسٹیل کو اندرون ملک فراہم کیا جارہا ہے۔

سپریم کورٹ نے ہندو پاک کرکٹ میچ منسوخ

کرنے کی درخواست پر فوری سماعت سے انکار کردیا

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعرات کو ایشیا کپ کے حصہ کے طور پر 14 ستمبر کو دبئی میں ہونے والے ہندوستان-پاکستان ٹی-ٹونٹی کرکٹ میچ کو لوگوں کے جذبات کے خلاف قرار دیتے ہوئے منسوخ کرنے کی درخواست پر جلد سماعت کی درخواست کو مسترد کردیا۔ جسٹس جے کے مہیشوری اور وجے بشنوئی کی بنچ نے درخواست گزاروں اروشی جین اور دیگر کی عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا، "میچ جاری رہنا چاہیے۔ یہ ایک میچ ہے۔ اسے ہونے دیجیے۔" درخواست گزاروں کے وکیل نے معاملے کو اہم قرار دیتے ہوئے جلد سماعت کی درخواست کی تھی۔ درخواست میں کہا گیا کہ پاکستان کے ساتھ کھیلنا یہ پیغام دیتا ہے کہ جب ہمارے فوجی اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں، ہم اسی ملک کے ساتھ کھیلنے جا رہے ہیں جو دہشت گردوں کو پناہ دے رہا ہے۔ اس سے پاکستانی دہشت گردوں کے ہاتھوں اپنی جانیں گنوانے والے متاثرین کے خاندانوں کے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔ تفریح سے پہلے قوم کا وقار اور شہریوں کی حفاظت کا خیال آتا ہے۔"

مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے ڈینگو اور ملیریا کی تازہ صورتحال کا جائزہ لیا

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا نے 10 ستمبر 2025 کو ملک میں ڈینگو اور ملیریا کی تازہ صورتحال کا جائزہ لیا تاکہ ریاستوں کی طرف سے کی جانے والی احتیاطی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکے۔ جائزے کے دوران مسٹر نڈا نے ڈینگو اور ملیریا کی روک تھام اور کنٹرول میں تازہ صورتحال اور اہم چیلنجوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ریاستوں، مقامی اداروں اور برادریوں سے زور دے کر کہا کہ وہ عوامی صحت کے تحفظ اور ویکٹر سے پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو پانے کے سلسلے میں حاصل کردہ فوائد کو برقرار رکھنے کے لیے، خاص طور پر زیادہ خطرے کے اس دور میں، احتیاطی اور کنٹرول کے اقدامات کو تیز کریں۔ مرکزی وزیر صحت نے تمام وزرائے اعلیٰ کو ایک ایڈوائزری بھی جاری کی جس میں ان سے زور دے کر کہا گیا کہ وہ آنے والے مہینوں میں چوکس رہیں اور ڈینگو اور ملیریا پر موثر کنٹرول کے لیے احتیاطی اقدامات کے ساتھ ساتھ سماجی بیداری کی سرگرمیوں کو تیز کریں۔ مسٹر نڈا نے ویکٹر سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خلاف فوری اور مربوط کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ریاستی وزرائے صحت کو مشورہ دیا کہ وہ ذاتی طور پر صورتحال کا جائزہ لیں اور 20 دن کے اندر ایکشن پلان تیار کریں، جبکہ میونسپل کارپوریشنوں، پنچایتوں اور مقامی اداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ سماجی بیداری مہم کو تیز کریں۔ مرکزی حکومت کے تحت آنے والے اسپتالوں اور دیگر اسپتالوں کو مناسب ادویات، تشخیص، بستروں اور ایسے احاطوں کو یقینی بنانا چاہیے جہاں مچھر بالکل نہ ہوں۔

حالیہ بارشوں کی وجہ سے پانی جمع ہونے کے سبب جگہ جگہ مچھروں کی افزائش ہونے لگی۔ لہٰذا ریاستوں اور مقامی اداروں سے کہا گیا کہ وہ احتیاطی تدابیر میں تیزی لائیں۔ سماجی شرکت اور ذاتی حفاظت میں اضافے کے لیے آئی ای سی اور سوشل میڈیا کی وسیع طور پر رسائی جاری رہے گی۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ ڈینگو کی صورتحال کا باریک بینی سے جائزہ لینے اور پیشگی تیاریوں کو یقینی بنانے کے لیے خاص طور پر دہلی اور این سی آر کے لیے ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ بھی منعقد کی جائے۔

نصف سے زائد اسپتال اپنے آئی ٹی بجٹ کا

20 تا 50 فی صد ڈیجیٹل ٹیکنالوجی پر خرچ کر رہے ہیں: سروے

نئی دہلی/ممبئی، 11 ستمبر (یو این آئی) ہندوستانی اسپتال آئندہ دو تین برسوں میں اپنے ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کے اخراجات میں 20-25 فی صد اضافہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ سی آئی آئی اور ای وائی سروے کے مطابق تقریباً نصف ہسپتال پہلے ہی اپنے آئی ٹی بجٹ کا 20 تا 50 فی صد ڈیجیٹل ٹیکنالوجی پر خرچ کر رہے ہیں۔ یہ رپورٹ سی آئی آئی اسپتال ٹیک 2025 چوٹی کانفرنس میں جاری کی گئی، جس میں کہا گیا ہے کہ اسپتال اب خود مختاری پر توجہ دے رہے ہیں۔ اس کا مقصد مریضوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا، علاج کے نتائج کو بہتر بنانا اور ڈیٹا کی بنیاد پر درست فیصلے کرنا ہے۔ صحت کی دیکھ بھال کے مستقبل کو تشکیل دینے کے لئے ڈیجیٹل مومینٹم کو جاری کرنا - تبدیلی کو نافذ کرنے کے لئے آٹومیشن کو فعال کرنا" کے عنوان سے یہ رپورٹ یہ بھی بتاتی ہے کہ ہسپتالوں کو مستقبل کے لئے تیار رہنے کے لئے کچھ چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان میں فرسودہ ٹیکنالوجی، عملے کی تربیت اور مریضوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا شامل ہیں۔ اس سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے چیئرمین، سی آئی آئی ہاسپیٹیک 2025 مسٹر جوئے چکرورتی نے کہا، "حکومت، صنعت اور صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والوں کے درمیان تعاون ہندوستان میں ہیلتھ ٹیک کی مکمل صلاحیت کو سمجھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ صحت کی دیکھ بھال کا مستقبل اس بات پر منحصر ہے کہ ہم ان چیلنجوں کو کتنی جلدی حل کر سکتے ہیں اور ہسپتالوں کو مریضوں کے اعتماد یا ڈیٹا کی حفاظت پر سمجھوتہ کیے بغیر ٹیکنالوجی کو اپنانے کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔ سروے کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے انکر دھاندھاریا، پارٹنر-ہیلتھ کیئر، ای وائی پارتھینون انڈیا انہوں نے کہا، "ہمارے سروے نے ہندوستان کے صحت کی دیکھ بھال کے شعبے کی صحت کی حالت کا انکشاف کیا ہے۔

انٹرپول کے تعاون سے سی بی آئی نے مفرور منور خان کو کویت سے گرفتار کرلیا

نئی دہلی، 11 ستمبر (یو این آئی) مرکزی تفتیشی ایجنسی (سی بی آئی) نے جرائم کی روک تھام سے متعلق بین الاقوامی تنظیم (انٹرپول) کے تعاون سے ایک بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے طویل عرصے سے مطلوب مفرور منور خان کو کویت سے ہندوستان واپس لانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ملزم پر سازش، دھوکہ دہی اور جعلسازی جیسے سنگین الزامات ہیں۔ سی بی آئی کی بین الاقوامی پولیس سپورٹ یونٹ (آئی پی سی یو) نے وزارت خارجہ اور کویت کی کیپٹل کرائم برانچ کے تعاون سے اس کارروائی کو انجام دیا۔ منور خان کو کویت پولیس کی نگرانی میں 11 ستمبر کو حیدرآباد کے راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر لایا گیا، جہاں سی بی آئی کی اسپیشل کرائم برانچ، چنئی کی ٹیم نے اسے حراست میں لے لیا۔ سی بی آئی کے مطابق منور خان پر الزام ہے کہ اس نے دیگر شریک ملزمان کے ساتھ مل کر بینک آف بڑودہ سے کروڑوں روپے کی ٹھگی کی تھی۔ دھوکہ دہی کے فوراً بعد وہ کویت فرار ہوگیا اور عدالت نے اسے اشتہاری مجرم قرار دے دیا تھا۔

نیپال میں پھنسے ہوئے شہریوں کے انخلاء کیلئے حکومت سے ہر ممکن مدد ملے گی: حکومت گوئل

پٹنہ، 11 ستمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل نے آج کہا کہ نیپال کی موجودہ صورتحال پر قریب سے نظر رکھی جارہی ہے اور وہاں پھنسے ہوئے لوگوں کو حکومت ہند سے ہر طرح کی مدد دی جائے گی۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر مسٹر گوئل نے یہاں میڈیا کو بتایا کہ ہندوستان پڑوسی ملک نیپال میں سوشل میڈیا پر پابندی اور اس کے نتائج کے بعد ہونے والے پرتشدد احتجاج پر قریب سے نظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو ہندوستانی شہری وہاں پھنسے ہوئے ہیں اور مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں انہیں حکومت کی طرف سے ہر طرح کی مدد فراہم کی جائے گی۔ وزیر موصوف نے کہا، "ہندوستان نے کامیابی کے ساتھ اپنے لوگوں کو مختلف ممالک کے جنگ زدہ علاقوں سے بحفاظت بچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر حکومت نیپال میں ہندوستانیوں کو بھی مدد کی پیشکش کرے گی۔ پیوش گوئل نے کہا کہ ہم سب نیپال میں جلد از جلد امن کی بحالی چاہتے ہیں۔

جلد ہی ہیلی کاپٹر ٹیکسی سروس بھی اوبر ایپ کا حصہ ہوگی

واشنگٹن، 11 ستمبر (یو این آئی) اوبر نے صارفین کے لیے جوبی ایوی ایشن کے ساتھ مل کر نئی سروس کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت جلد ہی ہیلی کاپٹر ٹیکسی سروس بھی ایپ کا حصہ ہوگی۔ تفصیلات کے مطابق اوبر نے جوبی ایوی ایشن کے ساتھ ایک نئی شراکت داری میں اپنی سروسز کو سڑکوں سے فضا میں لے جانے کا عزم کر لیا ہے، رائیڈ شیئرنگ کمپنی نے کہا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر سروس شروع کرنے کے لیے الیکٹرک ایئر ٹیکسی چلانے والی کمپنی کے ساتھ شراکت کر رہی ہے۔ ابھی گزشتہ ماہ اگست میں جوبی ایوی ایشن نے 125 ملین ڈالر کے عوض ہیلی کاپٹر کمپنی Blade خریدی تھی، اور اب ہیلی کاپٹروں کو Uber پلیٹ فارم میں ضم کرنے جا رہی ہے، اور اوبر اگلے سال ہی اپنی ایپ پر ہیلی کاپٹر کی سواری شروع کرے گی۔ کمپنی کی پہلی تجارتی سروس 2026 میں دبئی سے شروع ہوگی اور بعد ازاں اسے امریکہ سمیت دیگر منڈیوں تک توسیع دی جائے گی۔ اس سروس سے ان صارفین کو سہولت میسر آئے گی جو ایئرپورٹس سمیت اہم جگہوں تک بکثرت سفر کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ رواں ہفتے امریکہ میں شمالی کیلیفورنیا کی ایک 23 سالہ خاتون نے رائیڈ شیئرنگ کمپنی اوبر کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے کہ ایک اوبر ڈرائیور نے اسے قے کرنے پر گاڑی سے باہر نکال دیا تھا، جس کی وجہ سے بعد میں دو اجنبی افراد نے اس پر جنسی حملہ کیا۔ پیر کو سان فرانسسکو سپیریئر کورٹ میں دائر مقدمے میں الزام لگایا گیا ہے کہ یہ واقعہ 28 مئی کو ایک کنسرٹ کے بعد پیش آیا۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بارش کی پیش گوئی

مکہ مکرمہ، 11 ستمبر (یو این آئی) سعودی عرب میں محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ آج جمعرات کو جدہ سمیت مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ریجنوں کے متعدد شہروں میں بارش کا قوی امکان ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق محکمہ موسمیات کا کہنا تھا کہ جدہ اور دیگر ساحلی شہروں میں تیز ہوا بھی چلے گی جبکہ اونچی موجیں اٹھیں گی۔ رپورٹس کے مطابق اللیث، طائف، اضم، بنی یزید اور العرضیات میں کہیں ہلکی اور کہیں درمیانے درجے کی بارش کا امکان ہے۔ مدینہ منورہ ریجن کے شہروں ینبع اور الرایس میں بھی جہاں 49 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چلے گی اور شام تک بارش کا امکان ہے۔ محکمے نے کہا ہے کہ الباحہ، عسیر اور جازان میں بھی آج کہیں تیز اور کہیں درمیانے درجے کی بارش ہوگی۔ ریاض اور مشرقی ریجن کے حوالے سے محکمے کا کہنا تھا کہ متعدد شہروں میں ہلکی بارش کا امکان ہے جبکہ گرد آلود ہوا چلے گی جس سے حد نگاہ متاثر رہے گی۔ اس سے قبل بھی سعودی عرب مدینہ منورہ میں باران رحمت برسنے سے موسم خوشگوار ہو گیا تھا، جبکہ بارش کے دوران زائرین نے رب کے حضور دعائیں مانگیں۔ رپورٹس کے مطابق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی باران رحمت جم کر برسا جس کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر بھی گردش کر رہی ہیں۔ باران رحمت برسنے سے مدینہ منورہ میں گرمی کی شدت میں کمی آئی اور موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔

مبینہ روسی ڈرونز تباہ کرنے کا معاملہ، چیک ریپبلک پولینڈ کے دفاع میں آ گیا

پراگ، 11 ستمبر (یو این آئی) چیک ریپبلک نے پولینڈ کو ڈرون حملوں کے خطرے سے نمٹنے میں مدد دینے کیلئے خصوصی ہیلی کاپٹر بھیجنے کا اعلان کر دیا۔ سرکاری خبر رساں ادارے اے پی پی کی رپورٹ کے مطابق چیک وزارت دفاع نے بتایا کہ یہ اقدام پولینڈ کی درخواست پر کیا جا رہا ہے تاکہ کم بلندی پر پرواز کرنے والے ڈرونز سے مؤثر انداز میں دفاع کیا جا سکے۔ وزارت نے جاری ایک بیان میں کہا کہ چیک افواج ایک اسپیشل آپریشنز ہیلی کاپٹر یونٹ روانہ کرنے کیلئے تیار ہیں جس میں تین خصوصی طور پر ترمیم شدہ Mi-171S ہیلی کاپٹر شامل ہوں گے۔ یہ فیصلہ چیک وزیر دفاع یانا چیرنوچووا اور ان کے پولش ہم منصب وادسلاو کوسینیاک-کامیش کے درمیان ٹیلیفونک رابطے کے بعد سامنے آیا۔ وزارتِ دفاع کے مطابق تعینات کیے جانے والے فوجیوں کی تعداد 150 سے زائد نہیں ہوگی اور اس کا انحصار زمینی صورتحال اور لاجسٹک معاونت پر ہوگا۔ چیک وزیر اعظم پیٹر فیالا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ ہمارے ہیلی کاپٹر چند دنوں میں یورپی فضائی حدود کے دفاع میں حصہ لے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز پولینڈ کی فضائیہ نے متعدد ڈرونز مار گرائے جنہیں روسی ڈرونز قرار دیا گیا تھا۔ وارسا حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ پہلا موقع ہے نیٹو کے رکن ملک کی فضائی حدود میں روسی ڈرون مار گرائے گئے ہیں۔ دوسری جانب روس نے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ مذکورہ ڈرونز یوکرین سے آئے تھے۔

برطانیہ کا ویزوں کے اجراء سے متعلق بڑا فیصلہ

لندن، 11 ستمبر (یو این آئی) برطانوی حکومت نے کہا ہے کہ وہ ممالک جو اپنے ایسے افراد کی واپسی سے انکار یا تاخیر کریں گے جو برطانیہ میں غیر قانونی طور پر مقیم ہیں، ان ممالک کیلیے ویزوں تعداد کم کی جا سکتی ہے۔ نو منتخب برطانوی وزیر داخلہ شبانہ محمود نے پاکستان سمیت متعدد ممالک کو ویزا پابندیوں سے متعلق خبردار کر دیا۔ انہوں نے اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد پہلی بڑی ملاقات میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ (جو کہ مجموعی طور پر 'فائیو آئیز' کہلاتے ہیں) کے وزرائے داخلہ سے ایک معاہدہ کیا ہے جس کا مقصد ان افراد کی واپسی کو یقینی بنانا ہے جن کے ان ممالک میں قیام کا کوئی قانونی جواز نہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق شبانہ محمود نے کہا ہے کہ برطانیہ پاکستان سمیت اُن تمام ممالک کے شہریوں کو ویزے دینا معطل کر سکتا ہے جو غیر قانونی مہاجرین کی واپسی کے معاہدوں پر تیار نہیں ہوتے یا تعاون نہیں کرتے۔ اس معاہدے کے تحت تمام ممالک پر واضح ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے ان شہریوں کو واپس لیں جو غیر قانونی طور پر کسی دوسرے ملک میں مقیم ہیں تاکہ واپسی کے عمل میں تیزی لائی جا سکے۔ برطانیہ کی وزیر داخلہ شبانہ محمود نے کہا کہ امیگریشن نظام کے غلط استعمال سے عوامی سلامتی کو سنگین خطرہ لاحق ہے اور ہم اس خطرے کا مقابلہ اپنے قریبی اتحادیوں کے ساتھ مل کر کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ ماضی میں جن ممالک کو غیر تعاون یافتہ قرار دیا گیا ہے ان میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، نائیجیریا، ایران، عراق اور گیمبیا شامل ہیں۔ فائیو آئیز ممالک نے ایک نئے عزم کے تحت وسائل کو یکجا کرنے اور مشترکہ آپریشنل فریم ورک کو مضبوط بنانے پر بھی اتفاق کیا ہے، جس کا مقصد آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے مہاجرین کی غیر قانونی نقل و حرکت کے مسئلے کو حل کرنا ہے۔

سعودی آرامکو کے اسلامی بانڈز کی فروخت میں زبردست تیزی

ابوظہبی، 11 ستمبر (یو این آئی) دنیا کی سب سے بڑی تیل کمپنی سعودی آرامکو کے اسلامی بانڈز (سکوک) کی فروخت پر سرمایہ کاروں کی جانب سے زبردست دلچسپی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ کیونکہ گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران ہمسایہ ملک قطر پر اسرائیلی حملے کے بعد سے سرمایہ کار کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ بین الاقوامی جریدے آئی ایف آر کی رپورٹ کے مطابق آرامکو کے دو حصوں پر مشتمل اسلامی بانڈز کی بکنگ دوپہر 12:15 بجے تک 16.5 ارب ڈالر سے زائد تک پہنچ گئی، جبکہ ان کی قیمتوں کے تعین بعد میں کیا جائے گا۔ اس حوالے سے تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ سرمایہ کاروں کی دلچسپی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ خطے کی حالیہ کشیدگی نے مارکیٹ کے اعتماد پر کوئی بڑا اثر نہیں ڈالا۔ یہ بانڈ سیل ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب رواں ماہ خلیجی خطے سے بانڈز کے اجرا میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جن میں سعودی عرب کی جانب سے 5.5 ارب ڈالر کے سکوک کی فروخت بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ سعودی آرامکو ترجمان نے خبر رساں ادارے رائٹرز کی جانب سے اس لین دین پر تبصرہ کرنے کی درخواست کا فوری طور پر جواب نہیں دیا ہے۔ یاد رہے کہ سعودی آرامکو کے اسلامی بانڈز وہ مالیاتی آلات ہیں جو کمپنی کی طرف سے سرمایہ اکٹھا کرنے کے لیے جاری کیے جاتے ہیں، اور ان کا مقصد سرمایہ کاروں کو قرض فراہم کرنے کا ایک ذریعہ مہیا کرنا ہے تاکہ وہ اس کے بدلے میں منافع حاصل کر سکیں۔

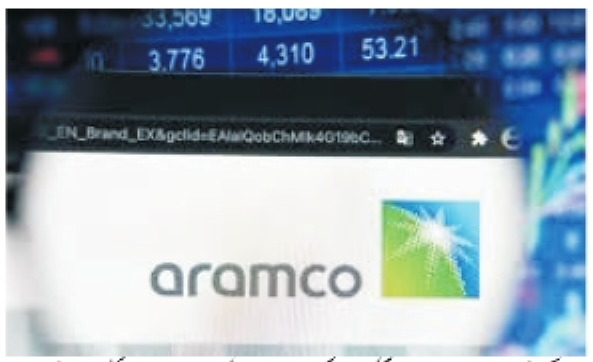

نیپالی سپریم کورٹ کی سابق چیف جسٹس عبوری حکومت سنبھالنے پر آمادہ

کٹھمنڈو، 11 ستمبر (یو این آئی) نیپالی سپریم کورٹ کی سابق چیف جسٹس سوشیلا کرکی نے عبوری حکومت سنبھالنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ نیپالی حکومت نے پچھلے ہفتے سوشل میڈیا کی بڑی ویب سائٹس بند کر دی تھیں جس پر نوجوانوں کے مظاہرے شروع ہوئے تھے اور انہیں جین زی انقلاب کا نام دیا گیا تھا۔ نیپال میں ہنگامہ آرائی اور فسادات کے دوران 30 افراد ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے تھے اور کئی سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی گئی تھی۔ مظاہرین کی تحریک سے وابستہ رہنماؤں نے فوجی قیادت سے بدھ کو ملاقات کی تھی جس میں مستقبل کے حوالے سے بات چیت کی گئی، فوج نے فسادات اور ہنگامہ آرائی پر قابو پا لیا ہے۔ جین زی کا مطالبہ ہے کہ ملک میں قبل از وقت انتخابات کرائے جائیں اور جین زی ہی نے سابق چیف جسٹس سوشیلا کرکی کا نام عبوری حکومت کی قیادت کے لیے پیش کیا تھا۔

کیوبا میں بجلی کا بڑا بریک ڈاؤن، لاکھوں شہری متاثر

ہوانا، 11 ستمبر (یو این آئی) کیوبا ایک بار پھر تاریکی میں ڈوب گیا جہاں لاکھوں شہری بجلی سے محروم ہو گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق کیوبا میں ایک سال کے دوران پانچویں مرتبہ بجلی کا بڑا بریک ڈاؤن ہوا جس سے لاکھوں افراد بجلی سے محروم ہو گئے اور معمولات زندگی شدید متاثر ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے کیوبا کی وزارت توانائی نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ بجلی کے نظام کا مکمل رابطہ منقطع ہو گیا ہے جس کا تعلق انتونیو تھرمو الیکٹرک پاور پلانٹ کے غیر متوقع طور پر بند ہونے سے ہو سکتا ہے۔ وزارت توانائی کا کہنا ہے کہ بجلی کی بندش صبح 9 بجے کے بعد ہوئی جس کی اصل وجہ سے جانے کیلئے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ کیوبا 3 دہائیوں سے بدترین معاشی بحران سے دوچار ہے، حالیہ برسوں میں بجلی کی بار بار بندش دیکھی گئی جس کی وجہ بجلی کے نظام میں خرابی اور بجلی پیدا کرنے کیلئے ایندھن کے لیے وسائل میں کمی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کیوبا میں چینی فنڈنگ اور مہارت سے 30 سولر پارکس بھی قائم کیے گئے تاہم بجلی کا مسئلہ حل نہ ہو سکا۔

کراچی میں 3 خواتین کا لرزہ خیز قتل: عینی شاہد زخمی بچی نے اصل کہانی بتا دی

کراچی، 11 ستمبر (یو این آئی) گلستان جوہر میں 3 خواتین کے قتل کے واقعے کی عینی شاہد زخمی بچی نے اصل کہانی بتا دی اور کہا ماموں نے سب کو مارا۔ تفصیلات کے مطابق کراچی کے علاقے گلستان جوہر بھٹائی آباد میں افسوسناک واقعہ پیش آیا جہاں گھر کے اندر 3 خواتین کو قتل جبکہ 3 افراد زخمی ہو گئے۔ واقعے کی واحد کم عمر عینی شاہد زخمی بچی سندنی نے پولیس کو اہم بیان ریکارڈ کرا دیا ہے۔ ایس ایس پی ملیر نے بتایا کہ بچی نے انکشاف کیا کہ ماموں اجے نے پہلے تینوں خواتین کو قتل کیا اور پھر اسے بھی نشانہ بنانے کی کوشش کی، تاہم وہ بھاگنے میں کامیاب ہو گئی۔ ایس ایس پی ملیر کا کہنا تھا کہ ممکنہ طور پر اجے نے واقعے کے بعد خودکشی کی کوشش بھی کی، تاہم اسے زخمی حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا ہے اور پولیس اسپتال سے ہی ملزم کو حراست میں لے گی۔ ایس ایس پی ملیر عبدالخالق پیرزادہ نے بتایا کہ بچی کے بیان کے بعد کیس کی صورتحال بالکل واضح ہو گئی ہے، تاہم پولیس کی جانب سے مکمل تحقیقات کی جائیں گی۔ دوسری جانب، وزیر داخلہ سندھ ضیاالحسن لنجار نے واقعے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے ایس ایس پی ملیر سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔ انہوں نے پولیس کو شفاف تحقیقات کرنے اور ذمہ داران کو سخت سزا دلانے کی ہدایت کی۔

پولینڈ کی درخواست پر سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب

وارسا، 11 ستمبر (یو این آئی) مبینہ روسی ڈرونز تباہ کرنے کے بعد پولینڈ کی درخواست پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے گا جس کا مقصد پولینڈ کی فضائی حدود کی مبینہ خلاف ورزی پر غور کرنا ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی اے پی پی کی رپورٹ کے مطابق پولینڈ کی وزارت خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں اس بات کی تصدیق کی۔ وزارت نے دعویٰ کیا کہ روس نے پولینڈ کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے۔ اگرچہ اجلاس کی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا لیکن سفارتی ذرائع کے مطابق یہ اجلاس ممکنہ طور پر جمعہ 12 ستمبر 2025 کو منعقد ہو سکتا ہے۔ پولش فوجی حکام کے مطابق 10 ستمبر 2025 کی صبح کے وقت ملک کی فضائی حدود کی 19 بار خلاف ورزی کی گئی جن میں مبینہ طور پر ڈرون شامل تھے، پولینڈ نے ان ڈرونز کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا ہے جن میں سے اب تک تین کے ملبے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ پولش وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک کے مطابق تمام ڈرونز بیلاروس کی جانب سے داخل ہوئے۔ پولینڈ نے واقعے کے بعد نیٹو سے معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) کے آرٹیکل 4 کے تحت مشاورت طلب کی۔

انڈونیشیا میں شدید بارشوں اور سیلاب سے 19 افراد ہلاک

جکارتہ، 11 ستمبر (یو این آئی) انڈونیشیا میں شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے 19 افراد ہلاک ہو گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق رواں ہفتے منگل کے روز انڈونیشیا کے 2 جزیروں پر شدید بارش ہوئی جس کی وجہ سے 7 اضلاع میں لینڈ سلائیڈنگ اور سیلابی صورتحال پیدا ہو گئی۔ اس حوالے سے نیشنل ڈیزاسٹر ایجنسی کے ترجمان نے بتایا کہ مشہور سیاحتی مقام بالی میں بارش اور سیلاب کی وجہ سے 14 افراد ہلاک ہوئے جب کہ دیگر اموات مختلف اضلاع سے رپورٹ ہوئیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کچھ افراد کے لاپتہ ہونے کی بھی اطلاعات سامنے آئی ہیں جن کی تلاش کیلئے سرچ آپریشن کیا جا رہا ہے جب کہ 500 کے قریب لوگوں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا کی موسمیات اور جیو فزکس ایجنسی نے بالی سمیت دیگر صوبوں میں جمعہ اور پیر کے درمیان مزید بارش کی پیشگوئی کی ہے۔

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR SANAT NAGAR TEHSIL CHANAPORA/NATIPORA

Sub:- Issuance of legal Certificate in favour of the legal heirs of the deceased Hbiba Begum W/o Syed Gh Mohammad Qadri R/o Nadri Gund who expired on 30-04-2020

NOTICE

The above titled application for issuance of legal heir certificate is under Process in our office. In this regard a report has been obtained from concerned field staff which reveals that Habiba Begum Wo Lt Syed Gh Mohammad Qadri R/o Nadir Gund did expired on 330-04-2020. The family structure of the deceased is as follows.

Name	Relationship with deceased	Age in Years	Occupation
Syed Hussain Ah Qadri	Son	68	Married
Syed Baho ud Din Qadri	Do	65	Do
Syed Saied Ah Qadri	do	63	do
Waheeda Ah Qadri	Daughter	62	do
Syed Iftikhar Ahmad Qadri	son	60	do
Syed Mufamil Ah Qadri	Son	59	do

The applicant seeks issuance of legal heir certificate in favour of the legal basis of the deceased. if anyone is having any objection in the this regard ,he/she may intimate the office of the undersigned either personally or through an authorized agent within seven days from the date of publication of this notice.After expiry of said period no claim shall be entertained.the notice is issued today under my deal and signature.

Naib Tehsildar
Sanat Nagar Srinagar

GOVERNMENTOF(U.T)JAMMU&KASHMIR

Office Of The Executive Engineer JalShakti (PHE)Deptt. Ground Water Division Srinagar

Baghi-Ali-Mardan,NowsharaSrinagar.
E-mail:- hakeemmushtaq.75316@jk.gov.in Tel./FaxNo:-0194-2411285
Extension Notice 3rd .

Subject: Construction of Production Tube Well (DTH/ODEX) at Dadsara Tral Pulwama under Jal Jeevan Mission (JJM).
Reference: This office e-NIT No. 28-JS-PHE/GWDS/Mech. of 2025-26, issued vide endorsement No: JS-PHE/GWDS/25-26/Camp./4621-34, dated: 09-08-2025. Bearing Tender ID No. 2025_PHE_283858_1.

Due to "No Response" for the above mentioned works advertised vide e-NIT No. and Tender ID No's under reference. Which was scheduled to be downloaded till 27-08-2025 Up-to 11:00 AM are extended as per the details given below: -

S.No.	Item	Fresh Date
1.	Period of submission of bids	22-09-2025 Up-to 11:00 AM
2.	Date of opening of tenders	23-09-2025 11.00 AM

NOTE: All other terms and conditions shall remain same as laid down in the aforesaid e-NIT issued vide above referred endstt: nos.

Sd/-
Executive Engineer
Jal Shakti (PHE) Deptt.
Ground Water Division Srinagar.

DIPK No:-6155-25 Dated 11-09-2025

GOVERNMENT OF UT OF JAMMU& KASHMIR

Office of the Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Pulwama

NOTICE INVITING TENDERS (NIT)

e-NIT NO:-09/EE/PMGSY/Pul/E-TENDERING-OF 2025-26Dated:-10-09-2025

Executive Engineer PMGSY (JKRRDA) Division Pulwama, on behalf of the Government of Jammu & Kashmir, inviteonline percentageratetenders one-procurementportalhttp://pmgsytendersjk.gov.infrom theContractorsregistered inappropriate class/category with State P.W.D. or Contractors of equivalent categories registered with other States/CentralGovernment,Departments,Institutions,UndertakingsandAuthoritiesonstandardscheduleof rate given below for the packages shown in the column 2 of table, for Initial Rectification (IR) /Periodic Renewal(PR)/Routinemaintenance(RM)oftheRuralRoads/CDsforfiveyearsaftercompletionofRenewal Workonroads, constructedunderPradhanMantriGramSadakYojana. ContractorsnotregisteredwithState PWD will have to get themselves registered with them before signing the agreement.
SORApplicable;-SORissuedbyJammu and Kashmir RuralRoadDevelopmentAuthorityeffective from 2023 andamendmentsupto issuedateofNIT.

S. No.	Package No.	Name of District	Name of PIU	Name of Roads	Total Length of Roads	EstimatedCost(inRs.)				Total Est. Cost (Rs.)	Completion Period of Initial rectification (IR),PeriodicRenewal (PR),RoutineMaintenance (RM) and Emergency Repairs (in Days)			Cost of Ten der Document including GST	EMD Rs. (Lacs)	Tender call	Class of Contract
		Pulwama	Pulwama			Initial Rehabilitation works (IR) Part-I	Routine Maintenance Part-II	Renewal of Bituminous Surface Part-III	Emergency Works Part- IV		IR	PR	RM				
1.	JK210104			Km4th of T01 to Nahyer	2.50	18.84	8.90	25.31	0	53.05	30 days	30 days	5 Years	1600	1.07	4th	"A"
2.	JK1098			Lalpora to Dodimarg	5.15	41.76	18.33	49.21	0	109.30	30 days	30 days	5 Years	2600	2.19	4th	"A"
3.	JK10138			Padgampora to gohanjipora	2.35	28.09	8.36	23.04	0	59.49	30 days	30 days	5 Years	1600	1.19	4th	"A"

The important Dates and time as under :-

1	Date of Issue of Tender Notice	10/09/2025
2	Period of downloading of bidding documents	10/09/2025 06:00 PM to 16/09/2025 04:30 PM
3	Bid submission Start Date	11/09/2025 10:30 AM
4	Bid Submission End Date	16/09/2025 04:30 PM
5	Date&time ofopening ofTechnicalBids (Online)	17/09/2025 10:30 AM

1. MaintenancePeriodis5yearsfromthedate of completion of last Renewal:-All Periodic Renewal shall be completed as per date of start and date of completion mentioned in thestripchart ofthe roadsasperattacheddrawings(stretchwise).However,all renewalsshallbecompleted within twoyearsofstartofthiscontract, i.e.fromthe start ofworkorder. RoutinemaintenanceonPerformancebasedMaintenanceconceptshallbecarriedoutonany stretchof roadforperiodnotlessthan5years. Thetimeperiodofthiscontractis7yearsi.e.withintwoyears,allthe Periodic Renewal are to be completed as specified & thereafter all roads shall be maintained as Routine maintenance for 5 year.
2. DateofreleaseofInvitationforBidsthroughe-procurement:10-09-2025.
3. CostofBidForm:Rs.1600.2600 and 1600/-respectively (non-refundable).

No.:- EE/PMGSY/Pul/DB/e-Tendering/2579-86 Dated:-10/09/2025

Sd-Executive Engineer PMGSY (JKRRDA)
Division Pulwama

DIPK-6150-25 Dated 11-09-2025

بیادگارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

روزنامہ آفاق سرینگر

Daily AFAAQ Srinagar

جمعۃ المبارک ۱۲ ستمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ

اقوال ذریں

اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرو کیونکہ اس سے تمہارے افعال اچھے ہوجائیں گے (ابن جوزیؒ)

بڈگام پارسل ٹرین: کشمیری باغبانوں کے لئے نئی امید

کشمیر کی معیشت کا سب سے مضبوط ستون اس کی باغبانی ہے، بالخصوص سیب جسے وادی کا سونا کہا جاتا ہے۔ مگر ہر سال بارش، برفباری، لینڈ سلائیڈز اور دیگر قدرتی رکاوٹوں کی وجہ سے سرینگر۔جموں قومی شاہراہ کئی کئی دن بند رہتی ہے۔ اس دوران ہزاروں ٹرک پھلوں سے لدے راستے میں پھنس جاتے ہیں، اور قیمتی سیب و دیگر پھل یا تو خراب ہوجاتے ہیں یا کسانوں کو انہیں کوڑیوں کے بھاؤ فروخت کرنا پڑتا ہے۔ اندازہ ہے کہ حالیہ بندش کے دوران باغبانوں کو پانچ سے سات سو کروڑ روپے تک کا نقصان ہوا۔ ایسے میں ریلوے کی جانب سے بڈگام سے دہلی کے آدرش نگر تک پارسل ٹرین سروس شروع کرنا نہایت بروقت اور انقلابی قدم ہے۔

ریلوے کے مرکزی وزیر آشونی ویشنو نے اعلان کیا ہے کہ 13 ستمبر سے بڈگام اسٹیشن سے دہلی کے لیے روزانہ وقت مقررہ کے مطابق پارسل ٹرین چلے گی۔ اس ٹرین میں خصوصی پارسل وین لگائی گئی ہیں، ہر ایک میں تقریباً 23 ٹن پھل سما سکتا ہے، اور باغبانوں کی ضرورت کے مطابق مزید وینز منسلک کرنے کی سہولت بھی دی گئی ہے۔ اس سروس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ دہلی پہنچنے کا وقت صبح کے بازاروں سے پہلے مقرر کیا گیا ہے تاکہ پھل تازہ حالت میں منڈیوں تک پہنچ سکیں۔

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اس فیصلے کو کشمیر کے باغبانوں کے لیے بڑی ریلیف قرار دیا اور وزیر اعظم نریندر مودی و ریلوے وزیر کا شکریہ ادا کیا عام باغبانوں نے بھی اس سروس کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں اسے تاریخی لمحہ قرار دیا اور کہا کہ یہ وادی کی معیشت کو سہارا دے گا۔ البتہ کچھ کسانوں نے یہ بھی کہا کہ صرف دو پارسل وین پوری پیداوار کے لیے ناکافی ہیں اور مزید کولڈ چین و پیکنگ سہولتیں فراہم کرنا لازمی ہوگا۔ یہ اقدام کئی حوالوں سے باغبانوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ یہ شاہراہ کی بندش کے باوجود متبادل اور محفوظ راستہ فراہم ہوگا۔ پھل تازہ حالت میں وقت پر بڑی منڈیوں تک پہنچ سکیں گے۔ پھل ضائع ہونے والے پھل بچ جائیں گے اور کسانوں کو بہتر قیمت ملے گی۔ باغبان اعتماد کے ساتھ اپنی پیداوار اور برآمدات کی منصوبہ بندی کرسکیں گے۔ مستقبل میں کولڈ اسٹوریج اور ویلیو ایڈیشن یونٹس میں سرمایہ کاری کے مواقع بڑھیں گے۔

یہ ضروری ہے کہ یہ ٹرین صرف شاہراہ کی بندش تک محدود نہ رہے بلکہ مستقل بنیادوں پر جاری رہے تاکہ باغبانوں کو ہمیشہ ایک متوازی اور قابل اعتماد راستہ میسر ہو۔ ساتھ ہی کولڈ چین، بہتر پیکنگ اور اسٹیشن تک آسان رسائی کو یقینی بنایا جائے۔ اگر حکومت واقعی اس اقدام کو کامیاب بنانا چاہتی ہے تو ریلوے، ہارٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ اور باغبانوں کے درمیان مستقل رابطہ اور تعاون برقرار رہنا چاہیے۔

بڈگام سے دہلی تک پارسل ٹرین ایک عارضی سہولت نہیں بلکہ وادی کے باغبانوں کے لیے نئی زندگی کی امید ہے۔ اگر یہ منصوبہ مستقل بنیادوں پر جاری رہا تو نہ صرف کسانوں کے نقصانات کم ہوں گے بلکہ کشمیر کی باغبانی صنعت مزید مستحکم، جدید اور برآمدی معیار کے مطابق بن سکے گی۔ یہ اقدام کشمیر کی معیشت کے لیے دراصل ایک نئی راہ اور ایک روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ بشیر احمد، کشمیر ویلی فروٹ گروورز اینڈ ڈیلرز یونین کے چیئر مین نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ امید رکھتے ہیں کہ مستقبل میں پورے مال بردار ٹرینیں بھی چلائی جائیں گی تاکہ پھل کی ترسیل مزید منظم اور بڑھتی ہوئی مقدار میں ہوسکے۔

پارسل ٹرین کی مستقل اور منظم فراہمی سے باغبان اپنی برآمدی اور فروخت کی حکمت عملی بہتر انداز میں ترتیب دے سکتے ہیں۔ جب انہیں معلوم ہو کہ پھل بروقت مارکیٹ تک پہنچ جائیں گے، تو وہ اپنی پیکنگ، برانڈنگ، برآمدی حکمت عملی، اور سرمایا کاری کے فیصلے بہتر انداز میں کرسکتے ہیں۔ اس سے کشمیر کی ہارٹیکلچر صنعت کو ایک دیرپا تجارتی راستہ اور اعتماد ملے گا۔

کشمیر: ماضی، حال اور مستقبل کا المیہ

الطاف جمیل شاہ
سوپور کشمیر

ایک ادارے کی یوم تاسیس پر بانگام سوپور میں مولانا رحمت اللہ صاحب کو سنا چند باتیں آپ کی نذر

مولانا رحمت اللہ قاسمی صاحب کی تقریر نے دلوں کو چھولیا اور ہر آنکھ کو نم کردیا۔ انہوں نے ماضی اور حال کے جو خاکے پیش کیے، وہ واقعی دل کو ہلا دینے والے تھے۔ خاص طور پر نوجوانوں کی دین سے بے رخی، والدین کی بے فکری، اور اساتذہ کا اخلاقیات سے زیادہ کلچرل پروگرامز کی طرف جھکاؤ، یہ سب ایسے مسائل ہیں جن پر ہر باشعور شخص کو غور کرنا چاہیے۔ یہ محض ایک تقریر نہیں تھی، بلکہ ہمارے معاشرے کی ایک تلخ حقیقت کا آئینہ تھی۔

ماضی کا سنہرا دور: وہ وقت جب دین زندگی کا حصہ تھا ماضی میں دین ہماری زندگی کا مرکز ہوا کرتا تھا۔ بچوں کی پرورش اسلامی اصولوں کے مطابق ہوتی تھی، والدین انہیں دینی تعلیم دلوانے کو اپنی اولین ذمہ داری سمجھتے تھے۔ گھروں میں قرآن کی تلاوت ہوتی، نمازوں کا اہتمام ہوتا اور دینی محافل کی رونقیں ہر گلی محلے میں نظر آتی تھیں۔ اساتذہ کی تربیت کا سب سے اہم حصہ طلبہ میں اخلاقی اقدار اور آداب پیدا کرنا تھا۔ اس وقت کی تعلیم کا مقصد صرف ڈگری حاصل کرنا نہیں تھا، بلکہ ایک اچھا انسان اور سچا مسلمان بنانا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس دور کے لوگ اگرچہ دنیاوی لحاظ سے آج کی طرح ترقی یافتہ نہیں تھے، لیکن ان کی روحانی اور اخلاقی زندگی بہت مضبوط تھی۔

حال کا المیہ: جب دین محض ایک رسم بن گیا

آج کے دور میں صورتحال بالکل مختلف ہے۔ مولانا نے جو حال کا خاکہ پیش کیا، وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ہم نے دین کو اپنی زندگی سے نکال کر صرف چند رسومات تک محدود کردیا ہے۔ نوجوان نسل مغرب کی چکاچوند اور سوشل میڈیا کی دنیا میں گم ہوچکی ہے۔ انہیں دین کی تعلیمات سے کوئی دلچسپی نہیں، اور وہ نماز، روزے اور دیگر عبادات کو وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔ اس صورتحال میں والدین کا کردار بھی افسوسناک ہے۔ وہ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم اور کیریئر کے میدان میں تو آگے بڑھانا چاہتے ہیں، لیکن ان کی دینی تربیت کو نظر انداز کردیتے ہیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر اولاد دنیاوی طور پر کامیاب بھی ہوجائے، لیکن اخلاقی اور روحانی طور پر خالی ہو تو ایسی کامیابی بے معنی ہے۔

اساتذہ اور اداروں کا کردار: اخلاقی تنزلی کا سبب

مولانا رحمت اللہ قاسمی صاحب نے اساتذہ کے کردار پر بھی روشنی ڈالی جو کہ اس وقت کی ایک اہم حقیقت ہے۔ آج کے تعلیمی ادارے اور اساتذہ، طلبہ کی اخلاقی تربیت کے بجائے انہیں غیر اخلاقی تفریحی سرگرمیوں کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ ان سرگرمیوں کا مقصد اگرچہ طلبہ کو متحرک رکھنا ہے، لیکن اکثر یہ پروگرامز اخلاقی حدود کو پار کر جاتے ہیں اور طلبہ میں حیا اور شرم کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ جو ادارے دین اور اخلاقیات کی پاسداری کے دعوے کرتے ہیں، وہی آج بے حیائی کے فروغ کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

علماء و فضلاء کی ذمہ داری

تقریر میں علماء و فضلاء کی کثیر تعداد کی موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ موضوع کتنا اہم ہے۔ آج کے اس نازک دور میں علماء کرام کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ انہیں صرف منبر و محراب تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ انہیں عملی طور پر نوجوان نسل تک پہنچنا ہوگا اور انہیں دین کی صحیح اور آسان تعلیمات سے آگاہ کرنا ہوگا۔ انہیں دین کو محض ایک خشک مضمون کے بجائے زندگی کا ایک دلکش اور پرکشش نظام بنا کر پیش کرنا ہوگا۔

مولانا رحمت اللہ قاسمی صاحب کی یہ تقریر محض ایک تنقید نہیں تھی، بلکہ ایک درد بھری پکار تھی کہ ہم ہوش کے ناخن لیں۔ اگر ہم نے آج اپنی اصلاح نہ کی، تو ہمارا مستقبل بھی تاریک ہوگا۔ ہمیں اپنے بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت پر توجہ دینی ہوگی، تاکہ ہم اپنی آنے والی نسل کو ایک بہتر اور پرسکون معاشرہ دے سکیں۔

: کھوئی ہوئی رحمت اور ہماری بھٹکتی راہیں

اللہ رب العالمین ہے، تمام جہانوں کا پالنے والا۔ اس کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے، جو انسان، حیوان، اور نباتات سب کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے۔ اور اس نے اپنے رسول، حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ان کی سیرت اور تعلیمات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ انسانیت کی بقا اور فلاح کے لیے ہمیں خود بھی رحمت کا پیکر بننا چاہیے۔ لیکن کیا ہم واقعی اس راہ پر گامزن ہیں؟ ماضی کی خواتین کی دعاؤں میں ایک خاص قسم کی وسعت اور عالمگیر محبت ہوتی تھی۔ وہ صرف اپنے بچوں کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے بچوں کے لیے اللہ سے حفاظت کی دعا کرتی تھیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے دلوں میں صرف اپنے خاندان کی محبت نہیں بلکہ پوری انسانیت کی محبت سمائی ہوئی تھی۔ ان کی یہ دعا ایک وسیع تر سوچ کی عکاسی کرتی ہے جو ہمیں آج کل کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔

آج ہماری سوچ محدود ہوچکی ہے۔ ہم صرف اپنی ذات، اپنے گھر اور اپنے خاندان تک محدود ہوگئے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے مذہبی اور روحانی اقدار کو ترک کردیا ہے۔ ماضی میں ہمارے گھروں اور کھیتوں میں عبادت کے لیے خاص جگہیں مختص ہوتی تھیں۔ کھیتوں میں نماز کا ایک مخصوص گوشہ ہوتا تھا جو اس بات کی علامت تھا کہ انسان اپنی روزی کمانے کی جدوجہد میں بھی اپنے خالق کو نہیں بھولا۔ گھروں میں نماز کا ایک مخصوص کمرہ ہوتا تھا جہاں پوری فیملی جمع ہوکر عبادت کرتی تھی۔ یہ جگہیں صرف عبادت کی نہیں بلکہ روحانی سکون اور اجتماعی بندگی کا ذریعہ تھیں۔ آج یہ جگہیں ناپید ہوچکی ہیں، اور ان کی جگہ دنیاوی آسائشوں نے لے لی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم اپنے روحانی سفر سے بھٹک گئے ہیں۔

اس بھٹکنے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا ہے کہ ہمارے دلوں سے وہ رحمت اور محبت کی کیفیت ختم ہوگئی ہے جو ہمیں ہمارے آباؤ اجداد میں نظر آتی تھی۔ جب ہمارے دلوں میں خالق کی محبت اور اس کی عبادت کی جگہ ختم ہوگئی، تو مخلوق کے لیے رحمت کیسے باقی رہ سکتی ہے؟ ہم اس حقیقت کو بھول گئے ہیں کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد صرف دنیاوی کامیابی حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں ایک بہتر انسان بن کر زندگی گزارنا ہے۔

ہمیں واپس اپنی اصل کی طرف لوٹنا ہوگا۔ ہمیں اپنے دلوں میں خالق کی عبادت کا شوق اور مخلوق کے لیے رحمت کی جگہ دوبارہ بنانی ہوگی۔ یہی وہ راستہ ہے جو ہمیں ہماری بھٹکی ہوئی راہوں سے واپس لاکر سیدھی راہ پر ڈال سکتا ہے۔ جب ہم اپنی ذات کو چھوڑ کر پوری انسانیت کے لیے سوچیں گے، تب ہی ہم اللہ کی رحمت کے حقدار بنیں گے اور معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی لاسکیں گے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ رحمت صرف دینے سے بڑھتی ہے، اور جب ہم رحمت کا پیکر بنیں گے، تب ہی ہم دنیا اور آخرت کی فلاح پاسکیں گے۔

: حیات کی دستک اور آزمائشوں کا سفر

مرغی کے پروں کی گرمی اور بدبو، بظاہر ناخوشگوار اور بے معنی لگتی ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی بھی خوشی سے رہنا پسند نہیں کرے گا، مگر یہی وہ مقام ہے جہاں ایک بے جان انڈے کو زندگی ملتی ہے۔ وہیں سے ایک دن زندگی کی پہلی دستک سنائی دیتی ہے، ننھی سی چوزے انڈے کے خول کو توڑ کر باہر نکلتی ہے، اور ایک نئی زندگی دنیا میں آنکھیں کھولتی ہے۔ یہ منظر ہمیں ایک گہرا سبق دیتا ہے جو صرف فطرت تک محدود نہیں، بلکہ ہماری انسانی زندگی کی حقیقت کو بھی بیان کرتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح، انسان کی زندگی بھی مشکلات اور آزمائشوں سے بھری ہوئی ہے۔ دنیا میں تھوڑی سختی ہے، پریشانی ہے، اور جب ہم اچھے اور نیک کاموں کی طرف بڑھتے ہیں تو ان راستوں میں بھی رکاوٹیں آتی ہیں۔ کبھی معاشرتی دباؤ، کبھی مالی تنگی، اور کبھی اپنی ہی ذات کی کمزوریاں ہمیں آگے بڑھنے سے روکتی ہیں۔ یہ مشکلات اور سختیاں بالکل ویسے ہی ہیں جیسے مرغی کے پروں کی بدبو اور بے پناہ گرمی۔ ہمیں اکثر یہ چیزیں ناگوار لگتی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان سے چھٹکارا پائیں۔

لیکن یاد رہے کہ یہیں سے حقیقی زندگی کی راہ ملتی ہے، یہیں سے فلاح اور کامیابی کا سفر شروع ہوتا ہے۔ ہر وہ مشکل جو ہم ایمان اور صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں، ہمیں مضبوط بناتی ہے۔ ہر وہ آزمائش جو ہمیں اللہ کی طرف لوٹنے پر مجبور کرتی ہے، ہمارے دلوں کو پاک کرتی ہے۔ یہ سختیاں ہمیں اپنے مقصد اور اپنی منزل کی اہمیت کا احساس دلاتی ہیں۔

انبیاء کرام اور صالحین کی زندگی بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ ان کی زندگیوں میں بھی بے شمار مشکلات آئیں، ان کا مذاق اڑایا گیا، انہیں تکلیفیں دی گئیں، مگر انہوں نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے ان تمام آزمائشوں کو ایک ذریعہ سمجھا جس سے وہ اپنے رب کے قریب ہوسکیں۔ ان کی مشکلات نے انہیں فنا کرکے نہیں رکھ دیا، بلکہ انہی کے ذریعے ان کی اصل زندگی شروع ہوئی۔

مرغی کے پروں کی بدبو ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ظاہری خوبصورتی اور سکون ہمیشہ زندگی کی ضمانت نہیں ہوتے۔ اصل کامیابی اور زندگی کا انکشاف اس وقت ہوتا ہے جب ہم مشکلات اور کٹھنائیوں کو جھیلنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ یہ سختیاں ہمیں ایک نئی پہچان دیتی ہیں، اور ہمیں اس قابل بناتی ہیں کہ ہم اندر سے ایک بہتر انسان بن کر ابھریں۔

اس لیے، جب بھی زندگی میں کوئی مشکل آئے، پریشان ہونے کے بجائے اسے ایک انڈے کا خول سمجھیں جس کے اندر سے ایک نئی، بہتر اور خوبصورت زندگی کی دستک سنائی دے رہی ہے۔ یاد رکھیں، کامیابی کی صبح اسی وقت طلوع ہوتی ہے جب ہم آزمائشوں کی رات کو صبر اور استقامت کے ساتھ گزارتے ہیں۔ یہی وہ راستہ ہے جو ہمیں نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی فلاح و کامرانی سے ہمکنار کرے گا

آخری چند باتیں مولانا رحمت اللہ قاسمی صاحب کی

آپ نے بہت اہم بات یہ کی کہ۔ سچ ہے کہ جب انسان اللہ سے دور ہوتا ہے، تو اس کی زندگی میں پریشانیاں اور مشکلات آجاتی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہمیں کسی امتحان سے گزرنا پڑ رہا ہے۔

آپ کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ جب مشکلات آتی ہیں تو یہ دراصل اللہ کی طرف سے ایک اشارہ ہوتا ہے کہ ہم اس کی طرف رجوع کریں۔ یہ ایک موقع ہوتا ہے کہ ہم اپنی غلطیوں پر غور کریں، توبہ کریں اور اپنے رب سے دوبارہ تعلق جوڑیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا، اس کی زندگی تنگ ہوجائے گی۔" یہ آیت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ سے دوری ہماری زندگی کو مشکل بنا دیتی ہے۔ آپ نے یہ بھی بہت خوبصورت بات کہی کہ اگر اللہ ہم سے ناراض ہوتا تو وہ ہمیں اپنی طرف پلٹنے کی توفیق نہ دیتا۔ یہ دراصل اللہ کی رحمت ہی ہے کہ وہ ہمیں ہر مشکل کے بعد اپنی طرف واپس بلاتا ہے۔

آیئے، ہم سب مل کر اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں۔ اللہ سے قربت ہی ہمارے دلوں کو سکون اور ہماری زندگی کو برکت دے سکتی ہے۔

غنی غیور: اردو ادب کا درخشاں ستارہ

فکر و جذبے کا آفتاب اور تخلیق و تحقیق کا مینار

تحریر: محمد عرفات وانی
کھچولہ، ترال، پلوامہ، کشمیر

ادب اور تہذیب کی تاریخ میں ایسے نام ہمیشہ سنہرے حروف سے لکھے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے فن و ہنر سے نہ صرف اپنی دھرتی کو روشن کیا بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی رہنمائی کے چراغ جلائے۔ جموں و کشمیر کی سرزمین بھی اس اعتبار سے کسی سے کم نہیں۔ یہاں کے برف پوش پہاڑ، سرسبز وادیاں، بل کھاتے دریا اور ہوا کی سرگوشیاں ہمیشہ اہلِ دل اور اہلِ قلم کو تخلیق کے لیے آمادہ کرتی رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دھرتی ہمیشہ بڑے بڑے شعرا اور ادبا کی جنم بھومی رہی ہے۔

اگر ہم ماضی کی طرف دیکھیں تو اس خطے نے ایسے ادبی گوہر پیدا کیے جنہوں نے اردو ادب کی تاریخ میں لازوال نقوش چھوڑے۔ برصغیر کے کلاسیکی ادب میں مولانا انور شاہ کشمیری کی علمی گہرائیاں، غلام احمد مہجور کی شاعری کا باغ و بہار، رسول میر کی غزلوں کا رومانی رنگ، اور شمیر احمد شال کی ادبی بصیرت آج بھی زندہ ہے۔ ان کے بعد آنے والے کئی شعرا و ادبا نے بھی اس روایت کو آگے بڑھایا۔ اردو ادب کی روشنی جموں و کشمیر سے کبھی مدھم نہ ہوئی بلکہ ہر دور میں ایک نیا ستارہ طلوع ہوتا رہا جس نے اپنی ضیا سے دنیا کو منور کیا۔ انہی درخشاں ستاروں میں ایک نمایاں نام ہے غنی غیور، جنہیں دنیا عبدالغنی جاگل کے نام سے بھی جانتی ہے۔

غنی غیور محض شاعر نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت اور صاحب بصیرت ادبی شخصیت ہیں۔ وہ بیک وقت شاعر بھی ہیں، افسانہ نگار بھی، نقاد بھی اور تنقید نگار بھی۔ مگر ان کی اصل پہچان شاعری ہے، وہ شاعری جو دل کی گہرائیوں سے جنم لے کر قاری کے دل پر براہ راست دستک دیتی ہے اور احساسات کی وہ دنیا قائم کرتی ہے جس میں جذبوں کی حرارت بھی ہے، فکر کی رفعت بھی اور احساس کی لطافت بھی۔ جب وہ غزل کہتے ہیں تو ہر شعر دل کی دھڑکن بن جاتا ہے اور جب افسانہ تحریر کرتے ہیں تو کردار اس طرح زندہ محسوس ہوتے ہیں جیسے قاری کی آنکھوں کے سامنے سانس لے رہے ہوں۔

غنی غیور کی شاعری محض تخیل کی پرواز نہیں بلکہ زندگی کے مشاہدات، تجربات اور انسانی جذبات کی آئینہ دار ہے۔ ان کے کلام میں عشق کی تپش بھی ہے، غم کی سچائی بھی اور امید کا وہ سکون بھی جو دل کو حوصلہ بخشتا ہے۔ ان کی غزلوں میں روایت کی خوشبو بھی ہے اور جدت کی تازگی بھی۔ یہی فنی توازن انہیں اردو ادب کے ممتاز ناموں میں شامل کرتا ہے۔ وہ ماضی کی روایت سے جڑے رہتے ہوئے حال کی دھڑکن اور مستقبل کی روشنی کو اپنی شاعری میں سمو دیتے ہیں، اور یہی ان کا سب سے بڑا ادبی کمال ہے۔

تنقید اور تحقیق کے میدان میں بھی ان کی کاوشیں نمایاں اور وقیع ہیں۔ ان کی تحقیقی کتب "سعدی سخن و قلم" (سعدی شناسی) اور "محیط بے ساحل" (بیدل شناسی) کلاسیکی شخصیات پر گہری نظر اور جدید تناظر کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ یہ دونوں کتب اردو تنقید و تحقیق کے سرمایہ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں اور ثابت کرتی ہیں کہ غنی غیور صرف تخلیق کار نہیں بلکہ ایک سنجیدہ محقق اور گہری بصیرت رکھنے والے نقاد بھی ہیں۔

افسانہ نگاری میں بھی وہ منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کا افسانوی مجموعہ حکایتِ نیم شب (2016)) اپنی انفرادیت، فکری گہرائی اور تخلیقی جدت کے باعث اہلِ ادب کی توجہ کا مرکز رہا۔ ان کے افسانوں کے کردار جیتے جاگتے معلوم ہوتے ہیں، اور قاری ان کی زندگی کے دکھ سکھ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور دل سے محسوس کرتا ہے۔

سلگتا صحرا

شاعری کے میدان میں غنی غیور نے کئی اہم اور دلکش مجموعے تخلیق کیے ہیں۔ ان کی تازہ ترین تخلیق "سلگتا صحرا" (فروری 2025) میں شامل 120 غزلیں محض اشعار نہیں بلکہ جذبات و احساسات کی ایک مکمل کائنات ہیں۔ یہ مجموعہ قاری کو ایسے صحرا کی سیر کراتا ہے جہاں تپش بھی ہے، روشنی بھی اور سکون کے نخلستان بھی۔ ہر شعر قاری کو ایک نئی دنیا میں لے جاتا ہے جہاں دل کی تڑپ، امید کی کرن اور زندگی کی حقیقتوں کی جھلک موجود ہے۔

غزلیاتِ غنی غیور

ان کی دوسری تازہ تخلیق "غزلیاتِ غنی غیور" (اپریل 2025) روایت اور جدت کا حسین امتزاج ہے، جس میں درد کی گہرائی بھی ہے اور سرور کی لطافت بھی۔ یہ مجموعہ نہ صرف شعری مہارت کی مثال ہے بلکہ دل و دماغ پر اثر انداز ہونے والی تخلیق ہے۔ دونوں کتابیں دہلی کے ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس سے شائع ہوئیں اور ان کی ادبی شہرت کو بامِ عروج تک پہنچا دیا۔

چند منتخب اشعار ان کی شاعری کی روح کو آشکار کرتے ہیں: کانٹوں میں یہ گلاب عجب اتفاق ہے، اک تازہ انقلاب عجب اتفاق ہے۔۔۔ آنسوؤں کو روکتا ہوں دیر تک، دھند میں کیا دیکھتا ہوں دیر تک۔۔۔ وہی جو سوکھ گئے باغ کے شجر تھے مرے، ہوئے ہیں عیب ابھی جو کبھی ہنر تھے مرے۔۔۔ خواہشوں کی عمر تھی کتنی غیور، دو گھڑی ملتے ملاتے بھی تو کیا۔ یہ اشعار محض لفظوں کا سلسلہ نہیں بلکہ دل کی دھڑکنیں ہیں، درد کی تپش اور امید کی کرنیں ہیں، ان میں کرب بھی ہے، حوصلہ بھی اور ایک نئے عزم کی روشنی بھی۔

غنی غیور کی اصل عظمت یہ ہے کہ انہوں نے اردو ادب کو نئی نسل کے لیے جاذبِ نظر، سہل اور دلکش بنایا۔ ان کی تحریروں میں روایت کی خوشبو ہے اور عہدِ حاضر کی دھڑکن بھی۔ وہ اس حقیقت کے روشن استعارہ ہیں کہ اردو زبان صرف ماضی کی یادگار نہیں بلکہ حال اور مستقبل کی رہنمائی کرنے والی روشنی ہے۔

یوں کہا جاسکتا ہے کہ غنی غیور کی تخلیقات محض ادب کا حصہ نہیں بلکہ رہنمائی کے چراغ ہیں جو آنے والی نسلوں کے دلوں کو ہمیشہ روشن کرتے رہیں گے۔ ان کا نام اردو ادب کی تاریخ میں ایک درخشاں ستارے کی طرح زندہ و تابندہ رہے گا، جو اپنی روشنی سے قلوب کو منور کرتا رہے گا اور آنے والے زمانوں کو جمالیاتی ذوق اور فکری رفعت عطا کرتا رہے گا۔

wania6817@gmail.com

قومی شاہرا کی

سیب لے جانے والی 2 پارسل وین کا اعلان کرتے ہوئے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ کشمیر کے سیب کے کاشتکاروں کو بااختیار بنانا حکومت کی ترجیح ہے۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ جموں سری نگر لائن آپریشنل ہونے سے وادی کشمیر کا رابطہ بہتر ہے۔ ریلوے 13 ستمبر 2025 سے وادی کشمیر کے بڈگام سے دہلی کے آدرش نگر اسٹیشن تک روزانہ ٹائم ٹیبل والی پارسل ٹرین متعارف کروا رہا ہے۔ ریلوے کے وزیر نے کہا کہ بڈگام سے دہلی سیب لے جانے والی 2 پارسل وینوں کی لوڈنگ آج سے شروع ہو رہی ہے۔ اس دوران مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے وادی کشمیر اور دہلی کے درمیان روزانہ ٹائم ٹیبلڈ پارسل خدمات کا باضابطہ اعلان کیا۔ ریلوے کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے اعلان کیا کہ حکومت ہند روزانہ ٹائم ٹیبل والا پارسل متعارف کرانے کے لئے تیار ہے، جو جمعرات کو کشمیر اور دہلی کو جوڑے گا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں اشونی ویشنو نے کہا کہ یہ پارسل خدمات وادی کشمیر کے بڈگام علاقے سے دہلی کے آدرش نگر تک شروع ہوں گی۔ وزیر ریلوے نے مزید کہا کہ یہ خدمات رواں سال 13 ستمبر سے نافذ العمل ہوں گی۔ اشونی ویشنو کے مطابق، وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ خدمات کشمیر کے سیب کے کسانوں کو بااختیار بنائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بڈگام سے دہلی سیب لے جانے والی دو پارسل وینوں کو لوڈ کرنے کی خدمات اب آج سے شروع ہو رہی ہیں۔ دریں اثنا، کوریئر کے کاروبار میں ریلوے کا حصہ بڑھانے اور صارفین کو ایک موثر، قابل اعتماد اور اقتصادی آپشن فراہم کرنے کیلئے، ریلوے بورڈ نے اس سال 20 اگست کو شمالی ریلوے میں جموں ڈویژن کے لئے جوائنٹ پارسل پروڈکٹ، ریپڈ کارگو ٹرین سہولیات کی خدمات کو منظوری دی۔ جموں ڈویژن کے سینئر کمرشل ڈویژنل منیجر اچیت سنگھل کے مطابق اس پارسل کی پہلی سروس 13 ستمبر کو دوپہر 12 بجکر 10 منٹ پر دہلی کے آدرش نگر سے بڈگام کے لیے روانہ ہوگی۔ یہ 15 ستمبر کی صبح 6 بجکر 15 منٹ پر بڈگام سے دہلی کے لیے روانہ ہوگی۔ ٹرین چلانے کا بنیادی مقصد کشمیر کے تاجروں کو فائدہ پہنچانا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ان کا سامان ملک کے کونے کونے تک پہنچے جس میں بنیادی طور پر سیب، زعفران، اخروٹ، پشمینہ شال، قالین اور کشمیری دستکاری جیسی اشیاء شامل ہیں۔ یہ ٹرین تقریباً 23 گھنٹے میں دہلی پہنچنے والی ہے، جسے بڈگام سے سڑک کے سفر سے کم وقت سمجھا جاتا ہے۔ ان خدمات کو دوبارہ شروع کرنے کے فیصلے پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈویژنل ریلوے منیجر ویک کمار نے کہا کہ اس پارسل ٹرین سروس کو دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ خراب موسم کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ شدید بارش کی وجہ سے سڑکوں کی آمد و رفت متاثر ہو رہی ہے، سیب اور دیگر پھلوں کو ملک بھر کی دیگر ریاستوں اور دیہاتوں تک پہنچانے میں متعدد مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ریلوے نے پارسل ٹرین شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ سہولیات کے بارے میں بات کرتے ہوئے، شمالی ریلوے نے کہا کہ اس پارسل ٹرین میں ایک ایس ایل آر ہوگا، جس کے ساتھ 8 پارسل بھی ہوں گے۔ کاروباری طبقے کی سہولت کے لیے باری بھربانہ اسٹیشن پر سامان کی لوڈنگ اور ان لوڈنگ کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ جموں ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے منیجر کے مطابق، جوائنٹ پارسل پروڈکٹ، ریپڈ کارگو سروس کا مقصد ریلوے کے ذریعے مال کی نقل و حمل کو فروغ دینا ہے۔ مزید برآں، یہ ایک ورچوئل ایگریگیشن پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے جو نجی شعبے میں ریلوے کی شراکت کو بڑھانے میں مدد کرے گا۔ یہ کارگو ٹرین پہلی بار جموں ڈویژن میں چلائی جا رہی ہے۔ ریلوے کے ایک عہدیدار نے بتایا: 'کمزور سڑکوں پر انحصار کو کم کر کے، یہ اقدام براہ راست ریل خدمات خطے میں تجارت کے لیے ایک جرات مندانہ نئے باب کی نشاندہی کرتا ہے۔ باغبانی کے شعبے کو تقویت بخشتا ہے اور مجموعی طور پر کشمیر کی معیشت کو نئی تحریک فراہم کرتا ہے'۔ کشمیر ویلی فروٹ گروورز اور ڈیلرز یونین کے چیئرمین، بشیر احمد نے کہا کہ جہاں پارسل وین کاشتکاروں کی مدد کریں گی وہیں ان سے کشمیر سے پھل لانے کے لیے گڈز ٹرینوں کی توقع بھی ہے۔ انہوں نے کہا: 'ہمیں امید ہے کہ کشمیر سے گڈز ٹرین جلد شروع ہوگی اور ہم نے اس کے لئے کاشتکاروں کی رجسٹریشن شروع کر دی ہے'۔ سری نگر جموں قومی شاہراہ کی حالیہ بندش سے کشمیر کی سیب کی صنعت کو انتہائی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ کاشتکاروں کا کہنا ہے کہ وہ اپنی پیداوار کو وادی سے باہر کی منڈیوں تک پہنچانے سے قاصر ہیں، جس کے نتیجے میں نقصانات بڑھ رہے ہیں۔ کشمیر میں ماہ ستمبر میں سیب اتارنے کا سیزن عروج پر ہوتا ہے اور قومی شاہراہ پر دو ہفتوں تک ٹریفک کی نقل و حمل مسلسل بند رہنے سے اس صنعت سے وابستہ لوگوں کو بے تحاشا نقصان ہوا ہے۔ عام موسمی حالات میں، سیبوں سے لدے تقریباً 1 ہزار ٹرک روزانہ وادی سے ملک بھر کی منڈیوں کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ ان دنوں صرف مٹھی بھر چھوٹی گاڑیاں مغل روڈ پر چلنے کا انتظام کیا گیا ہے جو ایک متبادل راستہ ہے تاہم کاشتکاروں کا اصرار ہے کہ یہ کافی نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ باغبانی کشمیر کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے جس پر لاکھ خاندان کی بالواسطہ اور بلاواسطہ روزی روٹی وابستہ ہیں۔ باغبانی کا جموں و کشمیر کی مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار کا تقریباً 7 فیصد حصہ ہے، جس کے ساتھ مرکزی زیر انتظام علاقہ ملک کا سب سے بڑا سیب پیدا کرنے والا ملک ہے۔ پھل کی سالانہ پیداوار تقریباً 19 لاکھ میٹرک ٹن تک پہنچ جاتی ہے۔

بڈگام سے

منزلوں کی طرف روانہ ہوں گی۔ وزیر ریلویز اشونی ویشنو نے بتایا کہ اس سہولت سے کشمیر کے سیب سے وابستہ لوگ بااختیار بن جائیں گے۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'جموں- سری نگر لائن آپریشنل ہونے سے وادی کشمیر کا رابطہ بہتر ہے۔ ریلوے 13 ستمبر 2025 سے وادی کشمیر کے بڈگام سے دہلی کے آدرش نگر اسٹیشن تک روزانہ ٹائم ٹیبل والی پارسل ٹرین متعارف کروا رہا ہے'۔ منوج سنہا نے سیب صنعت سے وابستہ لوگوں کے لئے کی جانی والی اس انتہائی اہمیت کی حامل پہل پر وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر ریلوے اشونی ویشنو کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'بڈگام سے نئی دہلی روزانہ پارسل ٹرین سیب کے کاشتکاروں کو بڑی راحت دے گی'۔ انہوں نے کہا: 'میں عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی اور عزت مآب مرکزی وزیر برائے ریلوے جناب اشونی ویشنو جی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں'۔ ادھر جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بڈگام سے نئی دہلی روزانہ بنیادوں پر سیبوں سے لدی پارسل ٹرین شروع کرنے پر وزیر برائے ریلوے اشونی ویشنو کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ باغبانی کاشتکاروں کی ساتھ پھلوں کی مربوط نقل و حمل کو یقینی بنا رہا ہے۔ واضح رہے کہ ریلوے حکام نے بڈگام ریلوے اسٹیشن سے سیزن کے بہترین سیبوں سے لدی دو وقف شدہ پارسل وین، ایک دہلی کے لئے اور دوسری جموں کے لئے، روانہ کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ سیزن کے بہترین سیبوں سے لدی یہ وقف شدہ وینوں کی لوڈنگ جمعرات سے ہو رہی ہے اور یہ ہفتے کو مقررہ منزلوں کی طرف روانہ ہوں گی۔ وزیر ریلویز اشونی ویشنو نے بتایا کہ اس سہولت سے کشمیر کے سیب سے وابستہ لوگ بااختیار بن جائیں گے۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'جموں- سری نگر لائن آپریشنل ہونے سے وادی کشمیر کا رابطہ بہتر ہے۔ ریلوے 13 ستمبر 2025 سے وادی کشمیر کے بڈگام سے دہلی کے آدرش نگر اسٹیشن تک روزانہ ٹائم ٹیبل والی پارسل ٹرین متعارف کروا رہا ہے'۔ عمر عبداللہ نے اس پہل پر وزیر برائے ریلوے اشونی ویشنو کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کے 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ میں کہا گیا: 'وزیر اعلیٰ نے وزیر ریلوے اشونی ویشنو کا شکریہ ادا کیا کیونکہ ٹرین کے پارسل اب کشمیر پہنچ چکے ہیں'۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا: 'محکمہ باغبانی کاشتکاروں کے ساتھ پھلوں کی مربوط نقل و حمل کو یقینی بنا رہا ہے'۔

نئے فوج داری

کے فوجداری قوانین کو بدل کر ایک اہم قدم آگے بڑھایا ہے، یہ اصلاحات سزا سے لے کر متاثرین کے حقوق اور ضروریات کو مرکز کرنے والے نقطہ نظر میں تبدیلی کی عکاسی کرتی ہیں'۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ قوانین معاشرے کے کمزور گروہوں، خاص طور پر خواتین اور بچوں کو ترجیح دیتے ہیں، اور انصاف تک فوری رسائی کو یقینی بنانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، "تقریباً 150 برس کے بعد ہندوستان کے فوجداری انصاف کے نظام میں یکم جولائی 2024، کو ایک اہم تبدیلی آئی۔ 'بھارتیہ نیایہ سنہتا'، 'بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا'، اور 'بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم' کو نوآبادیاتی دور کے قوانین کی جگہ پورے ملک میں عملایا گیا تاکہ قانونی نظام کو زیادہ شفاف اور مؤثر بنایا جا سکے"۔ مسٹر سنہا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے برطانوی دور حکومت کے دوران نافذ کیے گئے قوانین کا از سر نو جائزہ لینے کی ہدایت کے بعد ان نئے قوانین کو تیار کرنے کا عمل 2019 میں شروع ہوا۔ انہوں نے کہا: 'ملک بھر میں بڑے پیمانے پر مشاورت کی گئی۔ اگست 2019 سے، ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں، سپریم کورٹ کے ججوں، ہائی کورٹس، لاء یونیورسٹیوں، اراکین پارلیمنٹ، ارکان اسمبلی، سول سوسائٹی اور عام لوگوں کو تعاون کے لیے مدعو کیا گیا'۔ ان کا کہنا تھا: 'وزارت داخلہ کو 3 ہزار 2 سو سے زیادہ تجاویز موصول ہوئیں۔ 2020 اور 2021 کے دوران ہونے والی مشاورت میں 2 سو سے زیادہ سینئر پولیس افسران نے حصہ لیا'۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کسی بھی فوجداری قانون پر اتنا وسیع مکالمہ کبھی نہیں ہوا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ڈرافٹنگ کے عمل کے دوران خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کے قوانین کو ترجیح دی گئی۔ انہوں نے کہا: 'بدلتے ہوئے معاشرے میں نئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے دفعات شامل کی گئی ہیں، اور قانونی کارروائیوں میں رفتار کو یقینی بنانے کے لیے قوانین بنائے گئے ہیں'۔ ان کا کہنا ہے کہ 'انصاف کے لیے ایک اہم خصوصیت تین سال کی ٹائم لائن ہے جو ایف آئی آر درج کرنے سے لے کر سپریم کورٹ کے حتمی فیصلے تک ہے'۔ منوج سنہا نے کہا کہ سات سال سے زیادہ کی سزا والے جرائم میں فرانزک تفتیش اب لازمی ہے۔ انہوں نے برطانوی راج میں متعارف کرائے گئے بغاوت کے قانون کو مکمل طور پر ہٹانے کا بھی ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا: 'قانون نافذ کرنے والے اداروں اور قانونی نظام کی تمام سطحوں پر صلاحیت سازی کا عمل جاری ہے'۔ انہوں نے کہا: 'ہم نئے فوجداری قوانین کے مکمل نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں اور مختلف محکموں اور ایجنسیوں کی مدد سے جموں و کشمیر بھر میں بیداری مہم چلائی جا رہی ہے'۔ لیفٹیننٹ گورنر نے جموں و کشمیر پولیس کو ہدایت دی کہ وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور لیگل سروسز اتھارٹی کے اشتراک سے عوامی بیداری کیمپوں کا انعقاد جاری رکھیں۔ انہوں نے تمام سطحوں پر صلاحیت سازی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا، "آزادی کے بعد پہلی بار دہشت گردی کو فوجداری انصاف کے نظام میں باقاعدہ طور پر متعین کیا گیا ہے۔ نئے فوجداری قوانین ملک کی دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی کو مزید مضبوط کریں گے"۔ مسٹر سنہا نے کہا کہ اصلاحات انصاف، آزادی اور بھائی چارے کی آئینی اقدار سے ہم آہنگ ہیں۔ انہوں نے کہا: 'ہماری روایت میں انصاف کی ابتدا ریاست سے ہوتی ہے، یہ انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ ہر کسی تک پہنچ جائے'۔ اس موقعہ پر ڈی جی پی نلین پربھات، سپیشل ڈی جی کوآرڈی نیشن پی ایچ کیو ایس جے ایم گیلانی، آئی جی پی کشمیر وی کے بردی، آئی جی پی سیکورٹی جموں و کشمیر سوجیت کمار، صوبائی کمشنر کشمیر انشل گرگ، پولیس اور سول انتظامیہ کے سینئر افسران، سول سوسائٹی کے اراکین، اساتذہ اور بڑی تعداد میں طلاب موجود تھے۔

سے زیادہ تجاویز موصول ہوئیں۔ 2020 اور 2021 کے دوران ہونے والی مشاورت میں 2 سو سے زیادہ سینئر پولیس افسران نے حصہ لیا'۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کسی بھی فوجداری قانون پر اتنا وسیع مکالمہ کبھی نہیں ہوا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ڈرافٹنگ کے عمل کے دوران خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم کے قوانین کو ترجیح دی گئی۔ انہوں نے کہا: 'بدلتے ہوئے معاشرے میں نئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے دفعات شامل کی گئی ہیں، اور قانونی کارروائیوں میں رفتار کو یقینی بنانے کے لیے قوانین بنائے گئے ہیں'۔ ان کا کہنا ہے کہ 'انصاف کے لیے ایک اہم خصوصیت تین سال کی ٹائم لائن ہے جو ایف آئی آر درج کرنے سے لے کر سپریم کورٹ کے حتمی فیصلے تک ہے'۔ منوج سنہا نے کہا کہ سات سال سے زیادہ کی سزا والے جرائم میں فرانزک تفتیش اب لازمی ہے۔ انہوں نے برطانوی راج میں متعارف کرائے گئے بغاوت کے قانون کو مکمل طور پر ہٹانے کا بھی ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا: 'قانون نافذ کرنے والے اداروں اور قانونی نظام کی تمام سطحوں پر صلاحیت سازی کا عمل جاری ہے'۔ انہوں نے کہا: 'ہم نئے فوجداری قوانین کے مکمل نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں اور مختلف محکموں اور ایجنسیوں کی مدد سے جموں و کشمیر بھر میں بیداری مہم چلائی جا رہی ہے'۔ لیفٹیننٹ گورنر نے جموں و کشمیر پولیس کو ہدایت دی کہ وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور لیگل سروسز اتھارٹی کے اشتراک سے عوامی بیداری کیمپوں کا انعقاد جاری رکھیں۔ انہوں نے تمام سطحوں پر صلاحیت سازی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا، "آزادی کے بعد پہلی بار دہشت گردی کو فوجداری انصاف کے نظام میں باقاعدہ طور پر متعین کیا گیا ہے۔ نئے فوجداری قوانین ملک کی دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی کو مزید مضبوط کریں گے"۔ مسٹر سنہا نے کہا کہ اصلاحات انصاف، آزادی اور بھائی چارے کی آئینی اقدار سے ہم آہنگ ہیں۔ انہوں نے کہا: 'ہماری روایت میں انصاف کی ابتدا ریاست سے ہوتی ہے، یہ انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ ہر کسی تک پہنچ جائے'۔ اس موقعہ پر ڈی جی پی نلین پربھات، سپیشل ڈی جی کوآرڈی نیشن پی ایچ کیو ایس جے ایم گیلانی، آئی جی پی کشمیر وی کے بردی، آئی جی پی سیکورٹی جموں و کشمیر سوجیت کمار، صوبائی کمشنر کشمیر انشل گرگ، پولیس اور سول انتظامیہ کے سینئر افسران، سول سوسائٹی کے اراکین، اساتذہ اور بڑی تعداد میں طلاب موجود تھے۔

آفات سماوی

کے فوجداری قوانین کو بدل کر ایک اہم قدم آگے بڑھایا ہے، یہ اصلاحات سزا سے لے کر متاثرین کے حقوق اور ضروریات کو مرکز کرنے والے نقطہ نظر میں تبدیلی کی عکاسی کرتی ہیں'۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ قوانین معاشرے کے کمزور گروہوں، خاص طور پر خواتین اور بچوں کو ترجیح دیتے ہیں، اور انصاف تک فوری رسائی کو یقینی بنانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، "تقریباً 150 برس کے بعد ہندوستان کے فوجداری انصاف کے نظام میں یکم جولائی 2024، کو ایک اہم تبدیلی آئی۔ 'بھارتیہ نیایہ سنہتا'، 'بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا'، اور 'بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم' کو نوآبادیاتی دور کے قوانین کی جگہ پورے ملک میں عملایا گیا تاکہ قانونی نظام کو زیادہ شفاف اور مؤثر بنایا جا سکے"۔ مسٹر سنہا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے برطانوی دور حکومت کے دوران نافذ کیے گئے قوانین کا از سر نو جائزہ لینے کی ہدایت کے بعد ان نئے قوانین کو تیار کرنے کا عمل 2019 میں شروع ہوا۔ انہوں نے کہا: 'ملک بھر میں بڑے پیمانے پر مشاورت کی گئی۔ اگست 2019 سے، ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں، سپریم کورٹ کے ججوں، ہائی کورٹس، لاء یونیورسٹیوں، اراکین پارلیمنٹ، ارکان اسمبلی، سول سوسائٹی اور عام لوگوں کو تعاون کے لیے مدعو کیا گیا'۔ ان کا کہنا تھا: 'وزارت داخلہ کو 3 ہزار 2 سو

سرینگر جموں

والوں سے تاکید کی کہ وہ ایڈوائزری پر عمل کریں نیز لین ڈسپلن کے مطابق چلیں اور اوورٹیکنگ کرنے سے اجتناب کریں۔ لوگوں سے افواہوں پر کان نہ دھرنے کی بھی اپیل کی گئی۔ حکام نے بتایا کہ وادی کو صوبہ جموں کے ساتھ جوڑنے والا تاریخی مغل روڈ اور لداخ کے ساتھ جوڑنے والی سری نگر- جموں شاہراہ پر ٹریفک حسب ایڈوائزری جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنتھن روڈ بھی ایڈوائزری کے مطابق کھلا ہے۔ حکام نے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ سڑکوں کے بارے میں تازہ جانکاری حاصل کرنے کے لئے ٹریفک پولیس ٹویٹر ہینڈل، فیس بک پیج اور جموں، سری نگر اور رام بن میں واقع ٹریفک کنٹرول رومز کے ساتھ رابطہ کریں۔ دریں اثنا قومی شاہراہ پر ٹریفک بحال ہونے سے اہلیان وادی نے چین کی سانس لی ہے خاص طور پر باغ مالکان اور بیوپاریوں کی جان میں نئی جان آگئی ہے۔

نو منتخب

راشٹرپتی بھون میں صدر دروپدی مرمو نو منتخب نائب صدر کو عہدے کا حلف دلائیں گی۔

متعد اراکین

میں بہتری، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بحالی اور ترقیاتی منصوبوں کو تیز رفتاری سے مکمل کرنا شامل ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے تاکہ عوام کی زندگی کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔ اراکین اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کو حالیہ سیلاب سے فصلوں اور گھروں کو پہنچنے والے نقصانات سے بھی آگاہ کیا اور حکومت کی طرف سے فوری بحالی اور امدادی اقدامات کی سراہنا کی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اراکین اسمبلی کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو بغور سنا اور یقین دلایا کہ حکومت ترقیاتی ضروریات اور آفات سماوی سے پیدا ہونے والے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے پوری طرح پرعزم ہے۔ ہم ترقیاتی منصوبوں کو تیز کرنے اور مستقبل میں سیلاب کے خطرات کو کم کرنے کے لئے فعال اقدامات اپنانے کے لئے پرعزم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اراکین اسمبلی پر زور دیا کہ وہ اپنی اپنی حلقوں کی ہمہ جہت ترقی کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر کی مجموعی ترقی کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔

ڈی جی پولیس

اے ڈی جی پی سی آئی ڈی جے اینڈ کے نتیش کمار، (کشمیر زون، جموں زون، کرائم جموں و کشمیر، ٹریفک جموں و کشمیر، ریلوے، جموں و کشمیر کے آئی جی ایس پی جموں و کشمیر کے تمام رینج کے ڈی آئی جیز، جموں و کشمیر کے تمام اضلاع کے ایس ایس پی، ایس ایس پی سی آر کشمیر، ایس او سے آئی جی پی کشمیر، ایس او سے کے ڈی جی پی جے اینڈ کیو، سینئر افسران (جے اینڈ کیو) اور دیگر سینئر افسران نے شرکت کی میٹنگ میں زونل انسپکٹر جنرلز اور مختلف ونگز کے سربراہان نے ڈی جی پی جموں و کشمیر کو مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سیکورٹی کی موجودہ صورتحال پر بریفنگ دی۔ ڈی جی پی کو انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں اور جوابی کارروائیوں کے حوالے سے حالیہ پیش رفت کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی۔ اس بحث میں حالیہ سیکورٹی مسائل، جاری چیلنجز اور ان سے نمٹنے کی حکمت عملیوں پر مزید توجہ مرکوز کی گئی۔ ڈی جی پی جموں و کشمیر نے سیکورٹی کے منصوبوں کا جائزہ لینے اور اسے مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ انسداد دہشت گردی کے موثر اقدامات کو تیار کرنے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ آنے والے واقعات کو ہموار اور پرامن طریقے سے انجام دیا جا سکے۔ ڈی جی پی نلین پربھات نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ ملک دشمن عناصر پر نگرانی کو تیز کریں اور اپنے اپنے علاقوں میں علاقے پر تسلط کی کوششوں کو تیز کریں۔ انہوں نے کمزور اہداف کے اردگرد سیکورٹی کو مضبوط بنانے اور فول پروف حفاظتی اقدامات کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ مزید برآں، ڈی جی پی جموں و کشمیر نے ضلعی سربراہان پر زور دیا کہ وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر کڑی نظر رکھیں تاکہ غلط معلومات کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے جس سے عوامی تحفظ اور نظم و نسق کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ڈی جی پی جموں و کشمیر نے یوٹی کے بعض علاقوں میں بڑھتے ہوئے عمومی جرائم کے مسئلے پر بھی توجہ دی اور ضلعی سربراہوں کو کمیونٹی پولیسنگ کے اقدامات کو مضبوط بنانے اور عوامی رسائی کے پروگراموں کو بہتر بنانے

کی ہدایت کی۔ انہوں نے مجرمانہ نیٹ ورکس میں خلل ڈالنے اور عوام میں تحفظ اور تحفظ کا احساس برقرار رکھنے کے لیے ٹارگٹڈ آپریشنز کی ضرورت پر زور دیا۔ منشیات کی بڑھتی ہوئی لعنت سے نمٹنے کے لیے ایک مربوط نقطہ نظر کی اہم ضرورت پر زور دیتے ہوئے، ڈی جی پی نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ میٹنگ چوکسی کو بڑھانے، تال میل کو مضبوط بنانے اور پوری وادی میں امن و سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے حفاظتی اقدامات کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے پختہ عزم کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

چنار کور

کر لیفٹیننٹ جنرل نے یہ دورہ جنوبی کشمیر کے کولگام میں سیکورٹی فورسز اور ملی ٹنٹوں کے درمیان حالیہ تصادم کے بعد کیا ہے۔ مذکورہ انکاؤنٹر میں دو فوجی جوان جاں بحق جبکہ لشکر طیبہ سے وابستہ دو دہشت گرد بھی مارے گئے جن کی شناخت رحمان جو پاکستانی تھا اور عامر احمد ڈار ساکن وام دورہ شوپیاں کے طور پر ہوئی تھی۔

چیف سیکرٹری

سیکرٹریٹ میں "اینڈ پوائنٹ ڈیٹیکشن اینڈ ریسپانس (ای ڈی آر)" اور "یونیفائیڈ اینڈ پوائنٹ مینجمنٹ (یو ای ایم)" سسٹمز کی تنصیب اور دیگر سائبر سیکورٹی اقدامات میں حاصل شدہ پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اٹل ڈولو نے سٹیٹ ڈیٹا سینٹر (ایس ڈی سی) کی بہتری، منی سیکورٹی آپریشنز سینٹر (منی ایس او سی) کی فعالیت اور محکموں میں سائبر ہائی جین کو فروغ دینے کے لئے افسران کی صلاحیت سازی کے اقدامات کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ آئی ٹی اثاثوں کے مجموعی تحفظ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے جموں و کشمیر میں ای۔ ایس اے ایم پورٹل کو جلد شروع کرنے کی ہدایت دی۔ یہ نظام تمام آئی ٹی اثاثوں کی مکمل فہرست سازی اور ان کی سیکورٹی اور نگرانی کو مضبوط بنائے گا۔ آئی ٹی سیکرٹری ڈاکٹر پیوش سنگلا نے میٹنگ کو جانکاری دی کہ 250 میں سے 175 ویب سائٹس کا سیکورٹی آڈٹ مکمل ہو چکا ہے اور وہ لائیو ہیں جبکہ باقی 40 ویب سائٹس و لنریبلٹی ٹیسٹنگ کے مرحلے میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یومیہ 1 تا 2 ویب سائٹس کو کلیئر کیا جا رہا ہے اور یہ سارا عمل آئندہ ماہ میں مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جے اے کے آئی جی اے کی 53 میں سے 50 پورٹلوں کو محفوظ بنا کر لائیو کیا گیا ہے جبکہ باقی 3 زیر التوا ہیں۔ مزید یہ کہ متعلقہ محکموں کے ساتھ مشاورت کے بعد 19 بے کار ویب سائٹس کو بند کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر پیوش سنگلا نے بتایا کہ سول سیکرٹریٹ جموں اور سری نگر میں ای ڈی آر اور یو ای ایم اور سسٹمز 5,100 سے زائد ڈیوائسز پر کامیابی سے نصب کئے جا چکے ہیں اور اب یہ عمل ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ (ایچ او ڈی) دفاتر تک بڑھایا جا رہا ہے۔ میٹنگ کو جانکاری دی گئی کہ 23 محکموں نے اپنے آئی ٹی اثاثوں کی سنسس مکمل کر لی ہے اور جموں و کشمیر کے لئے ای۔ ایس اے ایم پورٹل کا تجرباتی مرحلہ جاری ہے۔ ایک بار جب یہ پورٹل فعال ہو جائے گا تو یہ آئی ٹی اثاثوں کی متحد مکمل فہرست فراہم کرے گا جو سائبر تحفظ کو مضبوط بنائے گا۔ چیف سیکرٹری نے مختلف محکموں کی طرف سے جمع کردہ "سائبر کرائسز مینجمنٹ پلان (سی سی ایم پی)"، سرکاری ای میل آئی ڈیز (جو اب 1.61 لاکھ صارفین پر مشتمل ہیں) کے استعمال اور محفوظ ڈیجیٹل سٹوریج کے لئے "گوڈرائیو" کے بڑھتے ہوئے استعمال کا بھی جائزہ لیا۔ یو ایس بی، پین ڈرائیوز کے استعمال پر پابندی اور صرف استثنائی صورتوں میں وائٹ لسٹنگ کی اجازت جیسے اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ دیگر اہم امور میں میگھراج کلاؤڈ پر بعض ایپلی کیشنز کی منتقلی، سیکاپ اور جے پی ڈی سی ایل کے ڈیٹا کو سٹیٹ ڈیٹا سینٹر میں ضم کرنا اور سنگل ونڈو سسٹم کی فعالیت شامل تھے جو رواں ماہ کے اختتام تک فعال ہونے کی امید ہے۔ ایس ڈی سی کی اپ گریڈیشن جموں میں منی ایس او سی کی فعالیت اور سال کے آخر تک ویب سائٹس کی آئی پی وی 4 سے آئی پی وی 6 میں مرحلہ وار منتقلی پر بھی غور و خوض کیا گیا۔ چیف سیکرٹری نے سائبر سیکورٹی کے حوالے سے ایک فعال اور پیشگی حکمت عملی اپنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مضبوط ڈیجیٹل سیکورٹی اقدامات گورننس میں کارکردگی اور اعتماد کے لئے ناگزیر ہیں۔ انہوں نے تمام محکموں کو آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ قریبی تال میل میں کام کریں تاکہ خلا کو دور کیا جا سکے، بہترین طریقے اپنانے اور تمام زیر التوا کاموں کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت دی۔

ڈوڈہ کے

کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور شواہد اکٹھا کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ ڈوڈہ- کشتواڑ رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) نے بتایا کہ معاملے کی باریک بینی سے تحقیقات کی جا رہی ہیں تاکہ دھماکے کی نوعیت اور اس کے پس پردہ عوامل کا پتہ لگایا جا سکے۔ حکام کے مطابق علاقے میں سیکورٹی مزید سخت کر دی گئی اور لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ افواہوں پر یقین نہ کریں اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔ ادھر واقعے کے بعد دو افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے

پی ایس کا

ایس) کے مطابق ممبر پارلیمنٹ آغا روح اللہ نے یاد دلایا کہ این سی نے اپنے منشور میں، جموں و کشمیر کی ریاستی حیثیت بحال ہونے کے بعد پی ایس اے کو منسوخ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی واپسی کے بغیر کوئی بامعنی قانونی تبدیلی حاصل نہیں ہو سکتی۔ روح اللہ نے کہا، "پی ایس اے لکڑی کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا لیکن آج اس کا لوگوں کے خلاف غلط استعمال کیا جا تا ہے۔ نیشنل کانفرنس نے ریاست کی بحالی کے بعد پی ایس اے کو ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ صرف ریاست کا درجہ حاصل کر کے ہی ہم حقیقی قانونی تبدیلی لا سکتے ہیں"، روح اللہ نے کہا۔ انہوں نے قیادت پر بااختیار بنانے کی بنیادی لڑائی کو نظر انداز کرنے کا بھی الزام لگایا۔ "لوگوں نے بااختیار بنانے اور احتساب کے لیے ووٹ دیا، لیکن توجہ ہٹ گئی ہے۔ ہمیں اپنے اختیارات دوبارہ حاصل کرنے اور کیے گئے وعدوں کو پورا کرنے کے لیے مل کر لڑنا چاہیے"۔

پہلگام حملے

گی۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی، جس نے 22 اپریل کے دہشت گردانہ حملے کے پانچ دن بعد اس کیس کو سنبھالا جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے، نے عدالت کو مطلع کیا تھا کہ ملزمان نے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے دو ٹیسٹوں میں رضامندی دی تھی۔ تاہم، بشیر احمد جوٹھڈ اور پرویز احمد، جنہیں طلب کیا گیا تھا، نے این آئی اے کے دعوے کی تردید کی۔ انہیں 26 جون کو مبینہ طور پر ملوث دہشت گردوں کو پناہ دینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے چھ صفحات پر مشتمل اپنے حکم نامے میں کہا، "آج، دونوں ملزمان کو پیش کیا گیا ہے دونوں ملزمان نے کھلی عدالت میں عرض کیا ہے کہ وہ پولی گراف یا نارکو تجزیہ ٹیسٹ کرانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔" اس کے 29 اگست کے حکم کے مطابق، جس کی تفصیلات ابھی سامنے آئی ہیں، این آئی اے کے چیف تفتیشی افسر نے دونوں کے پولی گراف ٹیسٹ اور نارکو تجزیہ کرنے کی اجازت مانگتے ہوئے عدالت سے رجوع کیا۔ ڈپٹی لیگل ایڈ ڈیفنس کونسل نے این آئی اے کے ان دعووں کو بھی مسترد کر دیا کہ جو دونوں نے رضا کارانہ طور پر ٹیسٹوں کے لیے رضامندی ظاہر کی تھی۔ اس نے کہا کہ این آئی اے کی درخواست کو مسترد کر دیا جائے کیونکہ "ایجنسی کی طرف سے قیدیوں کی تحویل میں ملزم کا کوئی رضا کارانہ رضامندی کا بیان نہیں لیا گیا"۔ عدالت نے این آئی اے کی عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ "سائنسی تکنیکوں کا غیر رضاکارانہ انتظام جیسے نارکو تجزیہ، پولی گراف امتحان ٹیسٹ آئین میں درج 'خود کو جرم کے خلاف حق' کی خلاف ورزی کرے گا۔ حکم میں، عدالت نے کرناٹک ہائی کورٹ کے فیصلے اور پولی گراف ٹیسٹ، نارکو تجزیہ اور دماغی الیکٹریکل ایکٹیویشن پروفائل پر قومی انسانی حقوق کمیشن کے رہنما خطوط کا بھی حوالہ دیا۔ رہنما خطوط کے مطابق اس طرح کے سائنسی ٹیسٹوں کے لیے ملزم کی رضامندی جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے ریکارڈ کی جانی چاہیے اور جھوٹ پکڑنے والے ٹیسٹ کی اصل ریکارڈنگ ہسپتال کی طرح ایک آزاد ایجنسی کے ذریعے کی جائے اور وکلاء کے سامنے کی جائے۔ این آئی اے کے مطابق، گرفتار کیے گئے دونوں نے جان بوجھ کر ہل پارک کے ایک موسمی ڈھوک (جھونپڑی) میں تین مسلح دہشت گردوں کو پناہ دی تھی جس سے پہلے جموں و کشمیر کے پہلگام شہر کے بالائی علاقوں میں واقع خوبصورت بایسران وادی میں سیاحوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ دو افراد نے دہشت گردوں کو خوراک، پناہ گاہ اور لاجسٹک مدد فراہم کی تھی، جنہوں نے 22 اپریل کی سہ پہر کو سیاحوں کو ان کی مذہبی شناخت کی بنیاد پر چن چن کر ہلاک کر دیا تھا، جس سے یہ اب تک کے سب سے خوفناک دہشت گردانہ حملوں میں سے ایک ہے۔

ڈوڈہ میں

رہیں اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے لوگوں سے گھروں میں رہنے کی اپیل کی جا رہی ہے۔ معراج ملک، جنہوں نے 2024 کے اسمبلی انتخابات میں ڈوڈہ سیٹ پر 4,500 ووٹوں کی برتری سے کامیابی حاصل کی تھی، کو پیر کے روز عوامی نظم و نسق میں خلل ڈالنے کے الزام میں گرفتار کر کے کٹھوعہ جیل بھیج دیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے جب جموں و کشمیر میں ایک موجودہ ایم ایل اے کو پی ایس اے کے تحت حراست میں لیا گیا ہے، جو بغیر مقدمہ چلائے دو سال تک قید کی اجازت دیتا ہے۔ ذرائع کے مطابق بدھ کے روز متعدد مقامات پر مظاہرین نے پابندیوں کو توڑنے کی کوشش کی جس پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ جھڑپوں کے دوران کئی افراد کو حراست میں لیا گیا جن میں سے کچھ کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ بدھ سے اب تک متعدد افراد کو حفاظتی حراست میں لیا گیا ہے، جن میں سے 21 کو بھدرواہ اور باقی کو کشتواڑ منتقل کیا گیا۔ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بعض کو آج رات رہا کیا جا سکتا ہے۔ انتظامیہ نے صورتحال کو دیکھتے ہوئے اتوار تک اسکول بند رکھنے کے احکامات جاری کیے ہیں جبکہ تجارتی سرگرمیاں مکمل طور پر معطل رہیں۔ ضلع حکام کا کہنا ہے کہ معراج ملک کے خلاف کارروائی ان کے اشتعال انگیز بیانات اور سوشل میڈیا پر چنک آمیز زبان کے استعمال کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ دوسری جانب معراج ملک کے والد شمس الدین ملک نے بیٹے کی رہائی کی اپیل کرتے ہوئے کہا: 'میں اپنے بیٹے کو واپس چاہتا ہوں، میں نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی ہے، انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ معاملے کو دیکھیں گے'۔ 'عام آدمی پارٹی نے اس گرفتاری کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ جموں میں احتجاج کے دوران پارٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے کہا کہ ہم اس ناانصافی کے خلاف سڑکوں پر، پارلیمان میں اور اگر ضرورت پڑی تو سپریم کورٹ میں بھی لڑائی جاری رکھیں گے۔

مجھے سرینگر میں

گیسٹ ہاؤس کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں عام آدمی پارٹی کے ایم پی عمران حسین اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ گیسٹ ہاؤس سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سنجے سنگھ نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا: 'یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ جموں و کشمیر کے کئی بار وزیر اعلیٰ رہ چکے ڈاکٹر فاروق عبداللہ جب مجھے نظر بند کیے جانے کی خبر سن کر مجھ سے ملنے سرکاری گیسٹ ہاؤس آئے تو پولیس نے انہیں بھی ملاقات کی اجازت نہیں دی۔ یہ اگر تاناشاہی نہیں تو اور کیا ہے؟' خیال رہے کہ ڈوڈہ کے رکن اسمبلی معراج ملک کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیے جانے کے بعد وادی سمیت مختلف مقامات پر سیاسی ردعمل سامنے آ رہا ہے اور اپوزیشن جماعتیں اس اقدام کو جمہوریت پر حملہ قرار دے رہی ہیں۔ ادھر جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا ممبر سنجے سنگھ کو غیر قانونی طور پر حراست میں رکھنا اور ایم ایل اے معراج ملک کو پبلک سیفٹی ایکٹ (پی ایس اے) کے تحت گرفتار کرنا جمہوریت کے اصولوں کے منافی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس طرح کے اقدامات سے جموں و کشمیر کے بارے میں غلط پیغام جائے گا۔ سری نگر میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران عمر عبداللہ نے کہا، 'سنجے سنگھ نے جو دعویٰ کیا وہ حقیقت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ انہیں گیسٹ ہاؤس میں بند رکھا گیا۔ یہ صرف وہی لوگ بتا سکتے ہیں جو اس فیصلے کے پیچھے ہیں۔ بار بار اسی طرح کی حرکتیں کی جا رہی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ جموں و کشمیر میں سب کچھ ٹھیک ہے، لوگ خوش ہیں، نیا جموں و کشمیر بن رہا ہے۔ لیکن یہ سب اقدامات جمہوری اقدار کو نقصان پہنچا رہے ہیں'۔ انہوں نے کہا کہ اگر معراج ملک نے کچھ غلط کیا تھا تو اس پر اسپیکر اسمبلی سے بات ہونی چاہیے تھی۔ نگران پر غیر ضروری طور پر سختی کی گئی اور اب ایک راجیہ سبھا ممبر کو غیر قانونی طور پر بند کرنا، یہ کس قانون کے تحت درست ہے؟ یہ جموں و کشمیر کی جمہوریت کے لئے اچھا نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ انہوں نے معراج ملک کے والد سے ملاقات کی ہے اور انہیں ہر ممکن قانونی مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔ بار۔ انہوں نے عام آدمی پارٹی کو مشورہ دیا کہ وہ معراج ملک کے مقدمے کے لیے باہر سے وکیل نہ بلائیں بلکہ مقامی وکلاء کو اس کام پر مامور کریں تاکہ کیس موثر طریقے سے لڑا جا سکے۔ عمر عبداللہ نے کہا، 'مجھے خود پی ایس اے کے خلاف لڑنا پڑا تھا، اس لیے میں جانتا ہوں کہ یہ لڑائی کتنی مشکل ہے۔ ہم نے کئی سینئر وکلاء سے بات کی ہے اور ہم ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔' انہوں نے آخر میں کہا کہ جو لوگ ایسے غیر جمہوری اقدامات کر رہے ہیں، انہیں اپنی حرکتوں پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کیونکہ اس سے نہ صرف جمہوریت بلکہ ریاست کے استحکام کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

بارھمولا میں

سیکشن RPC121 اور سیکشن UA19(P) ایکٹ کے تحت درج پولیس سے متعلقہ جائیدادوں کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔ یہ اٹیچمنٹ سیکشن 88 سی آر پی سی کے تحت ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی فعال مدد سے کی گئی تھی۔ جو جائیدادوں کی صحیح شناخت اور حد بندی کی گئی تھی، اور اعلانیہ اور پبلک نوٹیفکیشن سمیت قانونی تقاضوں کو مکمل کیا گیا تھا۔ منسلک جائیداد محمد مقبول شیخ ولد مرحوم علی محمد شیخ ساکنہ تنتر پورہ پہلپان (حال پاکستانی مقبوضہ کشمیر) کی ہے، جس کی پیمائش 03 کنال 15 مرلہ اراضی سروے نمبر 1767/1947 کے تحت ہے، اور محمد رفیق تانترے ولد عبدل حمید تانترے ساکنہ تانترے پورہ پلہالن (حال پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں)، سروے نمبر 1763/1584/2395 کے تحت 04 کنال 17 مرلہ اراضی کی پیمائش کی ہے۔ یہ کارروائی پولیس کے غیر قانونی اور ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کرنے کے پختہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ایسے مجرموں کی جائیدادوں کی نشاندہی اور ضبطی کا عمل قانون کے مطابق جاری رہے گا۔ پولیس خطے میں امن، سلامتی اور قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔

موسلا دھار بارشیں

) کا قریب سے جائزہ لیا جا سکے اور لوگوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جا سکیں۔ تاہم مقامی لوگوں نے زمین کی اچانک نقل و حرکت پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ فوری طور پر امداد اور بحالی میں مدد فراہم کرے۔

سرینگر جموں قومی شاہرا

کسانوں کو بوسیدہ پیداوار پھینکنے پر مجبور کر دیا ہے، اور مال برداری کے اخراجات کو غیر مستحکم سطح پر دھکیل دیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ایک میڈیا رپورٹ میں پھل کاشتکاروں کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا گیا ہے اگرچہ مغل روڈ جسے 6 ٹائر والی گاڑیوں کے لیے کھولا گیا ہے، ناکافی ثابت ہو رہا ہے، کیونکہ ٹرکوں کی محدود تعداد نے مال برداری کے اخراجات میں اضافہ کر دیا ہے۔ شوپیاں کے ایک باغبان عبدالمجید نے کہا کہ پہلے، ہم سری نگر جموں قومی شاہراہ کے ذریعے نقل و حمل کے وقت 50 سے 60 روپے فی سیب کا ڈبہ ادا کرتے تھے۔ اب، مغل روڈ پر، ہم سے تقریباً 200 روپے فی ڈبہ وصول کیا جاتا ہے۔ یہ ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیب کی کاشت کاری میں مارجن پہلے ہی بہت کم ہے۔ فروٹ چارجز تین گنا بڑھنے کے ساتھ، ہم ایسے خسارے میں جا رہے ہیں جو شاید ہم کبھی بھر نہیں سکتے۔ پلوامہ کے ایک اور پھل کاشتکار بشیر احمد نے کہا کہ بحران نے درجہ بندی اور مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں میں خلل ڈالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ باہر کی منڈیوں میں ہمیں جو رقم مل رہی ہے وہ فروٹ چارجز کو بھی پورا نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ تر لوگوں نے پہلے درجے کے سیب لینے میں تاخیر کی ہے کیونکہ ہم ٹرانزٹ میں ان کے سڑنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ سری نگر کی پارم پورہ فروٹ منڈی میں، سڑے ہوئے سیبوں کے ڈھیر بکھرے پڑے ہیں، جس کے کاشتکار اپنی پیداوار کو پھینکنے کے لئے مزدوروں کو ادائیگی کرنے پر مجبور ہیں۔ ایک پھل کاشتکار غلام نبی نے کہا کہ ہم نے ٹرک کرایہ پر لیے اور اپنے سیب ایک امید کے ساتھ لادے۔ لیکن شاہراہ پر کئی دنوں تک پھنسے رہنے کے بعد، پھل سڑا ہوا واپس آ گیا۔ سوپور میں مقیم ایک تاجر محمد یوسف نے مزید کہا کہ یہ پہلی بار ہے جب میں نے کاشتکاروں کو اپنی پیداوار کی تباہی کے لیے ادائیگی کرتے دیکھا ہے۔ پھل کاشتکاروں کی ایک یونین کے صدر بشیر احمد بشیر نے خبردار کیا کہ اگر سری نگر جموں قومی شاہراہ کو جنگی بنیادوں پر بحال نہ کیا گیا تو کشمیر کی معیشت پر اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیزن کا آغاز ہے اور نقصان کافی بڑھ گیا ہے۔ پھل کاشتکار اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو یا تو سری نگر جموں قومی شاہراہ پر ہموار ٹریفک کی فوری بحالی کو یقینی بنانا چاہیے یا مغل روڈ کے ذریعے مناسب نرخوں پر مناسب ٹرانسپورٹ مہیا کرنا چاہیے۔ سری نگر جموں قومی شاہراہ پر تقریباً دو ہفتوں سے پھنسے ہوئے ٹرک ڈرائیوروں نے بھی غصے اور مایوسی کا اظہار کیا۔ اننت ناگ کے ایک ڈرائیور بشیر احمد نے کہا کہ یہ ناقابل برداشت ہے۔ یہ 14 دن 14 سال کی طرح محسوس ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ٹرکوں میں سوتے رہتے ہیں، جو کچھ ہمیں ملتا ہے کھا رہے ہیں، اور مسلسل اپنے سامان کے سڑنے کی فکر میں ہیں۔ دوسروں نے خوراک کی کمی، پانی کی کمی اور حفاظتی خطرات کے بارے میں بات کی۔ جموں سے سری نگر تک سبزیاں لے کر جانے والے ٹرک ڈرائیور عرفان ملک نے کہا کہ ہم میں سے کچھ صرف چائے اور بسکٹ پر زندہ ہیں۔ باغ مالکان اور پھل تاجروں نے مغل روڈ پر پابندیوں پر بھی تنقید کی۔ پلوامہ کے باغبان محمد رمضان نے کہا کہ یہ گاڑیاں مشکل سے دہلی سے آگے نکلتی ہیں۔ یہ بنگلور، کانپور، یا چینئی جیسی بڑی منڈیوں تک نہیں پہنچ پاتی ہیں، جو ہماری تجارت کے لیے اہم ہیں۔ دوسروں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ طویل مدتی متبادل تلاش کرے۔ شوپیاں سے تعلق رکھنے والے محمد امین نے کہا کہ اگر حکومت گڈز ٹرینوں کا انتظام کرتی ہے تو کاشتکاروں کو بار بار آنے والے ان بحرانوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ اس شعبے کے لیے کم از کم وہ کر سکتے ہیں جو ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ کسانوں نے خبردار کیا کہ مسلسل ناکہ بندی کشمیر کی سیب کی صنعت کو معذور کر سکتی ہے، جسے وادی کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے، جو پہلے ہی موسمیاتی تبدیلیوں، بے وقت بارشوں، اور بڑھتی ہوئی لاگت کے اثرات سے دوچار ہے۔ بشیر احمد نے کہا کہ سیب کشمیر کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر حکومت اس کی حفاظت کرنے میں ناکام رہتی ہے تو معاشی اثرات نہ صرف کاشتکاروں کے لیے بلکہ پوری وادی کے لیے تباہ کن ہوں گے۔

روزنامہ آفاق سرینگر

SPORTS NEWS

Daily Afaaq Kashmir
Friday 12 September 2025

12 ستمبر 2025ء 18 ربیع الاول 1447ھ جمعۃ المبارک

کھیل کی خبریں

بارش کی وجہ سے ہونے والے میچ میں جنوبی افریقہ نے انگلینڈ کو 14 رنز سے شکست دے دی

کارڈف، 11 ستمبر (یواین آئی) ایڈن مارکرم (28)، ڈونووین فریرا (26 ناٹ آؤٹ) اور ڈیوالڈ بریوس (23) کی شاندار پرفارمنس اور مارکو جانسن (دو وکٹیں) اور کوربن بوش (دو وکٹیں) کی شاندار اننگز کی بدولت جنوبی افریقہ نے پہلے ٹی ٹوئنٹی میچ میں انگلینڈ کو 14 رنز سے شکست دے دی۔ اس جیت کے ساتھ ہی جنوبی افریقہ نے تین میچوں کی سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کر لی ہے۔ ڈونووین فریرا کو 25 رنز کی ناٹ آؤٹ اننگز کھیلنے پر 'پلیئر آف دی میچ' کا ایوارڈ دیا گیا۔ بدھ کی شب صوفیہ گارڈنز میں کھیلے گئے میچ میں انگلینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بارش کی وجہ سے ہونے والے میچ میں جنوبی افریقہ نے ایڈن مارکرم (14 گیندوں میں 28)، ڈونووین فریرا (25 ناٹ آؤٹ) 11 گیندوں میں اور ڈیوالڈ بریوس (23) کی 10 گیندوں پر تابڑ توڑ بلے بازی کی بنیاد پر 7.5 اوورز میں پانچ وکٹوں پر 97 رنز بنائے۔ انگلینڈ کی جانب سے لیوک ووڈ نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ جیمی اوورٹن، عادل رشید اور سیم کرن نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ بارش کی وجہ سے انگلینڈ کو ڈی ایل ایس کے ذریعے پانچ اوورز میں 69 رنز کا ہدف ملا۔ 69 رنز کے ہدف کے تعاقب میں انگلینڈ کی شروعات بہت خراب رہی اور پہلے ہی اوور میں فل سالٹ (صفر) نے اپنا وکٹ گنوا بیٹھے۔ انہیں کاگیسو ربادا نے آؤٹ کیا۔ دوسرے اوور میں جیکب بیتھل (سات) کو مارکو جانسن نے آؤٹ کیا۔ کپتان ہیری بروک (صفر) اور ٹام بینٹن (پانچ) کو کوربن بوش نے آؤٹ کیا۔ چوتھے اوور میں مارکو جانسن نے جوس بٹلر کو آؤٹ کر کے انگلینڈ کی میچ جیتنے کی امیدوں کو بڑا دھچکا لگا۔ بٹلر نے 11 گیندوں میں تین چھکوں اور ایک چوکے کی مدد سے 25 رنز بنائے۔ انگلینڈ کی ٹیم مقررہ پانچ اوورز میں پانچ وکٹوں کے نقصان پر صرف 54 رنز بنا سکی اور 14 رنز سے میچ ہار گئی۔ سیم کرن 10 اور ول جیکس ایک رن پر ناٹ آؤٹ رہے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے مارکو جانسن اور کوربن بوش نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ کگیسو ربادا نے ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔

ہندوستان نے نابینا خواتین کے ٹی 20 ورلڈ کپ کرکٹ کے لیے 16 رکنی ٹیم کا اعلان کیا

بنگلورو، 11 ستمبر (یواین آئی) ہندوستان نے 11 سے 25 نومبر تک ہونے والے بلائنڈ ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ کرکٹ کے لئے 16 رکنی ٹیم کا اعلان کیا ہے۔ ہندوستان پہلی بار نابینا افراد کے لیے ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ کرکٹ کی میزبانی کرے گا۔ اس ٹورنامنٹ میں آسٹریلیا، انگلینڈ، ہندوستان، نیپال، پاکستان، سری لنکا اور امریکہ کی ٹیمیں شرکت کریں گی۔ ٹورنامنٹ کے میچ نئی دہلی اور بنگلورو میں کھیلے جائیں گے۔ کھٹمنڈو کو اصل میں تیسرے میزبان شہر کے طور پر چنا گیا تھا، جہاں پاکستان کے ساتھ میچز ہونے تھے۔ نیپال کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر متبادل مقام پر غور کیا جا رہا ہے۔ ورلڈ کپ میں 21 لیگ میچ ہوں گے، دو سیمی فائنل اور ایک فائنل ہوگا۔ 16 رکنی ہندوستانی ویمنز بلائنڈ ٹیم کا اعلان سخت ٹریننگ اور ملک گیر ٹیلنٹ کی تلاش کے 56 کھلاڑیوں کے کیمپ کے بعد کیا گیا ہے۔ اعلان کردہ ہندوستانی ٹیم حسب ذیل ہے :- سمو داس (دہلی)، پی کرونا کماری (آندھرا پردیش)، انو کماری (بہار)، جمنا رانی ٹوڈو (اڈیشہ)، کاویہ وی (کرناٹک)، انیکھا دیوی (دہلی)، بسنتی ہنسدا (اڈیشہ)، سمرن جیت کور (راجستھان)، سنیا سراٹھے (مدھیہ پردیش)، پاربتی مارنڈی (اڈیشہ)، دیپیکا ٹی سی (کرناٹک - کیپٹن)، پھولا سورین (اڈیشہ)، گنگا ایس کدم (مہاراشٹر - نائب کپتان)، کاویہ این آر (کرناٹک)، سشما پٹیل (مدھیہ پردیش) اور درگا یولے (مدھیہ پردیش)۔

ایف سی بنگلورو یونائیٹڈ نے بنگلورو ڈریم یونائیٹڈ کو شکست دے کر مہم کا کیا فاتحانہ آغاز

بنگلورو، 11 ستمبر (یواین آئی) ایف سی بنگلورو یونائیٹڈ (ایف سی بی یو) نے کے ایس ایف اے سپر ڈویژن 26-2025 میں بنگلورو ڈریم یونائیٹڈ کو شکست دے کر اپنی مہم کا شاندار آغاز کیا۔ آج یہاں کھیلے گئے میچ میں ایف سی بنگلورو یونائیٹڈ نے بنگلورو ڈریم یونائیٹڈ کے خلاف 0-6 کی شاندار جیت درج کی۔ ایف سی بنگلورو یونائیٹڈ کے نکھل دھرو نے پانچویں منٹ میں، نکھل نے 13ویں اور 40ویں منٹ میں گول کیا۔ التاب نے 36ویں منٹ میں گول کیا۔ 38ویں اور 45ویں منٹ میں دو خود ساختہ گول ہوئے۔ کھیل کے آغاز میں دھرو نے پانچویں منٹ میں گول کیا۔ اس کے بعد التاب کے ہوشیار کٹ تھرو اور باکس میں پاس ہونے کے بعد نکھل نے آسانی سے گیند کو گول کیپر کے سامنے گول میں ڈال کر برتری کو دوگنا کر دیا۔ ایف سی بی یو کا تیسرا گول 36ویں منٹ میں اس وقت ہوا جب اجیت نے فلنک سے ایک تیز دوڑ لگائی اور گیند نکھل کی جانب بڑھا دی جس کے ہلکے چھو جانے سے التاب نے گول کر دیا۔

پوجا رانی، جیسمین لامبوریا سیمی فائنل میں، ہندوستان کے لیے دو تمغے یقینی

لیورپول، 11 ستمبر (یواین آئی) دو بار کی ایشیائی چمپئن پوجا رانی اور جیسمین لامبوریا نے مخالف جیت حاصل کرتے ہوئے ورلڈ باکسنگ چمپئن شپ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیمی فائنل میں جگہ بنا لی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں باکسروں نے ہندوستان کے لیے مزید دو تمغے یقینی کر دیے ہیں۔ پوجا رانی نے خواتین کے 80 کلوگرام کے کوارٹر فائنل میں پولینڈ کی ایمیلیا کوٹرسکا کو 3:2 سے شکست دی، جبکہ ورلڈ باکسنگ کپ آستانہ میں سونے کا تمغہ جیتنے والی جیسمین نے انڈر 22 ایشین چمپئن ازبکستان کی ماما جنوواخو سورپونو کو 5:0 سے شکست دے کر خواتین کے 57 کلوگرام کے سیمی فائنل میں داخلہ حاصل کیا۔ ورلڈ باکسنگ کپ آستانہ کی طلائی تمغہ جیتنے والی نوپور بدھ کو خواتین کے 80 کلوگرام وزن کے زمرے کے کوارٹر فائنل میں پہنچ کر تمغہ یقینی کرنے والی پہلی ہندوستانی بن گئیں۔ دو مزید ہندوستانی باکسر میناکشی (خواتین کے 48 کلوگرام) اور جدومنی سنگھ منڈینگ بام (مردوں کے 50 کلوگرام) تمغے کو یقینی بنانے سے محض ایک جیت دور ہیں۔ یہ دونوں جمعہ کو اپنا کوارٹر فائنل کھیلیں گے۔ خواتین کے 80 کلوگرام کے ایک دلچسپ مقابلے میں، پوجا رانی نے اپنے تجربے کو اپنی کم عمر حریف کی رفتار اور توانائی کا مقابلہ کرنے کے لیے استعمال کیا۔ پولش باکسر پہلے راؤنڈ کے بعد قدرے آگے تھیں لیکن پوجا رانی نے دوسرے راؤنڈ میں غلبہ حاصل کر کے کنٹرول حاصل کیا اور پھر محتاط حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے سیمی فائنل میں جگہ پکی کی۔ خواتین کے 57 کلوگرام وزن کے زمرے کے مقابلے میں، جیسمین نے پہلے راؤنڈ میں ازبک باکسر کو پہلے راؤنڈ میں ہی سنبھلنے نہیں دیا اور تینوں راؤنڈ میں اپنی برتری برقرار رکھی۔

ایشیا کپ 2025: پاکستان عمان پر بڑی فتح کا خواہاں

دبئی، 11 ستمبر (یواین آئی) پاکستان ایشیا کپ 2025 میں اپنے مہم کی شروعات جمعہ کو دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ہونے والے ٹورنامنٹ کے چوتھے میچ میں عمان کے خلاف بڑی جیت کے ساتھ کرنا چاہے گا۔ متحدہ عرب امارات ٹی 20- سہ فریقی سیریز 2025 میں شاندار کارکردگی کے بعد پاکستان جمعہ کو ٹورنامنٹ میں ایک مضبوط دعوے دار کے طور پر میدان پر ہوگا۔ سلمان آغا کی قیادت میں ٹیم نے پچھلے چھ ٹی 20- میچوں میں صرف ایک بار شکست کا سامنا کیا ہے اور بیٹنگ اور باؤلنگ دونوں میں شاندار کارکردگی دکھائی ہے۔ عمان کے ساتھ مقابلہ پاکستانی کھلاڑیوں کے لیے ہندوستان کے خلاف اہم میچ سے پہلے اعتماد بڑھانے اور فارم برقرار رکھنے کا اچھا موقع ہے۔ ٹیم کی بیٹنگ لائن اپ میں نوجوان اور تجربہ کار کھلاڑیوں کا امتزاج ہے۔ اوپنر صائم ایوب اور صاحبزادہ فرحان سے جارحانہ آغاز کی امید ہے، جبکہ مڈل آرڈر کے تجربہ کار فخر زمان اور سلمان آغا اننگز کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ نچلے درجے میں حسن نواز، محمد حارث، محمد نواز اور فہیم اشرف اپنی صلاحیت کے بل پر آخری اوورں میں تیز رفتاری سے رنز بنا سکتے ہیں۔ پاکستان کے باؤلنگ اٹیک کی قیادت شاہین آفریدی کریں گے۔ آفریدی کی تیز رفتاری کے ساتھ ابرار احمد، فہیم اشرف، محمد نواز اور سفیان مقیم کا تعاون پاکستان کو دبئی کی کنڈیشنز سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے گا۔ پچ کی اگر بات کی جائے تو یہ روایتی طور پر بلے بازوں کے لیے مددگار سمجھی جاتی ہے جس میں تیز آؤٹ فیلڈ ہے، البتہ اسپنرز درمیانی اوور میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

لکشیا سین، ساتوک-چراغ کی جوڑی ہانگ کانگ اوپن کے کوارٹر فائنل میں

ہانگ کانگ، 11 ستمبر (یواین آئی) لکشیا سین نے جمعرات کو مردوں کے سنگلز زمرے میں ہم وطن ایچ ایس پرنائے کو اور مردوں کے ڈبلز میں ساتوک سائراج رنکیریڈی اور چراغ شیٹی کی جوڑی نے تھائی لینڈ کے پیراچائی سکفون اور پکاپون تیراتسکول کو شکست دے کر کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ آج یہاں کھیلے گئے کولیزیم میں مقابلہ کرتے ہوئے ہندوستان کے ٹاپ اور دنیا کے 20ویں نمبر کے کھلاڑی لکشیا سین نے مردوں کے سنگلز بیڈمنٹن رینکنگ میں 34ویں نمبر کے ایچ ایس پرنائے کو ایک گھنٹہ آٹھ منٹ میں 21-15، 18-21، 21-10 سے شکست دی۔ لکشیا سین کی شروعات سست تھی اور ایچ ایس پرنائے نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلا گیم جیت لیا۔ پیرس 2024 کے سیمی فائنلسٹ لکشیا نے دوسرے گیم کا آغاز بھی سست کیا۔ وقفے تک وہ 9-11 سے پیچھے تھے لیکن پھر واپسی کرتے ہوئے اسکور 13-13 کر دیا۔ اگرچہ پرنائے نے پھر سے 17-18 کی برتری حاصل کر لی لیکن لکشیا نے لگاتار چار پوائنٹس حاصل کر کے گیم چھین لیا اور فیصلہ کن گیم پر مجبور کر دیا۔ فیصلہ کن گیم میں بھی لکشیا سین نے محتاط انداز میں آغاز کیا اور پھر اپنی لے حاصل کرتے ہوئے ہاف ٹائم تک 8-11 کی برتری حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے صرف دو پوائنٹس گنوائے اور میچ آسانی سے میچ جیت لیا۔ پرنائے کے خلاف نو میچوں میں یہ ان کی چھٹی جیت ہے۔ مینز ڈبلز پری کوارٹر فائنل میں ساتوک سائراج رنکیریڈی اور چراغ شیٹی نے بھی گیم سے پیچھے رہنے کے بعد واپسی کرتے ہوئے تھائی لینڈ کے پیراچائی سکفون اور پکاپون تیراتسکول کو ایک گھنٹے اور تین منٹ میں 18-21، 21-15، 21-11 سے شکست دی۔ وقفہ میں 7-11 سے پیچھے رہنے اور بعد میں 10-16 پر کھسکنے کے باوجود، ساتوک اور چراغ نے واپسی کرتے ہوئے اسکور کو 18-18 کر لیا، لیکن تھائی جوڑی نے لگاتار تین پوائنٹس حاصل کرتے ہوئے پہلا گیم اپنے نام کر لیا۔ دوسرے گیم میں ساتوک اور چراغ نے تھائی جوڑی کو قابو میں رکھا اور انہیں ایک پوائنٹ سے زیادہ کی برتری نہیں لینے دی لیکن وقفہ پر 10-11 سے آگے ہو گئے۔ ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑیوں نے اس کے بعد اپنی شدت میں اضافہ کیا اور فیصلہ کن تک پہنچنے کے لیے سات گیم پوائنٹس حاصل فیصلہ کن میچ میں، ہندوستانی جوڑی نے برتری حاصل کرتے ہوئے دبدبہ قائم کیا اور پھر جیت حاصل کرتے ہوئے بی ڈبلیو ایف سپر 500 ٹورنامنٹ کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی۔

پرو کبڈی لیگ کا سیزن 12 ایکشن سے بھرپور میچوں کے لیے جے پور واپس آیا

جے پور، 11 ستمبر (یواین آئی) پرو کبڈی لیگ (پی کے ایل) سیزن 12 پنک سٹی جے پور میں واپسی کے لیے تیار ہے کیونکہ موجودہ سیزن کا ایکشن وشاکھاپٹنم سے ایس ایم ایس انڈور اسٹیڈیم میں منتقل ہو گیا ہے۔ جے پور جمعہ سے شروع ہونے والے سیزن کے دوسرے مرحلے کی میزبانی کرے گا۔ آخری بار جے پور میں پی کے ایل کا انعقاد جنوری 2024 میں ہوا تھا، اور شہر کے پرجوش کبڈی شائقین اپنے پیارے جے پور پنک پینتھرز کو ایک بار پھر گھریلو میدان پر کھیلتے دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں۔ ٹیم، جس نے 2014 میں اپنا پہلا پی کے ایل خطاب جیتا تھا اور سیزن 9 میں اس کی دوسری چمپئن شپ، اپنے ہوم گراؤنڈ فائدہ اور اپنے وفادار پرستاروں کی غیر متزلزل حمایت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گی۔ پی کے ایل سیزن 12 کا جے پور لیگ 12 ستمبر سے 27 ستمبر تک چلے گا، جس میں 12 ٹیموں کے درمیان متعدد میچ کھیلے جائیں گے۔ یہ مرحلہ 11 ستمبر کو وشاکھاپٹنم لیگ کے اختتام کے بعد آیا ہے، جس میں پونیری پلٹن، دبنگ دہلی کے سی، تیلگو ٹائٹنز اور یو ممبا نے سیزن 12 میں اپنے غلبے کے ابتدائی آثار دکھائے ہیں۔ جے پور لیگ کے آغاز کے موقع پر انوپم گوسوامی، بزنس ہیڈ، مشعل اسپورٹس اور لیگ کے چیئرمین، پی کے ایل نے کہا "ہندوستان کھیلوں کی دنیا میں ترقی کر رہا ہے، مختلف کھیلوں میں نئی لیگ ابھر رہی ہیں۔ دوڑ میں بنے رہنے کے لیے ہمیں اختراع کرنی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ پی کے ایل نے شائقین کے لیے اسے مزید دلچسپ اور کھلاڑیوں کے لیے مسابقتی بنانے کے لیے اپنا فارمیٹ تبدیل کیا ہے۔ ٹائی بریکر ضابطے کی شروعات نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ہر میچ فیصلہ کن نتائج دے۔ اس سیزن میں، ہم پہلے ہی پانچ ٹائی بریکر دیکھ چکے ہیں، جن میں دو گولڈن ریڈز بھی شامل ہیں، جو اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ یہ اختراع کس طرح شدت کو بلند رکھتی ہے۔ کل پوائنٹس کا تقریباً 30 فیصد نوجوان کھلاڑیوں نے اپنے پہلے یا دوسرے پی کے ایل سیزن میں ہی اسکور کیا ہے، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نئی صلاحیتیں لیگ کو کس طرح تشکیل دے رہی ہیں۔ اب ہم جے پور میں بھی اس رفتار کو جاری رکھنے کے منتظر ہیں۔

آل راؤنڈر کے طور پر، میں ہمیشہ گیند بازی کے لیے تیار رہتا ہوں: شیوم دوبے

دبئی، 11 ستمبر (یواین آئی) متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے خلاف میچ میں تین وکٹیں لینے والے ہندوستانی آل راؤنڈر شیوم دوبے نے کہا ہے کہ آل راؤنڈر ہونے کے ناطے میں میچ میں گیند بازی کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہوں۔ دوبے نے یو اے ای کے خلاف جیت کے بعد پریس کانفرنس میں کہا، "آج مجھے ایک اچھی شروعات ملی ہے اور یہ بہت اہم تھا۔ ایک آل راؤنڈر کے طور پر، میں ہمیشہ چار اوورز کرانے کے لیے تیار رہتا ہوں، جب بھی تین سے چار اوورز کرانے کا موقع ملے گا، میں اس کے لیے تیار ہوں۔ ٹیم کو جو بھی ضرورت ہوگی، میں کروں گا۔ کپتان اور کوچ نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں (ایشیا کپ میں) گیند بازی کروں گا۔ میرے گیند بازی کوچ مورنے مورکل نے مجھے بہت کچھ سکھایا ہے۔ میں بہت دنوں سے تیاری کر رہا تھا کہ جب بھی موقع ملے گا، میں تیار ہوں۔ آج کا نتیجہ اسی تیاری کا صلہ ہے۔" دوبے نے اعتراف کیا کہ چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) میں آئی پی ایل کے دوران، ان کا کردار زیادہ تر پاور ہٹر کا رہا ہے، لیکن انہوں نے اپنی گیند بازی پر بھی مسلسل کام کیا ہے۔ امپیکٹ پلیئر رول پر، دوبے نے کہا، "اس کا جواب سوال میں ہی مضمر ہے۔ ایک آل راؤنڈر کا کردار کم ہو گیا ہے۔ اس لیے میرے لیے آئی پی ایل میں گیند بازی کرنا ضروری نہیں رہا۔ لیکن اپنی طرف سے، میں ہمیشہ تیار تھا۔ میں ہر میچ میں گیند بازی کے لیے تیار رہتا تھا۔ آئی پی ایل سے پہلے بھی میں نے اپنی فٹنس اور گیند بازی پر دو ماہ تک محنت کی ہے۔" دوبے نے اپنے ایکشن اور اپروچ کو نکھارنے کا کریڈٹ مورکل کو دیا۔ پریکٹس سیشنز میں دونوں مسلسل بات کرتے رہے ہیں۔ مورکل نے حال ہی میں کہا تھا کہ دباؤ میں بولنگ کرنے کے لیے دوبے جیسے کھلاڑی کو اعتماد دینا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا، "انگلینڈ سیریز (جنوری-فروری) میں انہوں نے مجھے کچھ باتیں بتائی تھیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ وائیڈ لائن سے گیند ڈالو۔ کچھ گیندوں کو اینگل کا استعمال کرتے ہوئے کم رفتار سے ڈالو۔ انہوں نے رن اپ پر بھی کام کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ 2-3 چیزیں میری گیند بازی کو بہتر کر رہی ہیں۔ میں نے اپنی رفتار بھی بڑھائی ہے۔ انہوں نے اپنی بلے بازی پر بھی اتنی ہی توجہ دی ہے اور محنت کی ہے۔ آئی پی ایل 2025 اور اب کے درمیان، انہوں نے ممبئی میں کافی مشق کی۔ انہوں نے تیز باؤنسر اور جسم پر آنے والی گیندوں سے نمٹنے پر کام کیا۔ ایشیا کپ کا پہلا میچ آئی پی ایل کے بعد ان کا پہلا بڑا میچ تھا۔ انہوں نے کہا، "میں اپنی بیٹنگ میں کچھ نئے شاٹس شامل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں کچھ جگہوں پر کچھ شاٹس آسانی سے مار سکتا ہوں، لیکن تیز گیند باز مجھے شارٹ بال سے نشانہ بناتے ہیں۔

گرو اسمردھی نے ٹی پی ایل میں جی ایس دہلی ایسس کو حاصل کیا، لیانڈر پیس ایمبیسڈر رہے

دبئی 11 ستمبر (آئی اے این ایس) گرو اسمردھی ہاؤس آف انویسٹمنٹس، کوآپریٹیو، انشورنس، سیاحت اور رئیل اسٹیٹ کے شعبوں میں کام کرنے والا ایک متنوع گروپ اسمردھی انٹرپرائز، نے ٹینس پریمیئر لیگ (ٹی پی ایل) کے ساتویں ایڈیشن سے قبل جی ایس دہلی ایسس کی فرنچائز حاصل کر لی ہے۔ جی ایس دہلی ایسس کی نئی لانچ بدھ کو دبئی میں منعقدہ ایک تقریب میں ہوئی۔ فرنچائز نے ہندوستانی ٹینس لیجنڈ، 18 بار کے گرینڈ سلیم چیمپئن اور اولمپک میں کانسے کا تمغہ جیتنے والے لینڈر پیس کو اپنا برانڈ ایمبیسڈر مقرر کیا ہے۔ ٹیم کا برانڈ ایمبیسڈر بنائے جانے پر لیانڈر پیس نے کہا کہ "میں شروع سے ہی ٹی پی ایل کا حصہ رہا ہوں۔ یہ سال لیگ کے لیے بہت خاص ہے کیونکہ یہ سات کامیاب سیزن مکمل کرنے والی ہندوستان میں چوتھی اسپورٹس لیگ بن جائے گی، اور میں جی ایس دہلی ایسس کے ساتھ منسلک ہونے پر بے حد خوش ہوں۔ "جی ایس دہلی ایسس کی آمد کے ساتھ آٹھ فرنچائز ٹینس پریمیئر لیگ ہندوستانی ٹینس منظر نامے میں انقلاب لانے اور قائم اور ابھرتی ہوئی صلاحیتوں کو مواقع فراہم کرنے کے اپنے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔ اس لیگ میں ثانیہ مرزا (ایمبیسڈر، گڑگاؤں گرینڈ سلیمرز)، مہیش بھوپتی (سی ای او، ایس جی اسپورٹس)، راکل پریت سنگھ (شریک مالک، حیدرآباد اسٹرائیکرز) اور سونالی بیندرے (شریک مالک، چنئی سمیشرز) جیسے نمایاں نام بھی شامل ہیں۔ اس موقع پر وجے پسڈیکر، سی ایم ڈی، گرو اسمردھی اور کلیدی پارٹنر، جی ایس دہلی ایسز نے کہا کہ "ہمیں دہلی اور ملک بھر میں ٹینس کے شائقین کے لیے ایک شاندار شو پیش کرنے کے اعتماد کی نمائندگی کرنے پر بے حد فخر ہے۔

ایسٹ بنگال اے ایف سی ویمنز چیمپئنز لیگ میں بام خاتون کے خلاف اپنی مہم کا کرے گی آغاز

نئی دہلی 11 ستمبر (یواین آئی) کولکاتہ کی سرکردہ ایسٹ بنگال چینی کلب ووہان جیانگڈا کی میزبانی میں اے ایف سی ویمنز چیمپئنز لیگ 26-2025 میں 17 نومبر کو گزشتہ سیزن کی کوارٹر فائنلسٹ بام خاتون ایف سی کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کرے گی۔ ایشین فٹ بال کنفیڈریشن کے زیر اہتمام اے ایف سی ویمنز چیمپئنز لیگ براعظم کا سب سے بڑا کلب فٹ بال ٹورنامنٹ ہے۔ 17 سے 23 نومبر تک چلنے والی اے ایف سی ویمنز چیمپئنز لیگ کے لیے ہندوستان کو ایک چیلنجنگ ڈرا ملا ہے۔ ہندوستان کے مشرقی بنگال کو گروپ بی میں چین کی ووہان جیانگڈا ایف سی، ایران کی بام خاتون ایف سی اور ازبکستان کی پی ایف سی ناساف کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ ایسٹ بنگال کا دوسرا میچ 20 نومبر کو دفاعی چیمپئن ووہان جیانگڈا سے ہوگا۔ 23 نومبر کو اس کا مقابلہ 16 مرتبہ کی ازبکستان ویمن لیگ چیمپئن پی ایف سی ناساف سے ہوگا۔ گروپ مرحلے کے اختتام کے بعد، آٹھ ٹیمیں - ہر گروپ سے سرفہرست دو ٹیمیں اور تیسرے نمبر پر آنے والی دو بہترین ٹیمیں - ناک آؤٹ راؤنڈ میں جائیں گی۔ گروپ اے: میلبورن سٹی ایف سی، ہو چی منہ سٹی ویمنز ایف سی، اسٹیلین لگونا ایف سی اور لائن سٹی سیلرز ایف سی۔

سارانش اور کمار کارتیکیہ نے ساؤتھ زون کو سستے میں نمٹایا، سینٹرل زون کے 50 رن

بنگلورو، 11 ستمبر (یواین آئی) سارانش جین (پانچ وکٹ) اور کمار کارتیکیہ (چار وکٹ) کی شاندار گیند بازی کی بدولت سنٹرل زون نے جمعرات کو دلیپ ٹرافی کے فائنل میچ کے پہلے دن ساؤتھ زون کی پوری ٹیم کو پہلی اننگز میں 149 کے اسکور پر سمیٹ دیا اور دن کے اختتام پر بغیر کسی نقصان کے 50 رنز بنا لیے۔ تاہم یہ اب بھی پہلی اننگز میں ساؤتھ زون کے اسکور سے 99 رنز پیچھے ہے۔ ساؤتھ زون کو 149 کے اسکور پر روکنے کے بعد بیٹنگ کے لیے اتری سنٹرل زون نے دانش مالیوار اور اکشے واڈکر کی اوپننگ جوڑی کی صبر آزما اننگز کی بدولت اسٹمپ کے وقت 19 اوورں میں بغیر کوئی وکٹ گنوائے 50 رن بنا لیے ہیں اور دانش مالیور (28 ناٹ آؤٹ) اور اکشے واڈکر (20) ناٹ آؤٹ کریز پر موجود ہیں۔ اس سے قبل آج یہاں سنٹرل زون نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ کمار کارتیکیہ نے 16ویں اوور میں موہت کالے (نو) کو آؤٹ کر کے ساؤتھ زون کو پہلا دھچکا دیا۔ کارتیکیہ کا اگلا شکار آر سمرن (ایک) بنے۔ تنمے اگروال (31) تیسرے وکٹ کے طور پر رن آؤٹ ہوئے۔ 57 کے اسکور پر کارتیکیہ نے کپتان محمد اظہر الدین (چار) کو آؤٹ کر کے جنوبی زون کو پانچواں دھچکا دیا۔ سارانش جین نے سی آندرے سدھارتھ (12)، سلمان نظر (24) اور ایم ڈی ندھیش (12) کو اپنا شکار بنایا۔ 63ویں اوور کی چھٹی گیند پر سارانش جین نے انکت شرما (20) کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر کے ساؤتھ زون کی پہلی اننگز 149 پر سمیٹ دی۔ سنٹرل زون کے لیے سارانش جین نے 24 اوورز میں 49 رن دے کر 5 وکٹ اور کمار کارتیکیہ نے 21 اوور میں 53 رن دے کر 4 وکٹ حاصل کیے۔

قطر پر حماس کے رہنماؤں کو "حویلیوں میں" مالی اعانت اور پناہ دینے کا الزام

نیتن یاہو ووٹ اکٹھا کرنے کے لئے انتہا پسندانہ بیان بازی پر انحصار کرتا ہے، قطر

تل ابیب، 11 ستمبر (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے دوحہ پر اسرائیل کے تازہ ترین حملے کے بعد قطر کے ساتھ کشیدگی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قطر اور دہشت گردوں کو پناہ دینے والے تمام ممالک سے کہتا ہوں کہ یا تو انہیں ملک بدر کریں یا انہیں انصاف کے کٹہرے میں لائیں کیونکہ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو، ہم کریں گے۔ نیتن یاہو نے دوحہ میں منگل کو حماس کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے والے حملے کا دفاع کرتے ہوئے ایک ویڈیو خطاب میں اس بات کا اعلان کیا۔ اگرچہ حماس کی کوئی بھی سینئر سیاسی شخصیت ہلاک نہیں ہوئی، حماس نے پانچ نچلے درجے کے ارکان کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے، جن میں غزہ میں گروپ کے رہنما اور اس کے اعلیٰ مذاکرات کار خلیل الحیہ کا بیٹا اور تین باڈی گارڈز بھی شامل ہیں۔ اپنے بیان

میں نیتن یاہو نے حماس کے 7 اکتوبر 2023 کو امریکہ میں 11 ستمبر 2001 کے حملوں سے تشبیہ دی، جسے واشنگٹن نے اپنی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال کیا۔ انہوں نے قطر پر حماس کے رہنماؤں کو حویلیوں میں مالی اعانت اور پناہ دینے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اس نے اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرنے والے دہشت گردوں کا شکار کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ نیتن یاہو پر یرغمالیوں کے خاندانوں کی طرف سے بھی جنگ بندی کے مذاکرات میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ قطر نے مصر اور امریکہ کے ساتھ ثالثی میں مرکزی کردار ادا کیا ہے اور جنگ بندی کے مذاکرات کے دوران حماس کے وفود باقاعدگی سے دوحہ اور قاہرہ کا سفر کرتے رہے ہیں۔ قطر نے فوری طور پر نیتن یاہو کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے اسے لاپرواہی اور مستقبل میں ریاستی خودمختاری کی خلاف ورزیوں کی واضح دھمکیاں قرار دیا۔ دوحہ میں حماس کے سیاسی دفتر کی میزبانی قیدیوں کے تبادلے اور جنگ بندی کے معاہدوں کو یقینی بنانے کے لیے بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ثالثی کی کوششوں کا حصہ ہے۔ وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ نیتن یاہو اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ حماس کے دفتر کی میزبانی قطر کی ثالثی کی کوششوں کے فریم ورک کے تحت کی گئی جس کی درخواست امریکہ اور اسرائیل نے کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات ہمیشہ سرکاری اور شفاف انداز میں بین الاقوامی حمایت اور امریکی اور اسرائیلی وفود کی موجودگی میں ہوتے تھے۔

دنیا بھر میں صحافتی آزادی نمایاں طور پر کم ہو کر 50 سال کی نچلی ترین سطح پر پہنچ گئی

صحافتی آزادی میں کمی دنیا کے 43 ممالک میں دیکھی گئی

اسٹاک ہوم، 11 ستمبر (یو این آئی) جمہوریت پر مبنی تھنک ٹینک کی جمعرات کو جاری ہونے والی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں صحافتی آزادی پچھلے 5 برسوں میں نمایاں طور پر کم ہوئی ہے اور گزشتہ 50 برسوں کی نچلی ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ فرانسیسی خبر رساں

ادارے اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق اسٹاک ہوم میں قائم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹورل اسسٹنس (آئیڈیا) کی رپورٹ کے مطابق افغانستان، برکینا فاسو اور میانمار (جو پہلے ہی صحافتی آزادی کے کمزور ترین ممالک میں شمار ہوتے ہیں) نے آزادی صحافت میں سب سے بڑی گراوٹ کا سامنا کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آزادی صحافت میں جنوبی کوریا میں چوتھی سب سے بڑی کمی دیکھنے میں آئی، جس کی وجہ حکومت اور اس کے سیاسی اتحادیوں کی جانب سے صحافیوں کے خلاف ہتک عزت کے مقدمات میں اضافے اور صحافیوں کے گھروں پر چھاپوں کو قرار دیا گیا۔ آئی ڈی ای اے کے سیکریٹری جنرل کیون کاساس-زامورا نے اے ایف پی' کو بتایا کہ دنیا میں جمہوریت کی موجودہ حالت تشویشناک ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا کے نصف سے زیادہ ممالک (54 فیصد) نے 2019 سے 2024 کے درمیان جمہوریت کے 5 کلیدی اشاریوں میں سے کم از کم ایک میں کمی درج کی۔ کاساس-زامورا نے کہا کہ ہماری رپورٹ کا سب سے اہم نتیجہ یہ ہے کہ دنیا بھر میں صحافتی آزادی میں بہت تیزی سے کمی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2019 سے 2024 کے درمیان یہ پچھلے 50 برسوں کی سب سے بڑی گراوٹ ہے، ہم نے کبھی کسی کلیدی جمہوری صحت کے اشاریے میں اتنی تیز کمی نہیں دیکھی۔ صحافتی آزادی میں کمی دنیا کے 43 ممالک میں دیکھی گئی، جن میں افریقہ کے 15 اور یورپ کے 15 ممالک بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک زہریلا امتزاج سامنے آ رہا ہے، جس میں ایک طرف تو حکومتوں کی سخت مداخلت شامل ہے، ان میں سے کچھ وبا کے دوران کیے گئے اقدامات کی باقیات ہیں۔ آئیڈیا کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آپ کے پاس جھوٹی معلومات کا انتہائی منفی اثر ہے۔

سعودی ولی عہد کا قطر پر اسرائیلی حملوں کے بعد بڑا بیان

ریاض، 11 ستمبر (یو این آئی) سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے خطے میں اسرائیلی حملوں کو مسترد کرتے ہوئے ان کی سخت ترین الفاظ میں

مذمت کی ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے شوریٰ کونسل کے سالانہ اجلاس سے خطاب میں کہا کہ خطے میں اسرائیلی حملوں کو مسترد اور ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، جن میں برادر ملک قطر پر کیا گیا حالیہ حملہ بھی شامل ہے۔ ہم قطر کے ساتھ ہیں اور اس کی جانب سے اٹھائے جانے والے ہر اقدام میں ساتھ دیں گے، جس کیلئے تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا غزہ فلسطینی سرزمین ہے، جس پر اس کے عوام کا حق ہے، جسے کسی طرح چھینا نہیں جاسکتا۔ سعودی ولی عہد امیر قطر سے ملاقات کیلئے آج دوحہ جائیں گے۔

نیدرلینڈز نے اسرائیلی وزراء اسموٹرچ اور بن گویر پر پابندی نافذ کردی

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں یا جنگی جرائم میں براہ راست ملوث

ہلسنکی، 11 ستمبر (یو این آئی) نیدرلینڈز نے منگل کے روز اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی قومی سلامتی کے وزیر اتمار بین گویر اور وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ پر شینگن

کے تمام 29 ممالک میں داخلے پر سرکاری طور پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ ڈچ حکومت نے جولائی کے اوائل میں دونوں اسرائیلی وزراء پر پابندی عائد کرنے کے ارادے کا اعلان کیا تھا اب اُس نے غزہ کے خلاف اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ سے متعلق غیر معمولی حالات " کا حوالہ دیتے ہوئے اب انہیں سرکاری طور پر ناپسندیدہ شخص " قرار دیا گیا ہے۔ یہ پابندی شینگن انفارمیشن سسٹم میں داخل کی گئی ہے، جس میں یورپ بھر کے تمام سرحدی حکام کو وزراء کو داخلے سے انکار کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔ تاہم، ہارٹز نے اطلاع دی ہے کہ کچھ حکومتیں اپنے سرحدی حکام کو پابندی کو نظر انداز کرنے کی ہدایت کرسکتی ہیں، جس سے ممکنہ طور پر یورپی یونین میں نفاذ میں تضادات پیدا ہوسکتے ہیں۔ ڈچ حکومت کا تازہ ترین فیصلہ اسپین کی طرف سے اسی طرح کے اقدام کے بعد سامنے آیا ہے، جس نے اسرائیلی وزیر خارجہ گیدون سار کی طرف سے دو ہسپانوی وزراء پر ملک میں داخلے پر پابندی عائد کرنے کے اعلان کے بعد بین گویر اور سموٹریچ پر پابندی عائد کردی تھی۔ ہسپانوی وزیر خارجہ خوزے

سعودی عرب کا ایران اور آئی اے ای اے

کے درمیان تعاون کی بحالی کا خیر مقدم

ریاض، 11 ستمبر (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارت خارجہ نے اسلامی جمہوریہ ایران اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے

درمیان مشترکہ تعاون کی بحالی کے معاہدے پر دستخط کا خیر مقدم کیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سعودی وزارت خارجہ کا اس حوالے سے کہنا تھا کہ اعتماد کو مضبوط بنانا، سفارتی حل اختیار کرنا اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے ساتھ تعاون کرنا نہایت اہم ہے۔ واضح رہے کہ ایران اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے درمیان تعاون کی بحالی کا معاہدہ مصر کی سرپرستی میں ہوا ہے۔ دوسری جانب سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے خطے میں اسرائیلی حملوں کو مسترد کرتے ہوئے ان کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے شوریٰ کونسل کے سالانہ اجلاس سے خطاب میں کہا کہ خطے میں اسرائیلی حملوں کو مسترد اور ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، جن میں برادر ملک قطر پر کیا گیا حالیہ حملہ بھی شامل ہے۔ سعودی عرب کے ولی عہد کا کہنا تھا کہ ہم قطر کے ساتھ ہیں اور اس کی جانب سے اٹھائے جانے والے ہر اقدام میں ساتھ

نیتن یاہو کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہوگا، قطری وزیر اعظم کا سی این این کو انٹرویو

دوحہ، 11 ستمبر (یو این آئی) قطر کے وزیر اعظم نے نیتن یاہو کی دھمکیوں کو مسترد کردیا ہے اور کہا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہوگا۔ قطر کے وزیر

اعظم محمد بن عبدالرحمن بن جاسم الثانی نے سی این این کو انٹرویو میں دوٹوک مطالبہ کیا کہ اسرائیلی وزیر اعظم کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہوگا۔ انھوں نے کہا نیتن یاہو خود پرست ہیں، دنیا کو قوانین پر لیکچر نہ دیں، جب کہ وہ خود سارے قانون توڑ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا نیتن یاہو غزہ میں لوگوں کو بھوکا مار رہے ہیں، اور خطے میں جارحیت کر رہے ہیں، اور اب وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ نیتن یاہو عالمی عدالت کو مطلوب ہیں، ان کا احتساب ہونا ضروری ہے۔ قطری وزیر اعظم نے مزید کہا کہ اسرائیلی حملے کا جواب علاقائی شراکت داروں سے مشورے کے بعد دیں گے۔ قطری وزارت خارجہ کا بھی کہنا ہے کہ نیتن یاہو کو اپنے عمل کا حساب دینا ہوگا۔ انھوں نے واضح کیا کہ اسرائیلی اقدام کا ردعمل خطے کی طرف سے آئے گا کیوں کہ پورا خلیجی خطہ خطرے میں ہے، یہ ردعمل فی الحال خطے کے دیگر شراکت داروں کے ساتھ مشاورت اور بات چیت کے تحت طے کیا جا رہا ہے۔ وزارت خارجہ نے نیتن یاہو کے بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا وہ جانتے تھے قطر میں مذاکرات ہو رہے ہیں۔ انھوں نے دھوکے سے حملہ کیا اور جواز پیش کرنے کے لیے نائن الیون حملوں سے موازنہ کرنے کی شرمناک کوشش کی۔ وزارت خارجہ نے کہا قطر میں مذاکرات ہمیشہ بین الاقوامی حمایت کے ساتھ شفاف انداز میں اور امریکی اور اسرائیلی وفود کی موجودگی میں ہوئے، قطر اپنی خودمختاری اور سرزمین کے دفاع کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا۔

ٹرمپ کے حامی چارلی کرک کو امریکہ میں گولی مار کر ہلاک کردیا گیا

واشنگٹن، 11 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے کٹر حامی اور نوجوان کارکن چارلی کرک کو بدھ کو ایک یونیورسٹی میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ شاندار نوجوان مقرر چارلی کرک کی عمر 31 سال تھی اور وہ ریاست یوتاہ میں آریم میں یوتاہ ویلی یونیورسٹی میں طلباء کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ حملہ آور نے انہیں گولی ماردی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ حکام نے کہا ہے کہ حملہ آور کو پکڑ لیا گیا ہے۔ صدر ٹرمپ اور سابق صدر براک اوباما نے کرک کے قتل کو گھناؤنا قرار دیتے ہوئے واقعے کی مذمت کی ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے کہا کہ ان کے پاس اس نقصان کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر چارلی ان کے نہ صرف دوست تھے بلکہ وہ ایک بھائی کی طرح تھے۔

اسرائیل کا جنگی جنون عروج پر، 72 گھنٹے میں 6 ممالک پر حملے

غزہ، 11 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل کا جنگی جنون عروج پر پہنچ گیا، بہتر گھنٹے کے دوران 6 ممالک کو حملوں کا نشانہ بنایا۔ اسرائیل نے وحشی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے قطر، غزہ، یمن، شام، لبنان اور تیونس پر حملے کئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ میں رات بھر بمباری جاری رہی، چوبیس گھنٹے میں 70

فلسطینی شہید ہوگئے۔ غزہ شہر میں کیمپ پر حملے میں بچے سمیت تین فلسطینی شہید ہوئے، جارحیت کے باوجود اسرائیلی صدر کہتے ہیں کہ ہم امن چاہتے ہیں اور ڈیل کیلئے تیار ہیں۔ لندن میں برطانوی وزیر اعظم سے ملاقات کو اسرائیلی صدر نے ملاقات کو مشکل ترین قرار دیا اور قطر پر حملے کا دفاع کیا۔ لندن میں برطانوی وزیر اعظم کی اسرائیلی صدر سے ملاقات کیخلاف احتجاج کیا گیا، مظاہرین نے کہا اسرائیلی صدر نسل کشی کے مرتکب ہیں، انہیں فوری گرفتار کیا جائے۔ دوسری جانب اسرائیل کی جانب سے قطر میں حماس رہنماؤں کو نشانہ بنانے کی ناکام کوشش کے بعد دنیا بھر سے مذمت کا سلسلہ جاری ہے، ایسے میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی نیتن یاہو سے سوال پوچھ لیا۔ امریکی اخبار وال سٹریٹ جرنل کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم کے درمیان فون کال پر گرما گرمی ہوئی، صدر ٹرمپ نے نیتن یاہو سے پوچھ لیا کہ دوحہ میں حماس پر حملہ کیا کامیاب رہا؟ صدر ٹرمپ نے کہا کہ قطر کی سرزمین پر حماس کو نشانہ بنانے کا فیصلہ عقل مندانہ نہیں تھا۔

ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان فون پر گرما گرم بحث

واشنگٹن، 11 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل کی جانب سے قطر میں حماس رہنماؤں کو نشانہ بنانے کی ناکام کوشش کے بعد دنیا بھر سے مذمت کا سلسلہ جاری ہے، ایسے میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی نیتن یاہو سے سوال پوچھ

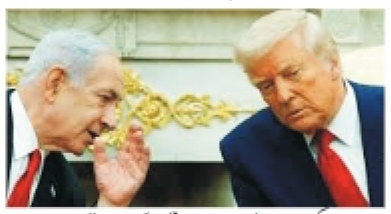

لیا۔ امریکی اخبار وال سٹریٹ جرنل کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم کے درمیان فون کال پر گرما گرمی ہوئی، صدر ٹرمپ نے نیتن یاہو سے پوچھ لیا کہ دوحہ میں حماس پر حملہ کیا کامیاب رہا؟ صدر ٹرمپ نے کہا کہ قطر کی سرزمین پر حماس کو نشانہ بنانے کا فیصلہ عقل مندانہ نہیں تھا۔ نیتن یاہو نے کہا ان کے پاس مختصر موقع تھا اور انہوں نے اس کا فائدہ اٹھایا۔ اخبار کے مطابق دونوں رہنماؤں کے درمیان دوسری مرتبہ بھی ٹیلی فون پر رابطہ ہوا جس میں صدر ٹرمپ نے نیتن یاہو سے استفسار کیا کہ کیا حملہ کامیاب تھا؟ دوسری جانب دوحہ حملے کے بعد اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ نے فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے ساتھ معاہدے پر آمادگی ظاہر کردی۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق لندن میں چیتھم ہاؤس تھنک ٹینک میں خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ نے کہا کہ اسرائیل ایک مکمل معاہدے، جنگ کے خاتمے، یرغمالیوں کی رہائی اور آگے بڑھنے کیلیے تیار ہے۔ آئزک ہرزوگ نے ایک صحافی کے سوال کے جواب میں کہا کہ یہ وہی ہے جو اسرائیل کرنے کیلیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم انتظار کر رہے ہیں اور بس انتظار ہی کر رہے ہیں، ہم ہر وقت دیکھتے ہیں کہ حماس کس طرح تجاویز کو قبل کرتی ہے۔

اسرائیل نے حماس قیادت کو نشانہ بنانے کیلیے قطر کا انتخاب کیوں کیا

تل ابیب، 11 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل کی جانب سے فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کی سیاسی قیادت کو نشانہ بنانے کیلیے قطر کا انتخاب کی اصل وجہ سامنے آ گئی۔ ٹائمز آف اسرائیل کی رپورٹ کے مطابق لبنانی اخبار الاخبار' نے مصری ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسرائیل نے ترکیہ میں حماس کی سیاسی قیادت کو نشانہ بنانے کا فیصلہ ترک کیا۔ اخبار کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے ترکیہ میں کارروائی کے بجائے قطر کے دارالحکومت دوحہ میں حماس قیادت کو نشانہ بنایا۔ مصری ذرائع کا کہنا تھا کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی حکومت نے دوحہ میں کارروائی کا انتخاب اس یقین کے ساتھ کیا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نیٹو کی رکنیت کی وجہ سے ترکیہ کے برعکس قطر کے ساتھ معاملہ سنبھال سکتی ہے۔

چہرے نہیں پالیسی بدلو، فرانس میں میکرون کے خلاف لاکھوں لوگ سڑکوں پر نکل آئے

پیرس، 11 ستمبر (یو این آئی) فرانس میں بجٹ کٹوتیوں کے خلاف عوام میں آگ بھڑک اٹھی ہے، پرتشدد مظاہروں کے بعد 300 سے زائد لوگوں کو گرفتار کرلیا

گیا۔ تفصیلات کے مطابق فرانس میں صدر امانوئل میکرون کے خلاف تحریک شدت اختیار کرگئی ہے، دارالحکومت پیرس سمیت دیگر شہروں میں بھی ہنگامے شروع ہو گئے، بجٹ کٹوتیوں کے خلاف لاکھوں افراد سڑکوں پر ہیں۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ چہرے نہیں پالیسی کو بدلنا ہوگا، مظاہرین نے صدر میکرون سے استعفے کا بھی مطالبہ کیا اور احتجاج کے دوران سڑکیں بند کر دیں، دکانوں اور دیگر املاک کو آگ لگادی۔ پولیس نے مظاہرین پر قابو پانے کے لیے پانی کی توپیں چلائیں اور آنسو گیس کے شیل برسا دیے، اور تین سو سے زائد افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ واضح رہے کہ بدھ کو فرانس بھر میں مظاہرین نے "ہر شے کو روک دو" تحریک کے تحت شاہراہوں کو بند کیا، اور جگہ جگہ پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں، جلاؤ گھیراؤ کو روکنے کے لیے حکام نے ملک بھر میں 80 ہزار سے زائد سیکیورٹی اہلکار تعینات کر دیے ہیں۔ صرف پیرس میں تقریباً 200 افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ہر چیز کو بلاک کردو' نامی یہ تحریک سوشل میڈیا پر زبردست مقبولیت حاصل کرچکی ہے، جو عوام کی جانب سے حکومتی پالیسیوں پر عدم اطمینان کا ایک وسیع اظہار ہے، یہ تحریک مئی میں دائیں بازو کے گروپوں نے شروع کی۔

اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ کی لندن آمد پر گرفتاری

اور جنگی جرائم کی تحقیقات کا مطالبہ

لندن، 11 ستمبر (یو این آئی) اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ کی لندن آمد پر ان کی گرفتاری اور ان کے

خلاف جنگی جرائم کی تحقیقات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ کی چیتھم ہاؤس تھنک ٹینک آمد پر ان کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا، مظاہرین نے اسرائیلی صدر کے خلاف لندن میں جنگی جرائم کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اسرائیلی صدر کی آمد پر برطانیہ بھر میں احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں، چیتھم ہاؤس کے باہر بھی مظاہرین جمع ہوگئے اور آئزک ہرزوگ کی لندن آمد پر گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا، ادھر اسکاٹش اخبار نے سرخی لگادی کہ نسل کشی کے مجرم کے لیے ریڈ کارپٹ کیوں؟' چیتھم ہاؤس کے باہر اسرائیلی صدر کی گرفتاری کے لیے مظاہرین نے نعرے بازی بھی کی، اور برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر پر بھی جنگی مجرم کا استقبال کرنے کا الزام لگایا گیا، فلسطین نواز تنظیموں نے ہرزوگ کی گرفتاری کے لیے قانونی کارروائی بھی شروع کردی ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیلی صدر منگل کے روز برطانیہ پہنچے۔

اسرائیلی حملے نے یرغمالیوں کی رہائی کی تمام امیدیں ختم کردیں: قطری وزیر اعظم

دوحہ، 11 ستمبر (یو این آئی) قطری وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی نے کہا ہے کہ اسرائیلی حملے نے یرغمالیوں کی رہائی کی تمام امیدیں ختم کردی ہیں۔ امریکی ٹی وی کو دیے گئے انٹرویو میں قطری وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی نے کہا کہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی پر نیتن یاہو کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ اسرائیلی حملے نے یرغمالیوں کی رہائی کی تمام امیدیں ختم کردیں، حماس پر اسرائیلی حملے سے یرغمالیوں کا مستقبل تاریک ہوگیا ہے۔ واضح رہے کہ 9 ستمبر کو اسرائیل نے قطر کے دارالحکومت دوحہ پر فضائی حملہ کرکے مقبوضہ فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس کی مرکزی قیادت کو نشانہ بنایا تھا۔ بعدازاں حماس کی جانب سے جاری بیان میں اسرائیلی حملے میں 6 افراد کی شہادت کا اعلان کیا گیا تھا، حماس کا کہنا تھا کہ حملے میں مرکزی قیادت محفوظ رہی تاہم خلیل الحیہ کے بیٹے سمیت 6

افراد شہید ہوگئے، شہدا میں خلیل الحیہ کے دفتر کے ڈائریکٹر بھی شامل ہیں۔ قطری وزارت داخلہ نے بتایا تھا کہ اسرائیلی فضائی حملے میں ایک سیکیورٹی افسر شہید اور ایک زخمی ہوگیا۔

میکسیکو میں ہولناک گیس ٹینکر حادثہ، 3 افراد زندہ جل گئے، درجنوں زخمی

میکسیکو سٹی، 11 ستمبر (یو این آئی) میکسیکو سٹی میں گیس ٹینکر کا ایک نہایت ہولناک حادثہ پیش آیا ہے جس میں 3 افراد زندہ جل گئے، جب کہ درجنوں جھلس گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق بدھ کے روز میکسیکو سٹی میں ایک ہائی وے اوور پاس کے نیچے ایک گیس ٹینکر پھٹنے سے تین افراد ہلاک اور کم از کم 70 جھلس کر زخمی ہو گئے ہیں۔ مقامی حکام کا کہنا ہے کہ زخمیوں میں متعدد افراد کی حالت تشویش ناک ہے، حکام نے بتایا کہ گیس ٹینکر اُلٹنے کے بعد زوردار دھماکے سے پھٹ گیا تھا، جس سے زبردست آگ لگی، اور شعلوں کی لپیٹ میں آ کر کئی گاڑیاں راکھ ہو گئیں۔ فائر فائٹرز نے کئی گھنٹوں کی کوشش کے بعد شعلوں پر قابو پایا، میکسیکو سٹی کی میئر کلارا بروگادا نے اس دھماکے کو ایک ایمرجنسی قرار دیا، جس میں تقریباً 30 گاڑیاں جل گئیں۔ 19 زخمیوں کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے، جن میں ٹینکر کا ڈرائیور بھی شامل ہے، زخمیوں میں ایک شیرخوار بچہ اور 2 سالہ بچہ بھی شامل ہیں۔ گیس ٹینکر میں دھماکے کی وجوہات کا تاحال معلوم نہیں ہوسکی ہیں، حادثے کے وقت مقامی افراد نے بھی لوگوں کو آگ سے نکال کر محفوظ مقام پر منتقل کرنے میں مدد کی۔

نیپال: حکومت کی کمان سنبھالنے کے معاملے

پر صدر، جین-زی اور فوج کے درمیان مشاورت

کھٹمنڈو، 11 ستمبر (یو این آئی) نیپال میں حکومت کی کمان سنبھالنے کے مسئلے پر فوج کی ثالثی میں صدر رام چندر پوڈیل اور جین-زی کے نمائندوں کے درمیان جمعرات کو مشاورت ہوئی، کانتی پور اخبار نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر یہ اطلاع دی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ملک میں عبوری حکومت کے قیام کے مسئلے پر نیپالی فوج کی مدد سے جین-زی تحریک کے کارکنوں اور مسٹر پوڈیل کے درمیان تبادلہ خیال ہوا۔ اس گفتگو میں سابق چیف جسٹس سشیلا کارکی کو عبوری حکومت کی سربراہ مقرر کرنے پر بھی بات ہوئی۔ جج کارکی کے قریبی ذرائع نے بتایا کہ وہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے فوج سے اور اس کے بعد صدر پوڈیل سے

ملک کی صورتحال پر بات کریں گی۔ امید ظاہر کی جارہی ہے کہ مسٹر پوڈیل اور فوج کے سربراہ اشوک راج سگڈیل کے ساتھ جاری اس مذاکرات سے کوئی حل ضرور نکلے گا۔

اسرائیل جامع معاہدے، جنگ کے خاتمے،

مغویوں کی واپسی اور آگے بڑھنے کیلئے تیار: اسرائیلی صدر

تل ابیب، 11 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل کے صدر اسحاق ہرزوگ نے کہا ہے کہ اسرائیل مکمل معاہدے، جنگ کے خاتمے، مغویوں کی واپسی اور آگے بڑھنے کے لیے تیار ہے۔ قطر کے نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق لندن میں چیتھم ہاؤس تھنک ٹینک میں ایک صحافی کے سوال کے جواب میں اسرائیلی صدر اسحاق ہرزوگ نے کہا کہ اسرائیل یہی کچھ کرنے کو تیار ہے، اور وہ انتظار پر انتظار کر رہا ہے، اور ہم ہر وقت دیکھتے ہیں کہ وہ حماس (تجاویز کے ساتھ کس طرح جوڑ توڑ کرتے ہیں۔ اسحاق ہرزوگ کے یہ ریمارکس ایسے ایک روز بعد سامنے آئے جب اسرائیل نے دوحہ میں حماس کے وفد پر حملہ کیا، جو مبینہ طور پر امریکہ کی جانب سے پیش کی گئی جنگ بندی کی تجویز پر بات چیت کے لیے وہاں موجود تھا، اس حملے کی عالمی سطح پر سخت مذمت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے قطر میں حماس کی قیادت پر حملے کو پاکستان میں اسامہ بن لادن کو نشانہ بنانے کے لیے کیے گئے امریکی آپریشن سے تشبیہ دیتے ہوئے ہرزہ سرائی کی تھی کہ میں قطر اور دہشت گردوں کو پناہ دینے والی تمام اقوام سے کہتا ہوں کہ یا انہیں بے دخل کریں، یا انہیں کٹہرے میں لائیں، کیونکہ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو ہم ایسا کریں گے۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com